مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی

جس میں حالات ومقامات حضرت سلطان اُمت مصطفویہ
برہان حجت نبویہ - واقف رمز متشابہات قرآنی - ماہر رموز
مقطعات فرقانی - مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی
سرہندی قدس سرہ ہیں

مؤلفہ مولانا محمد حسن صاحب مظہری للّٰہی ساکن کیرتپور
ضلع بجنور مرید حضرت قطب الاقطاب غوث الاوتاد - آفتاب شریعت
ماہتاب حقیقت واقف علوم حضرت مولنا غلام نبی صاحب
احمدی مدظلہم العالی

بعد ترمیم و طبع ثانی

مطبع جیون پرکاش دہلی میں چھپکر مقبول
خاص وعام ہوئی

قیمت فی جلد ۱ر ــــــــ محصول ڈاک

 تعداد جلد ۱۳۰۰

علاوہ کتب مندرجہ ذیل کے ہر اقسام کی کتب کتبخانہ منشی بھوانی پرشاد سوداگر و سیر لال واقعہ دہلی دریبہ کلان سے قیمت نقد پر مل سکتی ہین

سیرۃ محمدیہ - یعنے سوانح عمری آنحضرت صلعم

الفاروق - یعنے سوانح عمری حضرت عمر

مشارق الانوار - جس کی ترتیب بسلسلہ اسلام دی گئی ہے اور نہایت صحت کے ساتھ طبع کی گئی ہے اور قابل دید شایقین ہے -

سوانح شیطان مصنفہ منشی بھوانی پرشاد دہلوی شیطان کا حسب نسب ملائکان مین داخل ہونا حضرت جبرئیل سے اقبال اپنا شق کرنا جنت مقرب ہونا بہشت سے نکلنا جنت مین پہونچنا حضرت آدم علیہ السلام کو نکلوانا مخلوق خدا کو گمراہ بہکانا وغیرہ وغیرہ -

عمرو عیار معروف بہ فسانہ حیرت جلد اول

یہ فسانہ دلچسپ اور لطیف واقعات کا انبار ہے جسکے دیکھنے سے یہ ثابت ہوگا کہ ناول یا فسانہ کا یہ ڈھنگ ہوتا ہے بلکہ فسانہ نویسون کے واسطے یہ ایک نمونہ ہے

الف لیلہ شہرزاد معروف بہ شبستان حیرت

یہ اس الف لیلہ عربی کا بامحاورہ ترجمہ ہے جو خاص خلیفہ ہارون رشید کے عہد مین تیار کی گئی تھی ستر قصہ بمقابلہ دیگر الف لیلاؤن کے جو مختلف مطابعون مین آج تک طبع ہو چکے ہین زیادہ ہین - وہ بطور ضمیمہ لگا دئے گئے ہین - کہ ناظرین کو علیحدہ علیحدہ معلوم ہون -

الف لیلہ دنیازاد معروف بہ مشاطہ بغداد

اسکے چھ چار جلدین ہین اور عربی زبان سے اردو مین ناول کی طرز پر ترجمہ ہوا ہے وہ الف لیلہ ہے جو کسی کو دریافت ہی نہین ہوئی - قصے سب نئے اور پرمذاق ہین -

سیر تابع زر دو جلد - اس کے مضامین اور کیفیت بیان کرنیکی ضرورت نہین ہے ہم وعدہ کرتے کہ اس کتاب کو ملاحظہ فرمایئے اگر آپکا شوق اس کے مطالعہ سے آپکے پیٹ مین ہنسی کے باعث بل نہ پڑجائے تو بلا عذر واپس لینگے لیکن واپسی تاریخ بھیجنے سے تین دن کے اندر ہو جانی چاہئے خرچہ مدرفتہ

سب صاحب فرمایش کے ذمہ ہوگا -

قصہ ٹھگ - یہ سچا قصہ امیر علی ٹھگ اور اسکے ساتھیون کا ہے - جس سے فریب - مکاری دہوکہ - وغیرہ خوب ہی عیان ہوتا ہے اول حصہ دوم حصہ سوم حصہ چہارم حصہ زیر طبع ہے -

تصویر تاج کامیابی - یہ ایک عجیب دلچسپ و عجیب نمونہ ہے پہولونکی سیر - میلہ کی کیفیت کا پورا فوٹو ہے -

مجموعہ قانون پولیس - مصنفہ مسٹر گونڈ پرشاد صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس ملازمتی - اسپاہ پولیس کے واسطے پوری ہدایت ہے کامیابی امتحان کیواسطے کنجی ہے درحقیقت صاحب موصوف نے ایک ایسا بین بند کیا ہے کوئی معاملہ متعلق قانون پولیس ایسا نہین ہے جو اس مجموعہ مین موجود نہو -

مشکل کشا - جس کی دردناک نظم کی بہاری تعریف کرتا ہے اسمین قوم کی ردی حالت کا ایسا نقشہ کھینچا ہے قوم تنگ عالم ہو رہی ہے ممکن ہے کہ مشکل کشا پڑھنا مشکل آسان نہو بھی تو اعجاز اسمین بہت ہے مگر فقرہ قیمت معہ محصول چار آنہ -

الفاف - مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کا با اردو زبان مین ترجمہ عربی زبان سے کیا گیا ہے سنت مین ہے بہت ہی روشن دلیلون سے مقلدون و غیر مقلدون کے ان تنازعہ فیہ باتون کا فیصلہ ہے کہ جس کے سبب سے وہ جھگڑا ہی ہین قیمت معہ محصول چہ آنہ -

شرح ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۹۰ قانون حصول بابو جتاب رائے وکیل رئیس دہلی معہ فیصلہ مدراس الہ آباد چیف کورٹ پنجاب قیمت

خلاصہ اصول فہرم شاستر یعنی ہندو نظایر کے جو وقت تعلیم لا کلاس اگرہ مولف بابو شامان چرن صاحب وکیل دھرم دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین والصلوٰۃ والسلام
علی سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین وعلی اٰلہ و اصحابہ اجمعین اللھم یسر لی وتمم
اما بعد۔ کمترین محمد حسن ساکن کوٹلہ متصل کیرتپور ضلع بجنور عرض کرتا ہے کہ ابتدا میں یہ ہیچکارہ
آوارہ دنیائے دنی کی تلاش میں سرگردان و پریشان پھرا کرتا تھا اگر دن کو کسی قسم کا خیال آتا تھا تو
اس منصوبہ کا اور اگر رات کو خواب آتا تھا تو اس ملعونہ کا غرضکہ چو میرم و مبتلا میرم و چو خیزم و مبتلا خیزم کا
مصداق تھا کہ یکایک کشش آب و دانہ ملک پنجاب جانیکا اتفاق ہوا اور صرف بتائید غیبی
کہ جس کا شکر ہیں ادا نہیں ہو سکتا طریقہ مجددیہ میں جناب معلی القاب قبلۃ الاولیا و کعبۃ الاصفیا قیوم
زمان غوث دوران محبوب رب العالمین خلیفہ سید المرسلین فیض رسان ہر شیخ و صبی حضرت
مولانا حافظ غلام نبی صاحب احمدی للہی سے داخل طریق ہوا شعر زبان پر بار خدایا یہ
کس کا نام آیا ٭ کہ میری نطق نے بوسہ میری زبان کے لئے ٭ واجب آمد چونکہ بردم نام او ٭
شرح کردن رمزی از انعام او ٭ حضرت کے من وعن حالات انشاء اللہ تعالےٰ اگر توفیق رفیق
ہوئی تو علیحدہ لکھونگا مگر اسجگہ مجمل حاوی مفصل تبرکاً حوالہ کاغذ کرتا ہوں وھوھذا
حضرت کا دولتخانہ مقام اللہ شریف ضلع جہلم واقع ملک پنجاب میں ہے سن شریف اسوقت ماشاء
اللہ ساٹھ سے متجاوز ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ سب مسلمانوں پر سلامت و باکرامت رکھے آمین یا
رب العالمین علم ظاہری میں حضرت نے خیالی تک اپنے والد بزرگوار سے پڑھا بعد ازاں پشاور

تشریف لیجاکر تین برس میں تکمیل معقول و منقول کما حقہ فرمائی تحصیل علم سے فارغ ہوکر وطن مراجعت فرمائی اور زینت بخش مسند درس و تدریس ہوئے کہ ناگہاں جذب الٰہی شامل حال ہوا اور بے اختیار کسی بزرگ سے بیعت ہونیکا شوق پیدا ہوا اور اوسی شوق میں سفر اختیار فرمایا دو ہی دن گذری تھے اکہ شاہ پور میں بشرف صحبت حضرت جامع النورین مجمع البحرین مخزن علوم رحمانی مظہر فیوض یزدانی امام المتقین حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری خلیفہ حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی علیہ الرحمتہ مشرف ہوئے جناب مولینا نے حضرت کو ایک ماہ اپنے پاس رکھکر تا ولایت کبریٰ توجہ فرمائی اور خلوت میں طلب کر کے فرمایا کہ آج حضرت شاہ صاحب دہلوی ملے تھے اونسے عرض کی تھی کہ فلان شخص کو (یعنے حضرت صاحب کو) تا ولایت کبریٰ توجہ کی ہے جناب شاہ صاحب نے فرمایا کہ کلاہ اجازت دینی چاہئیے چنانچہ یہ کہکر حضرت کو کلاہ اجازت عطا فرمائی اور طریق توجہ وہی تعلیم کر کے رخصت فرمایا حضرت نے دو تخانہ پر تشریف لاکر جو بعض بعض کو توجہ فرمائی تو نہایت اثر ظاہر ہوا اوسکی کچھ مدت کے بعد پھر حضرت مولنا کی خدمت میں تشریف لیگئے اس مرتبہ جناب مولینا نے تا بکمالات نبوت توجہ فرمائی حضرت فرمایا کرتے ہیں کہ مجھکو اس مقام میں قران شریف کا ایسا شوق اور لذت پیدا ہوگئی کہ چھ مہینہ میں حفظ کر کے رمضان مبارک میں محراب سنادی اُسکے بعد پھر حضرت اپنے پیر بزرگوار کی خدمت میں اون کے مکان پر مقام قصور تشریف لیگئے اور وہان چھ مہینہ تک رہنے کا اتفاق ہوا اس دفعہ جناب مولنا نے حضرت کو باقی جملہ مقامات مجددیہ کمالات ثلثہ و حقائق امکانی و وجوبی طے کرا کے دستار خلافت مطلقہ عطا فرمائی اور بشارت حصول نسبت خاصہ محمدیہ و ولایت محمدی علی اربابہا الصلوٰۃ والسلام و بعض دیگر بشارات کہ جنکی تصریح مصلحت نہین معلوم ہوتی پیشگاہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دلوا کر رخصت کیا دو تخانہ پر تشریف لاکر حضرت مصروف خلق اللہ ہوئے اور صدہا کو ضلالت سے راہ مستقیم پر لائے چند مدت میں پھر شوق دیدار پیر بزرگوار ہوا اور حضرت قصور شریف میں حاضر حضور ہوئے حضرت مولنا بکمال عنایت پیش آئے اور اکثر طالبین کو توجہ کیواسطے حضرت کے سپرد کیا کہ ناگہاں جناب مولینا نے اس جہان فانی سے بتاریخ ۲۲ ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۰ ہجری بوقت دوپہر انتقال کیا انا للہ وانا الیہ راجعون جناب مولینا کے انتقال کے بعد عید الضحیٰ کو جب حضرت عیدگاہ میں

نماز کو تشریف لیگئے تو دیکھنے والے کہتے تھے کہ حضرت کی بعینہ جناب مولانا کی شکل ہوگئی ہے ازان بعد حضرت دولتخانہ پر تشریف لائے اور رونق بخش مسند ارشاد ہوئے ہزارہا کو نسبت مجددیہ سے سیراب و مالامال کردیا بعد دخل طریق ہونیکے راقم سیہ کار کا بہ برکت صحبت جناب حضرت صاحب قبلہ نوکری وغیرہ کی طرف سے دل سرد ہوگیا اور چند مدت ملازمت کیمیا خاصیت میں حاضر رہنے کا اتفاق ہوا کتب خانہ عالیہ مین چند کتب مثل زبدۃ المقامات و حضرات القدس و روضۃ القیوم و رسالہ معشوقیہ ۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے حالات مین مطالعہ سے گذرین اون کو دیکھکر بے اختیار دل مین آرزو ہوئی کہ کوئی کتاب اُردو مین حضرت کے حالات کی تحریر کرون لہذا یہ چند اوراق بعبارت نامربوط سیاہ کیئے ٭

شعر

چشم دارم کہ وجہے اشک مراحسن قبول ٭ ایکہ در ساختہ قطرۂ بارانے را

مقام اول حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے ذکر پیدائش و تحصیل علم ظاہری و اپنے والد بزرگوار سے نسبتہائے چشتیہ و قادریہ حاصل کرنیکے بیان مین

ولادت باسعادت اوس تاج الاولیا سلطان الاصفیا غوث المحققین قطب المدققین واقف اسرار متشابہات قرآنی ماہر رموز مقطعات فرقانی محبوب الصمدانی قیوم ربانی مجدد الف ثانی بتاریخ ۱۴ شوال روز جمعہ بوقت نصف شب سن نوسو اکہتر ہجری مین بمقام سرہند ہوئی آپکے والد بزرگوار حضرت شیخ عبدالاحد چشتی قدوسی نے بموجب الہام و بشارت حضرت رسالت ابوالبرکات کنیت و لقب شریف بدرالدین اور اسم مبارک شیخ احمد رکھا آپکا نسب حضرت امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے روضۃ القیومیہ مین لکھا ہے کہ آپکی ولادت کے قبل آپکے والد نے مراقبہ مین دیکھا تھا کہ تمام جہان پر ظلمت ہوگیا ہے اور خوک و بندرا و رریچھ جہان مین لوگون کو ہلاک کرتے ہین کہ اسی اثنا مین آپکے والد کے سینہ سے ایک نور نکلا ہی کہ اوس سے تمام عالم نورانی ہوگیا ہی اور ایک تجلی اوس نور مین سے نکلی ہے کہ اوسنے تمام خوک و خرس جلا دیئے اور اوسی نور مین سے

ایک تخت ظاہر ہوا ہی کہ اوسپر ایک شخص نورانی تکیہ لگائے بیٹھا ہی اور ہزاروں آدمی نورانی بلکہ فرشتہ آسمانی اوسکے سامنے بادب تمام کہڑی ہین اور ساری جہان کے ظالم و زندیق و ملحدونکو پکڑ کر اوسکے سامنے لا کر مثل بکریون کے ذبح کرتی ہین اور کوئی شخص باواز بلند کہتا ہی قل جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا حضرت کے والد نے صبح اوٹھکر اس خواب کی تعبیر حضرت شاہ کمال کیتہلی سی کہ فردِ زمانہ تہے دریافت کی حضرت شاہ نے بعد توجہ باطنی فرمایا کہ تمہاری فرزند پیدا ہوگا جس سے تمام ظلمت و بدعت دور ہو اور سنت محمدی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام قایم ہو۔ فوقع کما قال۔ حضرت مثل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مختون پیدا ہوئے اور لڑکپن ہین ہرگز برہنہ نہوتی تہی اور اگر اتفاقاً ہوتے تو جلدی سے اپنی بدن ڈہک لیتے تہی اور بچونکی طرح آپ آلودہ نجاسات نرہتی تہے اور ہر دم فرحان و فرخندان رہتی تہے اگر دودھ کے پلانے مین تساہل ہوجاتا تہا تو دودھ کیواسطی آپ کبہی نروتے تہی غرضکہ جملہ آثار و علامات ہونہار ہونیکی ظاہر تہین نقل ہے کہ ایام رضاعت مین ایک دفعہ آپ ایسے بیمار ہوگئے کہ کسیکو توقع حیات نرہی اتفاقاً حضرت شاہ کمال کیتہلی کا وہان گذر ہوا حضرت کے والد آپکو دم کرانیکے واسطی حضرت شاہ صاحب کے پاس لیگئے حضرت شاہ ولایت پناہ نے آپ کو گود مین لیکر اپنی زبان آپکے دہن مبارک مین دی اور حضرت اوسکو دیر تک چوستے رہے آخرکار حضرت شاہ نے سبکی تسلی کی کہ گھبراو نہین آرام ہوجائیگا اور اللہ تعالی کو اون سے بہت کام ہین اور حضرت شاہ صاحب نے حضرت کو اپنی فرزندی مین قبول کیا چنانچہ اوسی وقت صحت کلی حاصل ہوئی ہرچند کہ یہ معاملہ ایام رضاعت کا تہا لیکن حضرت کو بخوبی یاد تہا جب آپ سن تعلیم کو پہونچے تو آپکے والد بزرگوار نے مکتب مین داخل کیا چنانچہ وہان اپنے چند مدت مین قرآن شریف حفظ کر لیا اوسکے بعد آپنے کچہ اپنے والد بزرگوار سے کہ عالم متبحر تہے پڑہا اور پہر سیالکوٹ تشریف لیجا کر مولانا کمال کشمیری سے کہ جامع علوم ظاہری و باطنی تہے بعض کتب معقولہ بکمال تحقیق و تدقیق پڑہین اور بعض کتب احادیث کی شیخ یعقوب کشمیری کہ خلفاء کبرویہ سے تہے اور حرمین شریفین مین بڑے بڑے محدثین سے تصحیح حدیث کی تہی سند لی بلکہ اخذ طریقہ کبرویہ بہی اونہین سے کیا علاوہ ازین بعد جلوس مسند ارشاد سند تفسیر قاضی بیضاوی و صحیح امام بخاری و مشکوٰۃ و تبریزی و شمایل ترمذی و جامع صغیر سیوطی و قصیدہ بردہ شیخ سعید بوصیری وغیرہا و حدیث مسلسل الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء

اپنے مرید و مخلص خاص قاضی بہلول بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ سے لی ہے بعد تحصیل علوم ظاہری کہ اوسوقت حضرت کی عمر سترہ برس کی ہوگی مسند آرائے درس و تدریس ہوئے اور نہایت سعی و کوشش سے پڑھایا کرتے اگر کوئی جگہ مغلق و دقیق نظر سے گذرتی تو اوس پر حاشیہ تحریر فرماتے اسی اثناء مین آپ اکبر آباد عرف آگرہ کہ اوس زمانہ مین دار الخلافہ تہا اور بادشاہ وہیں رہتے تھے تشریف لیگئے وہان آپکے علم کا نہایت چرچا ہوا چنانچہ اکثر لوگ مشتاق ہوکر حضرت کی ملاقات کو آئے فیضی و ابو الفضل بہی شہرت سنکر نہایت شوقمند ہوے اور چاہا کہ حضرت اون کے مکان پر تشریف لیجائین لیکن یہ امر آپنے منظور نہ رکہا آخرکار وہ خود حاضر ہوئے اور نہایت خلاص و خصوصیت سے پیش آئے اور بتقریب دعوت حضرت کو اپنے مکان پر لیگئے اور کمال مہمان نوازی سے تین روز تک اپنے مکان پر رکہا اوسکے بعد اکثر آپس مین ملاقات ہوتی تہی اور حضرت بہی گاہ گاہ اونکے مکان پر قدم رنجہ فرماتے نقل ہے کہ ایکبار آپ ابو الفضل کے مکان پر تشریف لیگئے اوسوقت وہ تفسیر بے نقط لکہا تہا مگر ایک مقام مین اکر ایسا پہنسگیا تہا کہ نکلنا دشوار ہوگیا تہا کہ ناگاہ حضرت تشریف لیگئے اپکو دیکہکر نہایت خوش ہوا اور کہا کہ اسوقت آپ خوب آئے ایک ایسی جگہہ تفسیر مین آئے کہ اوسکو بے نقط عبارت مین بیان کرنا متعسر ہے ہر چند غور و فکر کیا لیکن خیال مین نہین آتا باوجودیکہ حضرت کو بے نقط عبارت کے لکہنے کی مشق نہ تہی لیکن اوسوقت فی البدیہہ ایسا قلم برداشتہ اوس مقام کو لکہا کہ فیضی و ابو الفضل حیران رہگئے نقل ہے کہ ایک روز ابو الفضل فلاسفہ اور فلسفہ کی ایسی تعریف کرنی شروع کی جس سے علماء اسلام کی توہین پائی جاتی تہی حضرت نے جوش اسلام مین اکر فرمایا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جن علوم کا فلاسفہ اپنے تئین واضع بتلاتے ہین وہ دراصل علوم انبیا سے مسروقہ ہین اور جو علوم انہون نے مثل ریاضی وغیرہ ایجاد کئے ہین وہ دین مین مفید نہین اسبات سے ابو الفضل سخت متغیر ہوا اور کہنے لگا کہ غزالی نے نامعقول کہا ہے حضرت اسبات سے بہت خفا ہوئے اور اوٹہہ کہڑے ہوئے اور بغضب فرمایا کہ اگر اہل علم کا شوق ہے تو یہ باتین منہ سے مت نکالا کر اور اوسیوقت وہان سے مراجعت فرمائی پہر چندروز تشریف نہ لیگئے جب دو تین دن کے بعد اوسنے کمال معذرت کی تب پہر جانا شروع کیا۔ نقل ہے کہ عید فطر کے دن حضرت ابو الفضل کے مکان پر تشریف لیگئے اوس سال عید کا چاند

اونتیس کا ہوا تہا لیکن بباعث کدورت آسمان سواے سلطان کے اور کسی نے نہین دیکہا تہا مگر سلطان کی رویت پر سب نے عید کرلی تہی ۔ الا حضرت نے عید نہین کی تہی ابو الفضل نے آپکو دیکھکر کہا کہ چہرہ مبارک پر آثار صوم پائے جاتے ہین کیا روزہ ہے حضرت نے جواب دیا کہ ہان میرا تو روزہ ہے ابو الفضل نے کہا کہ تمام جہان مین عید اور آپکا روزہ اس کا کیا سبب حضرت نے فرمایا کہ غلظت اسقدر نہ تہی کہ سوا بادشاہ کے اور کسیکو چاند دکھائی ندے اس معاملہ مین دو تین آدمیونکی گواہی کا بہی اعتبار نہین جب تک جم غفیر اگر شہادت ندین اور یہہ گواہی سلطان تو بالکل ناقابل اعتبار ہے کہ دین سے منحرف ہے ابو الفضل نے کہا کہ یہ شقین جانے دو اور روزہ افطار کرو یہ کہکر پانی منگوایا اور چونکہ دعوی خلاص تہا خود کٹورہ لیکر حضرت کے دہن مبارک سے لگا دیا حضرت نے کٹورہ پر ایسا ہاتہہ مارا کہ تمام پانی اوسکے کپڑون پر گر پڑا یہ بات غالبا اوسکو ناگوار گذری مگر کچہہ اظہار نکیا کہ اتنے مین ایک جمع کثیر نے آکر رویت ہلال کی شہادت دی یہ سنکر آپ اوٹھہ کہڑے ہوئے اور خود پانی لیکر روزہ افطار کیا اور یہی آپ گاہ گاہ تشریف اونکے مکان پر لیجایا کرتے مگر آخرکار حضرت اونکی بے دینی سے آزردہ ہوگئے اور جانا چہوڑ دیا بلکہ ترک سلام علیک کردی کچہہ مدت کے بعد حضرت کی والد ماجد اکبرآباد تشریف لیگئے اور اپنی ہمراہ لے آئی راستہ مین جب تہانیسر پہونچی وہان کے رئیس اعظم شیخ سلطان نے کہ مقربان شاہی سے تہا خواب مین دیکہا کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اپنی لڑکی کی شادی شیخ احمد سے کردی اور خواب مین حضرت کی شکل بہی دکہائی صبح اوٹھکر اوسنے اوس شکل وشمایل کا آدمی جسکو رات کو خواب مین جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دکہایا تہا تلاش کرنا شروع کیا حسن اتفاق سے حضرت بہی اوس جگہ موجود تہے پہچان کر رات کا خواب حضرت سے بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ اس معاملہ مین میرا اختیار نہین ہے حضرت والد سے کہو چنانچہ شیخ نے حضرت مخدوم[1] سے عرض کی انہون بکمال فرحت قبول فرمایا اور انہین دنون مین اپکا خطبہ نکاح شیخ سلطان تہانیسری کی لڑکی سے پڑہا گیا بعد نکاح حضرت کو نہایت ثروت ہوئی اور یہ سنت نبوی کی مطابق ہوا کہ بعد تزویج حضرت خدیجۃ الکبری جناب رسول صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کو کمال ثروت ہوئی تہی بعد فراغت سفر اکبرآباد ومناکحت حضرت اپنے والد بزرگوار کی صحبت کے ملتزم ہوگئے اور نسبت خاندان چشتیہ وقادریہ حاصل کی حضرت مخدوم نے وقت وصال اپکو بلاکر خرقہ خلافت چشتیہ جو کہ انکو شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے وقادریہ شاہ کمال کیتہلی رح سے ملا تہا عطا فرماکر قائمقام وجانشین

[1] لہ مخدوم حضرت کے والد بزرگوار کو کہتے ہین

اپنا مقرر کیا چنانچہ خود حضرت اپنے رسالہ مبدأ المعاد مین تحریر فرماتی ہین کہ این فقیر را مایۂ نسبت فرویت از پدر بزرگوار خود حاصل شدہ بود و پدر بزرگوار اورا از عزیزے کہ جذبہ قوی داشتند و بخوارق مشہور بودند بدست آمدہ اسجگہ صاحب جذب قوی سے شیخ کمال کیتھلی مراد ہین اور پھر اوسی جگہ لکھا ہے کہ این دولت توفیق عبادات نافلہ خصوصاً اداے صلوٰۃ نافلہ مددے از پدر وے ہست و پدر بزرگوار این سعادت از شیخ خود کہ در سلسلہ چشتیہ بودند حاصل شدہ بود شیخ خود سی حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمہ مراد ہے انہین دنون کا ذکر ہے کہ حضرت ایسی سخت علیل ہوئے کہ زندگی کی امید نہ رہی اور جب کسی دعا و دوا سے شفا نظر نہ آئی تو حضرت کے گھر مین باوضو ہوکر آپکی صحت کیواسطے دعا کرنے لگین اتنے مین آواز آئی کہ تم کسی طرح کا فکر نہ کرو اونکو صحت ہوگی اور ابہی اللہ تعالے کو اونسے بہت کام لینے ہین چنانچہ بفضلہ تعالی جلدی تندرستی ہوگئی۔ حضرت کو شوق زیارت بیت اللہ و روضہ مطہرہ رسول اللہ صلعم از حد تہا لیکن بوجہ رعایت خدمت والد بزرگوار تامل رہتا تہا جب ایکہزار سات ہجری مین آپکے والد ماجد کا اس جہان سے انتقال ہوگیا تو حضرت نہایت مشتاق زیارت حرمین شریفین ہوکر مکان سی کعبۃ اللہ تشریف لیچلے

مقام دوم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے نسبت نقشبندیہ حاصل کرتے ہین

کعبۃ اللہ کو جاتے ہوئے جب حضرت دہلی مین پہونچے تو مولینا حسن کشمیری سے کہ دوستان قدیم سے تہے ملاقات کی اونہون نے حضرت خواجہ باللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب و مآثر بیان کئے چونکہ حضرت کو نسبت علیہ نقشبندیہ کے حاصل کرنیکا کمال شوق تہا بے اختیار ہوکر اونکی خدمت مین حاضر ہوئی حضرت خواجہ بکمال شفقت و عنایت پیش آئے اور استفسار عزم کیا حضرت نے ارادہ سے آگاہ کیا حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اگر ایک ہفتہ یا ایک مہینہ اسجگہ قیام کرو تو کیا مضایقہ ہے حضرت نے قبول فرمایا اور ٹھہر گئے ابہی تین چار روز نہ گذرے ہونگے کہ حضرت کے دل مین دخل طریق ہونیکا شوق پیدا ہوگیا بلکہ غالب ہوا اور اس امر کا اظہار حضرت خواجہ سے کہا ہر چند کہ حضرت خواجہ نہایت دیر آشنا تہے اور بلا استخارہ دلیت و لعل تلقین طریقہ نہ فرمایا کرتے تہے مگر حضرت کو بلا تامل تک خلوت مین طلب کرکے توجہ فرمانی لگے چنانچہ اوسیوقت حضرت کا دل ذاکر ہوگیا اور آرام و جمعیت و التذاذ بخوبی پیدا ہوگیا اور اوسکے بعد پہر دن دونی اور رات چوگنی ترقی شروع ہوگئی اور ایسی عروج عالیہ اور دقائق مقامات نصیب ہوئی کہ عقل کم

حضرت کے ابتدائی حالات

با ہر چنانچہ تحریریں طالبوں کیواسطے ایک جگہ انہیں ایام کے حالات اسطرح تحریر فرماتے ہیں این درویش را چون ہوس این راہ پیدا شد عنایت خداوندی جل شانہ ہادی کار او گشتہ بخدمت ولایت پناہ حقیقت آگاہ ہادی طریق اندراج النہایت فی البدایت والی السبیل الموصل الے درجات الولایت مؤید الدین الرضی شیخنا و امامنا محمد الباقی قدس اللہ تعالی سرہ کہ یکے از خلفاء کبار خانوادہ حضرات اکابر نقشبندیہ قدس اللہ تعالے اسرارہم بودہ اند رسانید و ایشان این درویش را ذکر اسم ذات جل سلطانہ تعلیم فرمودند و بطریق معہود توجہ نمودند تا التذاذ تمام در من پیدا شد و از کمال شوق گریہ دست داد بعد از یکروز کیفیت بیخودی کہ نزد این اکابر معتبر است و مسمی است بغیبتہ رو نمود و دران بیخودی یک دریاے محیط دیدم و صور و اشکال عالم را در رنگ سایہ دران دریا می یافتم و این بیخودی رفتہ رفتہ استیلاء پیدا کرد و بہ امتداد کشید گاہے بایک پہر روز میکشید و گاہے تا دو پہر و در بعضے اوقات استیعاب شب مینمود و چون این قصہ را بحضرت ایشان رسانیدم فرمودند نحوے از فنا حاصل شدہ است و از ذکر گفتن منع فرمودند و بنگاہداشت آن آگاہی امر نمودند بعد از دو روز فناے مصطلح حاصل شد بالغرض رسانیدم فرمودند بکار خود مشغول باش بعد ازان فناء فنا حاصل شد چون بعرض رسانیدم فرمودند تمام عالم را یکے مے بینی و متصل واحدے یابی عرض کردم کہ بلے فرمودند کہ معتبر در فناء فنا آنست کہ با دیدن این اتصال بے شعوری حاصل شود دہمان شب این بے شعوری حاصل شد بعرض رسانیدم

و حالتیکہ بعد از فنا حاصل شد نیز بعرض رسانیدم و گفتم کہ من علم خود را نسبت بحق بجانہ حضوری می یابم و اوصافیکہ بمن منسوب بودہ بحق سبحانہ منسوب مے یابم بعد ازان نوریکہ محیط ہمہ اشیاء است ظاہر گشت و من از احق دانستم جل و علا آن نور رنگ سیاہ داشت بعرض رسانیدم فرمودند کہ حق مشہود است جل سلطانہ اما در پردہ نور و نیز فرمودہ اند کہ این انبساط کہ دران نور مے نماید در علم است بواسطہ تعلق ذات جلشانہ باشیاء متعددہ کہ در بالا و پست واقع شدہ اند منبسط مینماید نفی انبساط باید کرد بعد ازان سیاہ منبسط رو بانقباض آوردہ تنگ شدن گرفت تا آنکہ بنقطہ کشید فرمودند کہ این نقطہ را ہم نفی باید کرد و بحیرت آمد ہمچنان کردم این نقطہ موہوم از میان زایل شد و بحیرت انجامید کہ دران مرتبہ مشہود حق سبحانہ خود بخود است چون بعرض رسانیدم فرمودند کہ ہمین حضور حضور نقشبندیہ است و نسبت نقشبندیہ عبارت ازین حضور است و این حضور را حضور بے غیبت نیز میگویند و اندراج

مقام وحدت الوجود

نہایت در بدایت درین موطن صورت می بندد و حصول این نسبت مر طالب را درین طریق در رنگ اخذ کردن طالب است در سلاسل دیگر اذکار را و اوراد را بیرتابران عمل نماید و پے بمقصود برد ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا ٭ واین درویش را این نسبت عزیز الوجود بعد از دو ماہ و چند روز از ابتداء زمان تعلیم ذکر حاصل شدہ بود۔ الغرض کہ جو حالات اور دن کو سالہا سال میں پیش آتے ہیں حضرت کو آناً فاناً مین بسبب محبوبی و مرادی حاصل ہوئی بارہا حضرت کی نسبت حضرت خواجہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ محبوب و مراد ہین۔ نقل ہے۔ کہ اونہین دنون مین حضرت خواجہ نے کسی اپنے دوست کو خط لکھا ہے اوسمین حضرت کا اس طرح ذکر لکھا ہے کہ شیخ احمد نام مردی است از سرہند کثیر العلم و قوی العمل روزے چند فقیر با وے نشست خاست کرد عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاہدہ نمود بان ماند کہ چراغی شود کہ عالم ہا از روشن گردد الحمد للہ تعالے احوال کاملہ او مرا بیقین پیوستہ اور حضرت بہی فرمایا کرتی تھے کہ جبروز سے حضرت خواجہ کی خدمت مین حاضر ہوا تہا اوسیروز سے یقین کامل ہوگیا تہا کہ عنقریب اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے مجہکو تا نہایت اس راہ کے پہونچائیگا اور یہ شعر اکثر ورد زبان تہا شعر آزان نورے کہ از نو بردلم تافت ۔ بیقین دانم کہ آخر خواہمت یافت ٭ حضرت خواجہ قدس سرہ نے حضرت کی علو استعداد دیکہکر ایک روز خلوت مین طلب کیا اور اپنے وقائع جو کہ قبل ازین حضرت کے بارہ مین دیکہی تہی بیان فرمانے شروع کئے چنانچہ فرمایا کہ جب حضرت خواجہ امکنگی نے مجہکو واسطے رواج طریقہ کے ہندوستان کی جانب آنیکا حکم فرمایا تو مین نے اپنی تئین اس کام کے لایق نہ سمجہکر عذر کیا خواجہ امکنگی نے استخارہ کیواسطے فرمایا چنانچہ مین نے استخارہ کیا کیا دیکہتا ہون گویا ایک طوطی سبز شاخ پر بیٹہی ہے مین نے اپنے دلمین کہا کہ اگر یہ طوطی میرے ہاتہہ پر آکر بیٹھ جائے تو مجہکو اس سفر مین کشایش ہوگی بمجرد اس خطرہ کے وہ طوطی اُڑ کر میرے ہاتہہ پر آبیٹہی مین نے اپنا لعاب دہن اوسکی چونچ مین ڈالا اور اوسنے میرے منہ مین شکر ڈالی صبح کو مین نے یہ واقعہ حضرت خواجہ امکنگی سے بیان کیا حضرت خواجگی نے فرمایا کہ طوطی ہندوستانی جانورون مین سے ہے وہان تم سے کوئی شخص ظاہر ہوگا کہ اوس سے تمام جہان منور ہوگا اور تمکو بہی اوس سے فائدہ ہوگا پہر جب مین وہان سے چلا اور ہندوستان مین سرہند پہونچا تو واقعہ مین آگاہ کیا تو قطب کے جوار مین ہے چنانچہ حلیہ بہی دیکہا یا صبح اوٹہکر مینے ہر چند کہ وہان کی گوشہ نشینون اور درویشونکی زیارت کی لیکن وہ حلیہ اور وہ استعداد کسی مین نپائی مین نے خیال کیا کہ شاید یہان کے باشندون مین کسی

حضرت خواجہ کا اپنا بیان حضرت کی نسبت واقعات

ہین یہ استعداد ہو کہ بعد ازین ظاہر ہو گی چنانچہ جسوقت تمکو دیکہا بعینہ وہی حلیہ پایا و نیز نشان قابلیت بہی پایا گیا غرض کہ تہوڑی مدت مین حضرت خواجہ نے حضرت کو بشارت حصول دولت کمال و تکمیل عطا فرماکر وطن کو رخصت فرمایا کچہہ مدت تک حضرت وطن مین رہے بعد ازان پہر مشتاق ہو کر حاضر حضور حضرت خواجہ ہوے چنانچہ حضرت خواجہ بکمال نوازش پیش آئے اور ۔ سرتبہ اجازت ارشاد و افادہ طلاب بہے عطا فرمائے و نیز اپنی منتخب منتخب اصحاب بہی حضرت کو کامل مکمل سمجہکر حضرت خواجہ نے سپرد کئے لیکن اوسوقت حضرت کو اپنے کمال و تکمیل مین تردد تہا حضرت خواجہ نے یہ امر اپنی کرامت سے دریافت کرکے فرمایا کہ تردد نکرنا چاہیئے کہ اس سے کمالیت شیخ مین تردد لازم آتا ہے اور خلعت خلافت عطا فرماکر رخصت کیا جب حضرت سرہند شریف مین پہونچے تو ترتیب و تہذیب طالبان مین مشغول ہوئے اور اثر عظیم ظاہر ہوا کہ سالہا سال کا کام گہڑی و ساعت مین ہوجاتا اور لوگ مثل مور و ملخ اگرد ہو گئے کہ اسی اثنا مین پہر حضرت کو اپنے نقص کا علم ظاہر ہوا اور مریدون و مسترشدون کو جمع کرکے اپنا نقص ظاہر کیا اور فاتحہ رخصت پڑہا مگر سعادتمندون نے یہ امر حضرت کی تواضع پر محمول کیا اور حاضر رہے چند روز کے بعد حضرت کی بہی مقصد بری ہوگئی اور جن مقامات کے آپ خواہشمند تہے وہ حاصل ہوگئے اور حضرت پہر سرگرم افادہ طالبان ہوے اسکے کچہہ دنون کے بعد حضرت کے پاس حضرت خواجہ کا خط متضمن کلمات مشتاقانہ و عبارات دلربایانہ پہونچا حضرت اوسکو پڑہکر بے اختیار ہو گئے اور دہلی تشریف لیگئے جب حضرت خواجہ نے حضرت کی تشریف آوری کی خبر سنی فی الفور مع مریدان و خادمان تادروازہ کابلی واقع شہر دہلی پاپیادہ استقبال کو گئے اور شہر مین لاکر نہایت اعزاز و اکرام فرمایا چنانچہ حضرت کو اپنے سامنے سر حلقہ بناکر اپنے اصحاب و مریدون کو تاکید کی کہ خبردار انکے سامنے کوئی میری تعظیم نکرے اور نہ کوئی موجودگی مین اس طرف متوجہ ہو بلکہ سب انہین کی جانب متوجہ رہا کرو اور میر نعمان کو جو تعمیل حکم مین کچہہ تامل ہوا تو فرمایا کہ میان شیخ احمد آفتاب ہین کہ ہم جیسے ستارہ اونکی روشنی مین گم ہین اور خود بہی مثل دیگر مریدون کے حلقہ مین تشریف لاکر داخل حلقہ ہوا کرتے اور جب حلقہ و مجلس سے اوٹہکر باہر تشریف لیجاتے تو حضرت کی جانب پشت نکرتے بلکہ چند قدم برجعت قہقری تشریف لیجاتے نقل ہے ایکمرتبہ حضرت اپنے حجرہ مین بچہونے پر آرام فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ درویشانہ طور پر حجرہ مین آئے

خادم نے چاہا کہ حضرت کو بیدار کرے لیکن حضرت خواجہ نے منع کیا اور خود باہر آکر بہ نیاز تمام
بانتظار بیداری بیٹھ گئے ایک لمحہ نگذرا تھا کہ حضرت بیدار ہوئے اور پوچھا کہ دروازہ کے باہر
کون ہے حضرت خواجہ نے بادب تمام کہا کہ محمد باقی یہ سنکر حضرت بیقرار ہوکر باہر آئے اور باتقاد
و بانکسار تمام خدمت مین بیٹھ گئی اور اس طرح تحریر مین بھی نیازمندی کیا کرتے تھے چنانچہ حضرت
حضرت خواجہ کے دو خطون کی نقل جو کہ حضرت کے نام بھیجے تھے درج کرتا ہون **مکتوب اول**
حق سبحانہ تعالے باعلی کمال برساناد۔ وللارض من کاس الکرام نصیب تکلفے نیست آنچہ
حقیقت حالست نوشتہ میشود پیر انصاری قدس سرہ میفرمود من مرید خرقانی ام لیکن اگر
خرقانی دریںوقت میبود باوجود پیریش مریدی من میکرد ہرگاہ صفت آن بے صفتان این باشد
گرفتاران آثار صفات چراجان فدائے لوازم طلبگاری نکنند واز ہر کجا بوئے بمشام ایشان
برسد درپے آن نروند اکنون تامل و اہمال ما نہ از استغنا ہی و بے نیازی ہست موقوف باشارۃ
است ؎ گر طمع خواہد زمن سلطان دین ٭ خاک بر فرق قناعت بعد ازین ٭ بارے حال
و نسخہ ارادہ ما این ہست خدائے عزوجل بر آنچہ میباید مہتد گرداناد واز عجب و پندار مخلصی بخشناد **مکتوب**
دوم الله تعالے فقراو مساکین درماندہ را از برکات برگزیدگان بدرما نے برساناد بتقریب
کہ عرض نیازمندی بدرگاہ ولایت نکردہ ام آرے این کلمہ قاصد صادق حامل میتواند شد الحمد لله
این قسم بخود صورت مے بند د دیگر چہ نویسم سخن درویشان بحضرت شما نوشتن بغایت بے شریت
و حکایت او ضائع صوریہ بس بیجا الغرض مارا حد خود باید دانست واز فضول احتراز باید کرد انتہی مگر باوجود
این ہمہ کثرت عنایت و شفقت حضرت کا بھی یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ خواجہ حسام الدین نے حضرت سے
آکر کہا کہ حضرت خواجہ آپکو یاد فرماتے ہین حضرت یہ سنکر کانپنے لگے اور رنگ چہرہ مبارک کا
فق ہوگیا خواجہ حسام الدین دیکھکر حیران ہوگئے اور کہنے لگے سبحان الله نزدیکان را بیش بود حیرانی
ایک روز حضرت خواجہ نے حضرت سے کہا کہ ضعف غالب ہوگیا ہے اور امید حیات تھوڑی ہے
لڑکون کے حال سے آگاہ رہنا اور اوسیوقت صاحبزادون کو کہ ہنوز شیرخوار تھے طلب کیا اور
حضرت سے توجہ کرنیکے واسطے فرمایا لیکن حضرت نے تواضع کی مگر جب حضرت خواجہ نے اصرار کیا تو
حضرت نے روبرو پیر دستگیر توجہ کی اور اوسکا اثر بھی ظاہر ہوا چنانچہ بعد ارتحال حضرت خواجہ

جب صاحب زادہ سن شعور کو پہونچے تو سرہند شریف کو روانہ ہوئے جب حضرت نے خبر آمد آمد سنی تو کہلا بھیجا کہ اگر اپنی والد کی وصیت کے بموجب آتے ہین تو چلے آوین اور اگر پیرزادگی کے طور پر تشریف لاتے ہین تو دیسا فرما یئے کہ استقبال وجملہ لوازم ادا کئے جاوین انہون نے کہلا کہ ہم مرید ہوتے آتے ہین چنانچہ جب سرہند مین داخل ہوئے تو حضرت نے کمال خاطر و تواضع کی اور نسبت خاصہ سے مشرف فرماکر و خلعت خلافت عطا فرما کر رخصت کیا۔ الغرض کچھ مدت حضرت دہلی مین رہکر پھر وطن واپس تشریف لائے اسکے بعد پھر حضرت کی حضرت خواجہ سے ملاقات نہین ہوئی تھوڑے دن حضرت دارالارشاد سرہند مین مقیم رہے ازان بعد باشارت حضرت خواجہ لاہور تشریف لیگئے حضرت کے آنیکی خبر سنکر اکابر لاہور مثل مولینا طاہر و مولانا حاجی محمد و مولانا جمال بلوی حاضر خدمت ہوئے اور نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آئے ایک روز کا ذکر ہے کہ جب حضرت مجلس سے اوٹھنے لگے تو مولانا جمال بلوی نے نہایت ادب سے حضرت کی نعلین مبارک چوم کر آگے رکھین مولانا کی اسقدر تواضع ایک اون کے شاگرد کو گران گذری اور جب مولانا باہر آئے تو کہا کہ آپ اسقدر کیون تعظیم کرتے ہین مولانا نے جواب دیا کہ وہ عالم باللہ ہین اونکی تعظیم ہم پر لازم ہے اور موجب اجر عظیم ہے۔ **نقل** ہے کہ ایک روز مولانا ممدوح نے حضرت سے دریافت کیا کہ آپ علوم ظاہر و باطن ہین مسئلہ وحدت الوجود کی کیا اصلیت ہے کہ ظاہراً مخالف شرع ہے اور بہنداکابر اولیا کا یہ مذہب بھی ہے حضرت نے جھک کر چند کلمہ مولانا کے کان مین کہے کہ اونکے سننے سے مولانا کی آنکھون سے بے اختیار آنسو جاری ہوگئے چہرہ متغیر ہوگیا اور آثار سکر پیدا ہوئے ؎ ندانم چہ گفتی چہ انگیختی ٭ کہ گفتی واز دیدہ خون ریختی خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بتقریب اس قصہ اور نسبت توحید کی ایک حضرت کے مخلص نے زبانی حضرت کے بیان کیا کہ فرماتے تھے کہ جن ایام مین مجھپر غلبہ نسبت احاطت و سریان و معیت تھا ایک شخص نے میرے سامنے قلم پر قط رکھا میری اونگلی کٹ گئی آمدم بر سر مطلب کہ حضرت لاہور مین سرگرم افادہ طلباء تھے کہ یکایک خبر ارتحال حضرت خواجہ پہونچی سنکر نہایت پریشان ہوئے اور بکمال اضطرار قصد دہلی کیا حضرت خواجہ کے خادمان نے جب حضرت کی تشریف آوری کی خبر سنی تو حضرت خواجہ کی سنت کے موافق حضرت کا استقبال کیا اور نہایت تعظیم و ادب سے لاکر اوتارا اور حاضر حلقہ و مجلس ہوا کرتے اور اخذ فیوض کرتے کہ دفعتاً شیطان الرجیم نے اپنا شعشہ چھوڑا اور بعض بعض حضرت

سی منحرف ہو گئے کہ حضرت کی ہلاکت کیواسطے ختم حضرت خواجہ کے مزار پر پڑھے مگر چراغے را کہ ایزد بر افروزد ہر کہ پف زند ریشش بسوزد۔ نقل ہے کہ ایک روز اون میں سے کسی اہل کشف نے دیکھا کہ گویا سب کے چراغ جلتے ہیں کہ یکایک ایک برق خاطف آئی اور سبکو بجہا دیا ندا آئی کہ یہ چراغ منکران کی توجہ تھی اور برق خاطف حضرت کی توجہ تھی کہ اوس سے سب بجھہ گئی حضرت نے اول اول تو سبکو خوب نصیحت و پند فرمائیں لیکن جب کچھہ اثر نہوا تو کسی کسی کی سلب نسبت کی اور جب اسپر بھی خیال نکیا تب حضرت اپنے وطن کو مراجعت فرما ہوئے شیخ تاج الدین گویا رئیس الخدمہ حضرت خواجہ تھے اون کے دل میں بھی بوجہہ صحبت بعض منحرفان کچھہ شکوک و ترددات حضرت کے طرف سے آگئے تھے۔ جب مکان پر واپس گئے۔ ہر چند متوجہ نسبت باطنی ہوئے۔ لیکن مطلق اثر نسبت نپایا اس بات سے شیخ کمال متفکر ہوئے اور درپے ہوئے کہ یہ معاملہ ظاہر ہو کہ ایک شب خواب میں دیکھا کہ جمیع اولیاء امت ایک مجلس میں جمع ہیں اور شیخ بھی ایک مجلس میں بیٹھے سب نے شیخ سے علیحدہ علیحدہ کہا کہ تم کمل اولیا امت سے انکار کرتے ہو معلوم نہیں کہ اوسی کا انکار باعث خسارت دارین ہے شیخ سنکر حیران ہوگئے اور کہنے لگے کہ وہ کون کمل اولیا امت ہے جس کا میں منکر ہوں کہ ناگاہ حضرت پر نظر پڑی کہ صدر مجلس میں بیٹھے ہیں اور جمیع حاضرین حضرت کے طرف متوجہ ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کمل اولیاء امت ہیں یہ دیکھکر شیخ اپنے دل میں نہایت نادم ہوئے اور حضرت کے پاس آکر عفو تقصیر کرائی چنانچہ حضرت نے معاف فرمایا جب شیخ بیدار ہوئے تو اپنے خیالات سے تائب ہو کر کمال تضرع و زاری کی چنانچہ اوسکا اثر بھی ظاہر ہوا کہ شیخ نے اپنی نسبت باطنی کو مثل پہلے کے بحال پایا بعد ازان ایک خط مولانا خلیل خیرپوری کو لکھا کہ اگر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کو عریضہ لکھو تو میری طرف سے بعد تعظیمات لکھنا کہ آپنے واقعہ میں میرا جرم معاف فرمایا ہے واقع میں بھی معاف فرمائیں اور یاران دہلی سے کہنا کہ جو حضرت مجدد الف ثانی سے رجوع لاکر پھر گیا ہے وہ مرتد طریقہ ہے اور جس نے رجوع نہیں کیا اور انحراف کیا وہ بھی مرتد طریقہ ہے کہ انکار اولیاء کامل ارتداد ہی ہے زندگانی دو روزہ سہل ہے آخر مرنے وقت سلب ایمان کا اندیشہ ہے چونکہ آپسمیں رشتہ پیری ہے لہذا لکھا گیا اور آگاہ کیا اور دوسرا ایک خط حضرت کی خدمت میں بھی بطلب عفو تقصیرات خود وشفاعت یاران بھیجا اور اوسمیں یہ حکایت لکھی کہ ایک بزرگ ایک مسجد کے گوشہ میں مراقب

بیٹھے تھے کہ وہان ایک سوداگر آکر نماز پڑہنے لگا بعد نماز جو خیال کیا تو ہمیان زر جو اوسکی کمر سے بندہی تھی نپائی اوسکا گمان اون بزرگ پر گیا کہ شاید انہون نے چورالی ہے چنانچہ نوکر چاکرون سے اون پر ایسا تشدد کرایا کہ وہ بیچارہ چار ناچار اوسکے روپیہ دینے کو امادہ ہوئے اور جو کوئی خادم مرید تہے اون سے ادا کرنیکو کہا اونہون نے فی الفور ادا کر دیئے بعد ازان ہمیان زر اوس سوداگر کو اور جگہ سے ملگئے دل مین بہت ڈرا اور اون بزرگ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے قصور کی معافی چاہی وہ فرمانے لگے کہ جسوقت تونے مجھکو ایذا پہونچائی تھی وسیوقت مین نے اللہ تعالی سے عہد کر لیا تہا کہ جب تک یہ شخص بہشت مین نہ جایگا مین نہ جاونگا اسکے بعد جب شیخ تاج دہلی مین گئے توسب پیر بہائی جمع ہوئے اور دریافت کیا کہ اپکی طرف سے اس مضمون کا خط آیا تہا وہ آپکا ہی خط تہا یا کسی اور نے اپکی جانب سی لکہ بہیجا تہا شیخ نے کہا کہ وہ خط بیشک میرا ہی تہا اور تمام ماجرا جو کہ واقعہ مین دیکہا تہا بیان کیا اور جب حضرت نقشبند عرس حضرت خواجہ دہلی تشریف لائے تو شیخ وجملہ یاران نے استقبال کیا اور شہر مین لائے شیخ نے بالمشافہ اپنے حکیم پیر بہائیونکی عفو تقصیر چاہی چنانچہ حضرت نے معاف فرمایا قبل ازین حضرت خواجہ حلیم الدین نے ایک شب واقعہ مین دیکہا تہا کہ کوئی کہتا ہے کہ یاران فیروزآباد پر یعنے مریدان حضرت خواجہ جو کہ فیروزآباد مین رہتے تہے بلائے عظیم نازل ہوگی لیکن جو شخص حضرت شیخ احمد کا غسالہ وضو پئیگا وہ نجات پائیگا اس واقعہ کو حضرت کے سامنے بیان کیا اپنے فرمایا کہ اب مستعمل پینا مکروہ ہے تب کتب فقہ پر رجوع کیا اوسمین یہ نکلا کہ اگر چوتھی دفعہ کا پانی بلا نیت قربت پیا جاوے تو کراہت نہین چنانچہ حضرت کے وضو کی چوتھی مرتبہ کا پانی یاران فیروزآباد و دیگر حضرت کے اپنے خادمون نے پیا اور قادر مطلق نے برکت اوسکے سبکو بلا سے محفوظ رکہا اوسکے بعد یاران فیروزآباد بکمال اخلاص وصدق پیش آتے اور بہ تعظیم تمام حاضر حلقہ ومجلس ہوا کرتے اور حضرت بہی ہر سال ایام عرس مین دہلی تشریف لاتے اور پہر دولت خانہ واپس آجاتے اسکی سوا حضرت نے سفر نہین کیا البتہ دو مرتبہ اگرہ جانے کا اتفاق ہوا یا کچھہ مدت ہمراہ لشکر سلطانی بطور اضطرار سفر فرمایا ورنہ ہمیشہ دار الارشاد سرہند مین مقیم رہے اور طالبان کو فیض پہونچاتے رہے۔

مقام تیسرا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے حلیہ وعبادات وعادات مین

حضرت تمام قد نازک اندام گندم گون مایل بسفیدی کشادہ پیشانی تہی ناصیہ اور رخسار مبارک
سے ایسا نور چمکتا تہا کہ دیکھنے والے کی آنکھہ کام نہ کرتی تہی آپکے ابرو سیاہ دراز باریک کشادہ
تہے آنکھین بڑی بڑی اُونکی سیاہی نہایت سیاہ اور سفیدی نہایت سفید سر مبارک بلند
اور باریک تہا لب سرخ دہن مبارک نہ بڑا نہ چہوٹا دانت متصل متصل چمکتے ہوئے داڑہی مبارک
بانبوہ شکوہ مربع تہی رخسار مبارک پر بال متجاوز نہ تھے اپکے پاشنہ نہایت صاف رہتی تہے۔
بدن مبارک پر میل نہ بیٹھتا تہا پسینہ مین خواہ گرمی ہو خواہ برسات کبہی بو نہ اتی تہی غرضکہ آپکی شکل
ایسی محبوبانہ تہی کہ جو دیکہتا تہا بے اختیار سبحان اللہ وہذا ولی اللہ کہتا تہا حضرت ہمیشہ سرما و
گرما سفر و حضر مین بعد نصف شب بیدار ہوتے تہے اور یہ دعا پڑہتے تہے - الحمد للہ الذی احیانا
بعد ما اماتنا والیہ البعث والنشور اور یہ آیت بہی پڑہتے تہے اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم الحمد للہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین کفروا بربہم
یعدلون ھو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ ثم انتم تمترون و
ھو اللہ فی السموات وفی الارض یعلم سرکم وجہرکم ویعلم ما تکسبون بعدازان استنجے
کو تشریف لیجاتے پہلے بایان پیر خلا مین رکہتے بعد اوسکے داہنا اور یہ دعا پڑہتے بسم اللہ انی اعوذ بک من
الخبث والخبائث بعدازان اوسجگہ جب بیٹھتے تو بائین پیر پر زور رکہتے بعد فراغت کلوخ طاق
استنجا کرتے اوسکے بعد پانی سے استنجا کرتے اور بیت الخلا سے باہر نکلتے وقت پہلی داہنا پیر
نکالتے بعدازان مستقبل بقبلہ وضو کو بیٹھتے اور بوقت وضو کسی سے مدد طلب نہ کرتے اور آفتابہ
بہ جانب دست چپ رکہتے اور ابتدا ہاتہہ دہونے مین یہ دعا پڑہتے بسم اللہ الرحمن الرحیم
بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام الحق والکفر باطل پہلے داہنے ہاتہہ پر پانی
ڈالتے بعدازان بائین پر بعدازان دونو ہاتہہ جمع کرکے دہوتے اور اونگلیون مین کف دست کی
طرف سے خلال کرتے اور بوقت مضمضہ مسواک استعمال فرماتے اور تین دفعہ داہنی طرف اور
تین مرتبہ بائین طرف کرتے پہر زبان پر کرتے اور اگر زیادہ کرتے تو رعایت وتر کرتے اور پہلے داہنی
طرف کے اوپر کے دانتون مین پہر نیچے کے دانتون مین بعدازان بائین طرف کے اوپر کے دانتون مین
پہر نیچے کے دانتون مین اور ہر وضو مین التزام مسواک رکہتے تھے بعد فراغ مسواک کو اکثر خادم

کے سپرد کرتے اور بعدہ اوسکو اپنی پگڑی کے پیچ مین رکھہ لیتا اور آپ مضمضہ دور ڈالتے تھے اور رعایت تثلیث رکھتے تھی بوقت مضمضہ یہ دعا پڑھتے تھے اللھم اعنی علی ذکرک وعلی تلاوۃ القران وعلی صلوۃ حبیبک علیہ الصلوۃ والسلام اور تین دفعہ استنشاق بھی تازہ پانی سی اجدا کرتے اور بوقت استنشاق یہ دعا پڑھتے اللھم ارحنی رائحۃ الجنۃ وانت عنی غیر غضبان اور بعدہ منہ مبارک پر کمال آہستگی وسہولیت سے بالاے پیشانی سے پانی ڈالتے اور داہنا ہاتہہ داہنے رخسار مبارک اور بایان ہاتہہ بائین رخسار پر گذارتے اور داہنے کو بائین پر تقدم کرتے تا کہ ابتدا داہنے سے ہو اور منہ دہوتے وقت دستار مبارک پیچھے ہٹا دیتے تہی کہ ربع سر کہلجاے اور وہان سے دہویا جاوے اور منہ مبارک پر اس انداز سے پانی ڈالتے اور احتیاط کرتے کہ کپڑون پر قطرہ نہ پڑے اور منہ دہوتے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم بیض وجھی بنورک یوم تبیض وجوہ اولیائک ولا تسود وجھی یوم تسود وجوہ اعدائک اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہ بعدازان داہنا ہاتہہ کہنیون تک تین مرتبہ دہوتے اور ہر مرتبہ اوسپر ہاتہہ پہیرتے تا کہ قطرہ نہ بہجاوے اور اسی طرح سے بایان ہاتہہ دہوتے اور انگلیون کی جانب سے پانی ڈالتے اور داہنے ہاتہہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابًا یسیرا واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہ اور بائین ہاتہہ دھونے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم انی اعوذ بک ان تعطینی کتابی بشمالی ومن وراء ظھری ولا تحاسبنی حسابًا عسیرا واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہ بعدازان داہنے چلو مین پانی لیکر بائین کف دست اور انگلیون پر ڈالکر اسطرح زمین پر ڈالتے کہ چھینٹین نہ اوڑین اور تمام سر کا مسح کرتے اور اطراف سر پر دونون ہاتہون کی ہتیلیان پیچھے سے آگے تک پہیرلاتے اور یہ دعا پڑھتے اللھم غشنی برحمتک وانزل علی برکاتک واظلنی تحت ظل عرشک بعدازان اوسی پانی سے مسح گوش باطن سبابہ سے اور پشت گوش انگشت سے کرتے اور یہ دعا پڑھتے اللھم اعتق رقبتی ورقاب ابائی من النار واعذنی من السلاسل والاغلال اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہ بعدازان داہنا پیر تین مرتبہ ٹخنون سے اوپر تک

دھوتے اور ہر مرتبہ انگوٹھی پر اسطرح ہاتھ پھیرتے کہ قریب خشک کے ہو جاتا اور اسی طرح سے بائیاں پیر دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم انی اعوذ بک ان تزل قدمی وقدم والدی علی صراط المستقیم یوم تزل اقدام المنافقین والکافرین فی النار بحرمت النبی المختار اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ علیہ الصلوٰۃ اور بعد فراغت وضو یہ دعا پڑھتے اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین واجعلنی من عبادک الصالحین واجعلنی من ورثۃ الجنۃ النعیم واجعلنی من الذین لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون واجعلنی عبدا شکورا واجعلنی ان اذکرک کثیرا واسبحک بکرۃ واصیلا اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم انا انزلناہ تا آخر یہ دعا پڑھتے اللھم اشفنی بشفائک وداونی بدوائک وعافنی من البلاء وا عصمنی من الاھوال والامراض والاوجاع اور اعضاء وضو کپڑے سے نہ پونچھتے بعد ازان پوشاک لطیف ونفیس پہنتے وبہ تجمل ووقار تمام متوجہ نماز ہوتے اور دو رکعت خفیف گذارتے اور ان رکعت مین قرات بعد فاتحہ یہ آیۃ پڑھتے والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون ۰ اولئک جزاءھم مغفرۃ من ربھم وجنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ونعم اجر العاملین ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما۔

باقی نماز تہجد کو بطول قراءت ادا کرتے غالبا دو تین سیپارہ قران پڑھتے تھے اور گاہ گاہ حالت غلبہ حضور مین نصف شب سے صبح تک ایک ہی رکعت مین گذر جاتے اور جب خادم پکارتا کہ صبح ہوئی جاتی ہے تب دوسری رکعت بہ تخفیف ادا فرما کر سلام پھیرتے پس ازان دوسری دو رکعتین بقراءت طویلہ لیکن اول سے کم ادا کرتے اور علی ہذا القیاس بعد کی رکعتین ایک دوسری سے کم ادا فرماتے بعد ازان اگر اول شب مین وتر نہ پڑھے ہوتی تو تین وتر پڑھتے اور بعد فاتحہ پہلی رکعت مین سبح اسم ربک اور دوسری مین قل یایھا الکفرون اور تیسری مین قل ھو اللہ احد پڑھتے سیوم رکعت مین بعد قل ھو اللہ قنوت حنفی کو قنوت شافعی سے ضم کرتے جیسے کہ حنفیونکی کتاب مین موجود ہے اللھم اھدنا فی من ھدیت وعافنا فی من عافیت وتولنا فی من تولیت وبارک لنا فی ما اعطیت وقنا ربنا شر ما قضیت انک

تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت استغفرک ونتوب
الیک وصلی اللہ علی النبی

اور اگر وتر اول شب میں پڑھ لیا کرتے تو نماز تہجد بارہ رکعت پڑھتے اور کبھی آٹھ اور کبھی دو ہی پر اکتفا فرماتے
اور اکثر نماز تہجد میں سورۃ یٰسین پڑھتے اور فرماتے کہ اسکی قرأت میں نفع بسیار اور نتائج بیشمار
پاتے ہیں اور سورۃ الم سجدہ وسورۃ ملک اور سورہ مزمل اور سورہ واقعہ او چہار قل بھی پڑھتے تھے اور بعد نماز
آخر سورہ ال عمران اس جگہ سے پڑھتے ان فی خلق السموت والارض واختلاف الیل والنہار
والنہار الی آخر السورۃ اور ستر دفعہ استغفر اللہ پڑھتے اور کبھی آیہ کریمہ رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی
ستر مرتبہ پڑھتے بعدہ صبح تک مراقبہ کرتے یا کلمہ طیبہ پڑھتے یا قبل از صبح موافق سنت سنیہ علی مصدقہا
الصلوٰۃ والسلام سو جاتے تا تہجد بین النومین واقع ہوا اور قبل صبح بیدار ہوتے اور وضو تجدید
فرما کر سنت گھر پڑھتے بعد ازاں بجانب قبلہ داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھکر لیٹ جاتے
پھر اوٹھکر متوجہ مسجد ہوتے لیکن آخر میں یہ اضطجاع ترک کر دیا تھا بعد ازاں فرض فجر بجماعت کثیر
اول وقت آخر غلس میں ادا کرتے اور خود امامت فرماتے اور طوال مفصل پڑھتے اور بعد ادائے
فرض اوسی جلسہ میں دس مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت
بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر اور سات دفعہ اللھم اجرنی من النار بعد ازاں یہ آیہ کریمہ
تلاوت کرتے الھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم وحم تنزیل الکتب اللہ المصیر وآیۃ
الکرسی وکریمہ فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون الی تخرجون پھر یمین ویسار قوم کی طرف رجوع
ہو کر دعا کے واسطے ہاتھ اوٹھاتے بعد دعا دونوں ہاتھ منہ مبارک پر لاتے بعد ازاں
مع اصحاب حلقہ ذکر فرماتے اور شغل باطنی میں تا بلندی آفتاب بقدر نیزہ مشغول رہتے
حلقہ میں کبھی کبھی حافظ سے قران بھی سنتے اور بعد فراغ دو رکعت نماز پڑھتے اول رکعت میں
بعد فاتحہ آیۃ الکرسی اور سورہ یٰسین تا نفخ فی الصور اور دوسری رکعت میں اس آیۃ
سے تا آخر سورۃ مذکور وسورۃ والشمس پھر دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھتے کبھی اول رکعت
میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ اور کبھی پہلی میں سبح اسم والم نشرح وقل یا ایہا الکافرون اور
دوسری میں قل ہو اللہ احد تین مرتبہ اور معوذتین ایک ایک بار پڑھتے اور بعد تشہد درود واستغفار اسطرح پڑھتے

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت واعوذبک من شر ما
صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت بعدہ دعاء استخارہ پڑھتے
اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر و
تعلم ولا اعلم انک انت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ما ارید من ای عمل کان خیر الی فی دینی و
دنیای ومعاشی وعاقبۃ امری او عاجل امری واجلہ الیوم فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت
تعلم ان ما ارید من العمل ای عمل کان شر لی فی دینی ودنیای ومعاشی وعاقبۃ امری او عاجل امری واجلہ الیوم
فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد سید
والہ واصحابہ اجمعین۔ بوقت شام بعد اتمام اوابین یہی دعا استخارہ پڑھتے اور جب بعد نماز صبح
سکوت فرماتے تو بعض دعوات یومی بعد اشراق پڑھتے دعوات یہ ہیں اصبحنا (امسینا) واصبح (امسی) الملک و
والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر اللھم انی اسئلک خیر
فی ہذا الیوم فتحہ ونصرہ ونورہ وبرکتہ واہداہ واعوذبک من شر ما فی ہذا الیوم (اللیلۃ) وشر ما بعدہ اللھم ما اصبح بی من (نعمۃ)
او باحد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر شام کے وقت بجائے یوم اللیل وا اصبح امسی پڑھتے
اور تین مرتبہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اور تین دفعہ بسم اللہ الذی لا
یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور سات دفعہ اللھم نبہنی
قبل ان ینتہی الموت اور سات دفعہ اللھم الہمنی رشدی واعذنی من شر نفسی اور سات
دفعہ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب
اور سات مرتبہ یا مقلب القلوب ثبت قلوبنا علی طاعتک اور سات دفعہ اللھم اغفر لا
مۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سات دفعہ رب انی ظلمت نفسی فاغفر لی اور سو دفعہ
سبحان اللہ وبحمدہ اور تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس دفعہ الحمد للہ اور تینتیس دفعہ
اللہ اکبر اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ
الخیر وھو علی کل شیء قدیر اور بعض ادعیہ کو بعد نماز اوابین پڑھتے اور ان چہار کلمات
کو ہر فرض کے بعد موافق اعداد مذکور بالا پڑھتے بعد ازاں خلوت میں تشریف لیجاتے اور حسب مقتضائے
حال کبھی قرآن شریف پڑھتے اور کبھی کلمہ طیبہ کا تکرار کرتے اور گاہ گاہ طالبان خدا کو جدا جدا

طلب کرکے احوال پرسی فرماتے اور ہر ایک کے حال کے موافق ارشاد فرماتے اور بسا اوقات ایسا ہوتا کہ اونکا احوال حفیہ اگلا پچھلا سب خود بتفصیل و شرح فرماتے اور مقامات اور کیفیات سے آگاہ فرماتے اور کبھی خاص خاص اصحاب کو طلب فرماکر اسرار خاصہ و معارف مکشوفہ بیان فرماتے اور اون کے پوشیدہ رکھنے مین کوشش کرتے اور معارف بیان کرتے وقت محسوس ہوتا کہ گویا القا و اعطا حال کرتے ہین بارہا ایسا اتفاق ہوتا کہ جسوقت کوئی معرفت حضرت کی زبان سے سنتے بمجرد سننے کے اوس معرفت سے بتوجہ حضرت متحقق ہوجاتے اکثر حضرت کے اصحابون سے خاموشی کی صحبت ہوتی اور اصحاب پر اسقدر دہشت وہیبت غالب تھی کہ مجال انبساط و دم زدن نتھا اور حضرت کی تمکین اسدرجہ کی تھی کہ باوجود تواتر و تکاثر واردات متنوعہ و متلونہ ہرگز کبھی اثر تلوین ظاہر نہین ہوا البتہ بسبیل ندرت چشم پرآب ہوجاتے اور گاہ گاہ اثناے بیان حقایق مین تلون رنگ رخسار و دیدہ ہوجاتا جب صحو کبری ہوجاتا تو حضرت نماز ضحی کی آٹھہ رکعت ادا کرتے ہرچند کہ چار رکعت جو اول پڑہتے تھے داخل ضحی تھین حاصل یہ کہ نماز صبح بارہ رکعت پڑہتے تھے اور کبھی بسبب قلت او نہین چار رکعت پر جو کہ اول روز پڑہتے اکتفا فرماتے اور کبھی دو ہی اول پر۔ اور قراءت نماز چاشت مین بعد فاتحہ سبح اسم والشمس واللیل والضحی و چہار قل پڑہتے تھے بعد ازان گہر مین تشریف لیجاتے اور کہانا تناول فرماتے اور کہاتے وقت خویشون اور درویشون کو طعام تقسیم فرماتے حضرت کے گہر کا کہانا نہایت لذیذ ہوتا تہا جب حضرت لشکر سلطان ہمراہ مین ستھے تو لشکر کا ایک دفعہ سرہند گزرا ہوا حضرت نے سلطان کی دعوت کی سلطان نے جب کہانا کہایا تو نہایت خوش ہوا اور کہا کہ ایسا لذیذ کہانا کبھی نہین کہایا اپنے باورچیون کو حکم دو کہ ہمارے باورچیون کو ایسا کہانا پکانا سکہلا دین حضرت نے فرمایا کہ تمہارے باورچیون سے ایسا کہانا پک نہین سکتا۔ راقم کہتا ہی کہ اس کہانے سے اور سلطان کی کہانے سے کیا نسبت یہ سراسر حلال وہ سراسر مشتبہ اسمین حضرت کے نسبت و انوار ساری اوسمین سلطان و مطبخون کی ظلمت بہری ہے چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک یہ میرے تجربہ کی بات ہی کہ جو حضرت مرشدی و مولائے حضرت مولینا حافظ غلام نبی صاحب احمدی اللہی کی کہانے مین لذت ہوتی خواہ وہ کیسا ہی خشک ہو دوسری جگہ کی کہانی مین خواہ وہ کیسا ہی مرغن مزا نہین وہی سرایت نسبت و نور سب ہے اور حضرت تین لقمہ اوگلیوسی تو الیتے اوگاہی گاہی سنہ طبق تک لیجاتے اور فرماتے گویا کہانے

کی رغبت نہین ہے محض اس نیت سے کہ کہانا سنت ہے تناول فرماتے اور کہانے وقت سنت طریق سے جلسہ فرماتے اور بعض اوقات کہانے سے قبل بسم الذی لایضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین اور سورہ لایلٰف پڑہتے اور بعد فراغ از طعام یہ پڑہتے الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام اللطیف الملیح بغیر حول ولا قوۃ اور اگر طعام شیرین ہوتا تو ھذا الطعام اللطیف الحلو فرماتے اور کبھی کبھی یہ دعا ہی پڑھتے الحمد للہ الذی اطعمنا واسقانا واشبعنا واوانا وجعلنا من المسلمین اللھم اغفر لاکلہ ولبا ذلہ ومن کان لہ شیئاً فیہ وصلی اللہ تعالیٰ خیر اخلقہ محمد و آلہ واصحابہ وسلم واگر صاحب طعام حاضر ہوتا تو فرماتے جزاکم اللہ خیرا اور اگر صاحب طعام غائب ہوتا تو جزاھم اللہ خیرا اور کبھی یہ دعا پڑھتے اللھم ارزقنی مما تحب وترضی جعلہا عونا علی ما یحب بعد طعام کے تہوڑی دیر بحکم سنت قیلولہ فرماتے اور جیسے ہی سایہ پہرتا اور موذن اذان کہتا بمجرد استماع اللہ اکبر بے اختیار بفوت وعجلت تمام بستر سے زمین پر اوتر آتے اور اسمین ناغہ نہوتا اور بوقت سننے اذان کے اعادہ کرتے مگر وقت حیلتین لاحول پڑھتے اور بعد اذان دعا اذان پڑہکر فی الفور ہی اوٹہہ کہڑے ہوتے اور وضو کرکے نفیس پوشاک پہنکر مسجد مین تشریف لیجاتے اول دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہتے بعد ازان چار رکعت سنت زوال بطول قرارت ادا کرتے اور فرماتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے زمان طفولیت سے تا زمان رحلت سنت زوال ترک نہین کین اور اوسمین طوال مفصل پڑہتے اور کبھی بمقتضائے گنجائش اقتصار قرارت پر اکتفا فرماتے بعد ازان چار رکعت سنت موکدہ ظہر کی پڑہتے اور ازان بعد تکبیر اقامت کہتے اور خود امام ہوتے اور فرض ظہر پڑہتے اور قرارت طوال پڑھتے اور بعد فراغ فرض یہ دعا اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذی الجلال والاکرام پڑہکر کہڑے ہو جاتے بعد ازان دو رکعت سنت موکدہ پڑہتے اور پہر چار رکعت سنت زایدہ پڑھتے بعد ازان دعوات کہ بعد ظہر ماثورہ ہین پڑھتے اوسکے بعد قوم کی جانب ہو بیٹھتے اور اصحاب حلقہ کرتے اور حافظ قران پڑہتا اور حضرت یارون کی طرف مراقب و متوجہ بیٹھ جاتے بعد فراغ از حلقہ دو ایک سبق دینی درس فرماتے اور جب وقت عصر ہو جاتا

تو تجدید وضو کیواسطے اوٹھتے اور بعد گزرنے دو مثلون اور سایہ اصلی کے اول وقت عصر مسجد
مین آتے اور آتے ہی دو رکعت تحیت اور چار رکعت سنت عصر ادا کرتے بعد ازان خود امام
ہوتے اور جماعت فرض عصر بجماعت کثیر ادا کرتے بعد ازان ادعیہ ماثورہ وقت عصر کو پڑھکر قوم
کی طرف پھر بیٹھتے اور اصحاب حلقہ کرتے اور حافظ قران پڑھتے اور حضرت اور اصحاب مراقب
بیٹھتے اور کبہی احوال پرسی کا شغل کرتے اور متوجہ حال طالبان ہو اون کی ترقی کے واسطے ہمت
فرماتے اور کبہی کچہہ اور عمل صالح کرتے بعد آزان اول وقت نماز مغرب پڑہتے اور بعد اداے فرض
دس مرتبہ لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت بيده الخير
وهو على كل شي قدير پڑہتے اور سات دفعہ اللهم اجرني من النار پڑہتے اور بعد آزان
چار رکعت نماز اوابین پڑہتے اور اکثر اوقات اوسمین سورہ واقعہ وسورہ اخلاص مکرر وغیرہ
قرارت پڑھتے اور نماز عشا کو بعد از زوال بیاض افق کہ نزدیک امام اعظم شفق اوسی سے مراد
و وقت متفق علیہ ہے مسجد مین تشریف لاتے اول دو رکعت تحیت المسجد پڑہتے بعد ازان چار
رکعت سنت یا دو رکعت گذارتے اور پہلی رکعت مین الم سجدہ اور دوسری مین سورۃ الملک
ہمیشہ پڑھتے اور بغیر اسکے کہ ادعیہ پڑہین اللهم انت السلام پڑہکر اوٹہہ کھڑے ہوتے
اور دو رکعت سنت موکدہ پڑھتے بعد ازان چار رکعت اور مستحب پڑہتے بعد ازان وتر پڑہتے
بعد ازان سورہ الم سجدہ پڑہتے اور کبہی بعد فرض چار رکعت مین سورۂ سجدہ و تبارك و
قل يا ايها الكافرون پڑہتے اور کبہی چار قل ہی پڑہتے اور وتر مین اکثر سبح اسم و قل يا ايها الكافرون
اور قل هو الله پڑہتے اور دعا قنوت حنفی وشافعی کہ حنفیون نے جمع کیا ہے جمع کرتے بعد ازان
دو رکعت بیٹھکر پڑھتے اول رکعت مین اذا زلزلت الارض یہانتک اور دوسری رکعت مین قل يا ايها الكافرون
پڑہتے اور آخر مین ان دو رکعت کو ترک کر دیا تہا اور فرماتے تہے کہ اسمین اختلاف ہے بر وقت نماز
حضرت ہر دو ابہام کان کی لو تک لے جاتے اور ہاتہون کی اونگلیون کو بغیر اسکے کھلی یا جڑی رکھین
بلکہ متوجہ قبلہ رکھتے اور الله اکبر کہتے ہوئے ہاتہون کو نیچے لاتے اور زیر ناف داہنا ہاتہہ بائین ہاتہہ
پر اس طرح سے رکھتے کہ داہنے ہاتہہ کی خنصر اور ابہام سے حلقہ ہو جاتا اور تین اونگلیان کلائی
پر لمبی لمبی رکہین جاتین اور دو نو پیرون کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ ہوتا اور دونون

پیروں پر برابر زور رکھتے اور ایک پر زور دیگر دوسری کو آرام دیتے اور قیام میں سجدہ کی جگہ نگاہ رکھتے اور نہایت تجوید و تحقیق معانی و اسرار قرانی سے قرأت پڑھتے بعد ازاں تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے اور قدموں پر نظر رکھتے اور سر پشت کے ساتھ برابر کرتے اور زانو انگلیاں کھولکر مضبوط پکڑتے اور زانوؤں کو ٹیڑھا ہونے دیتے بعد ازاں قومہ بقدر تسبیح کرتے اور درحال انفراد سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد پڑھتے اور دونوں سجدوں کے درمیان بقدر تسبیح جلسہ کرتے اور سجدہ میں ناک کے نرمہ پر نگاہ رکھتے اور پیٹ کو زانو سے اور زانو کو بازو سے جدا رکھنا اور بوقت سجدہ تمام اعضا پر برابر زور دیتے اور تشہد میں دونوں پیروں کی انگلیوں کا قبلہ کیجانب متوجہ رکھتے اور کنار پر نظر رکھتے اور حضرت کے تمام اصحاب نماز میں حضرت کی تقلید کرتے بہت سے آدمی حضرت کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھکر فریفتہ ہوگئے بعد نماز عشاء اور قبل سونے کے حضرت سورۃ فاتحہ و آیۃ الکرسی و امن الرسول تا آخر- وان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض من المحسنین قل ادعوا اللہ وادعوا الرحمن الخ اور چہار قل پڑھتے اور جسوقت لیٹتے پہلو سے راست پر تکیہ کرتے اور داہنے ہاتھ کو داہنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے اللھم باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فاغفرلہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین اللھم انی اسلمت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک اللھم انی امنت بکتابک الذی انزلت وبرسولک الذی ارسلت ویجعلہن اخرما یتکلم بہ اللھم انی احمدک بکل لسان واستعیذبک من البلایا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اعوذ بکلمات اللہ التامات کلھا من شر ما خلق تین مرتبہ اس کلمہ کا تکرار کرتے پھر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو حی لا یموت ابدا ابدا ذوالجلال والاکرام وھو علی کل شئ قدیر

اور سو دفعہ سبحان اللہ وبحمدہ

پڑھتے اور سو دفعہ بعد نماز تہجد کے بھی پڑھتے اور سو دفعہ ہر روز مواظبت رکھتے بہ خواب کرتے نماز جمعہ کو جسطرح کہ علماء حنفیہ نے فرمایا ہے اوسی طرح ادا کرتے اور بعد فرض جمعہ سات

دفعہ سورہ اخلاص اور سات سات دفعہ معوذتین مع بسم اللہ پڑہتے اور صلوٰۃ ظہر کو قبل جمعہ نہ ادا کرتے بلکہ اوسکو مکروہ جانتے لیکن بعد ادائے جمعہ پڑہتے اور فرماتے کہ شرائط جمعہ بقول بعضے اسوقت پائیں نہیں جاتیں اور اسطرح پر نیت کرتے نویت ان اصلی اللہ تبارک وتعالی اربع رکعات آخر ظہر ادرکت وقتہ ولم اداء نماز ظہر کو بجماعت نہ پڑہتے اگر کبھی کچھہ بیماری وغیرہ ہوتی اور نماز جمعہ کو نہ پہونچتے تو منفرد ادا کرتے اور اسیطرح سفر مین بہی طریقہ جاری رکہتے باوجود اسکے کہ نماز بجماعت ادا کرنیکی نہایت حریص تہے اور فرماتے تہے کہ ہم تابع مجتہدین ہیں اونہون نے جو کچھہ فرمایا ہے کرنا چاہئے اور جس کو منع کیا ہے نہ کرنا چاہئے اور آخر عشرۂ رمضان مین مسجد مین معتکف بیٹھتے اور عشرہ ذالحجہ مین بہی عزلت کرتے اور ان عشرات مین طاعات واذکار وصیام کے بہت حریص ہوتے اور درود پڑہتے اور شبہائے جمعہ کو مع اصحاب حلقہ کرکے درود شریف پڑھتے عید الضحی کو راہ مین تکبیرین بلند کہتے جاتے اور عشرہ ذالحجہ کو حاجیون کی شباہت کرکے سر اور ناخن نہ ترشواتے لیکن یہ جو متعارف ہے کہ عرفہ کے روز لوگ صحرا مین سر برہنہ دو رکعت نماز واسطے شباہت اہل حج کے ادا کرتے ہین نہ کرتے لیکن بعضے ادعیہ ماثورہ پڑہا کرتے اور عشرہ ذالحجہ مین ہر روز نماز عشا اور نماز فجر کی دوسری رکعت مین سورہ والفجر پڑہتے نماز کسوف وخسوف پڑھتے اور نماز تراویح کو بیس رکعت ادا کرتے اور سفر وحضر مین بجمعیت تمام ادا کرتے اور تین قرآن شریف سے کم ایام صیام مین ختم نہ کرتے اور ہر چہار رکعت تراویح کے بعد تین دفعہ سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزت والعظمت والھیبت والقدرت والکبریاء والجبروت سبحان الملک الحی الذی لا یموت لا ینام سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح اللھم اجرنی من النار یامجیر یامجیر یامجیر اور دیگر ایام مین چونکہ حافظ قرآن تہے بعد ظہر ہمیشہ تلاوت فرماتی تہے اور حلقات مین استماع قرآن شریف ہمیشہ جاری تہا اور نماز وغیرہ مین اس طرح قراءت پڑہتے تہے کہ گویا ادائے معنی ضمن الفاظ مین فرماتے جاتے ہین اور سامعین کو بدیہی طور سے معلوم ہوتا تہا کہ اسرار قرآنی اوس مقرب سبحانی پر وارد ہورہے ہین بہت سے آدمی جو کہ مرید بہی نہوتے تہی کہتے کہ حضرت قرآن سطور سے پڑہتے ہین گویا الفاظ اون کے دل سے نکلتے ہین اور ہرگز آواز بنا بنا کر نہ پڑہتے تہے اور نماز تراویح مین اکثر سامعین کو غنودگی ہوجاتی تہی لیکن حضرت کو کبہی کچھہ نہوتی تہی

اور اوسیطرح کہڑے کہڑے قران سنتے ملا بدرالدین سرہندی رحمتہ اللہ علیہ لکہتے ہین کہ ایک روز مین نے حضرت سی عرض کی کہ کیا باعث ہی کہ آپ کو کبہی غنودگی نہین ہوتی فرمایا کہ شنا وری دریا اسرار قرانی فرصت نہین دیتی کہ ایک بہی جہکاؤن سفر مین منزل پہونچنے تک تلاوت قران فرماتے اور جس وقت ایۃ سجدہ آتی فی الفور سوار بہی اوتر کر زمین پر سجدہ کرتے اور حالت انفراد مین تسبیحات رکوع وسجود پانچ وسات بلکہ نو وگیارہ پڑہتے اور کبہی تین ہی مرتبہ پر اقتصار فرماتے حسب موقع اور حالت امامت مین چار دفعہ کہتے چند مدت بحالت امامت پانچ مرتبہ تسبیح رکوع وسجود مین کہتے کہ حضرت حق جل وعلی سے ممنوع ہوگئی اور چار دفعہ کہنا شروع کیا تاکہ مقتدی تین مرتبہ بفراغت کہہ لین اور جسطرح اسباب کی احتیاط کرتے کہ سنت مین نقصان نہو اوسیطرح اسمین بہی احتیاط کرتے کہ زیادتی بہی نہو اور سوائے نماز تراویح وکسوف وخسوف اور کسی نفل کی جماعت نکرتے اور اسکو مکروہ جانتے اور ہر کلام نماز استخارہ سے شروع کرتے اور کبہی علی استخارہ پر اکتفا فرماتے اور تشہد مین انگشت سبابہ سے اشارت نکرتے کہ مذہب حنفی مین حرام ومکروہ ہی ہر چند کہ بہت سے علما اوسکی سنیت کے قائل ہین مگر بحکم انکہ اذا دار الامر بین السنت والکراہت فترکہ اولی مع ذالک کبہی کبہی بمقتضائے حدیث نوافل مین اشارت بہی کرتے تہے تاکہ یہ عمل متروک مطلق نہو اور مریض کی عیادت کو جاتے اور ادعیہ ماثورہ مریض پر پڑہتے اور دفع مرض کیواسطے توجہ باطنی فرماتے اور قبرون کی زیارت کو جاتے اور بدعا استغفار مدد فرماتے اور اموات سے استعانت جایز رکہتے بلکہ خود بہی کرتے اور باطن سے توجہ برفع عذاب وترقید رجات کرتے دعوت خاص قبول فرماتے اور دعوت عام مین تشریف نہ لیجاتے اور مجلس سرود خوانی ومولود خوانی مین حاضر نہوتے (مولود عبارت از قصاید نعت واشعار غیر نعت خواندن مکتوب دوسو ترہواں جلد اول) ذکر جہر ترک ادبی بلکہ بدعت جانتے خواص بشر کو خواص فرشتون پر فضل دیتے اور نبوت کو ولایت سے افضل جانتے اگرچہ ولایت اوسی نبی کی کیون نہو اور غلبہ صحو کو غلبہ سکر پر ترجیح دیتے اور صحو خالص نصیب عوام کالانعام کہتے اور اولیاء عشرت کو جو کہ خلایق کی ہدیت مین مشغول ہوتے ہین اولیاء عزلت سے جو کہ جنگل وپہاڑون مین بیٹہتے ہین بہتر جانتے اور تمام اصحاب کو تمام اولیاء امت سے خواہ وہ قطب ہون یا غوث افضل جانتے اور مشاجرات صحابہ کو اجتہاد پر محمول فرماتے اور ہوائے نفسانی سے مبرا سمجہتے طریق مشایخ مین طریقہ نقشبندیہ کو افضل سمجہتے اور فرماتے کہ یہ طریقہ طریقہ اصحاب

ع حضرات القدس ... ملا بدرالدین سرہندی ... خلیفہ حضرت ...

ع ... جلد اول

جلد دوم

ہی شیخ محی الدین ابن العربی کو بہ نیکی یاد فرماتے بلکہ اظہار محبت فرماتے معہذا یہ بہی ارشاد فرماتے کہ ہرچند مجہکو شیخ سی محبت ہے مگر بعض علوم کشفی ہین اونکی پسند نہین کرتا اور حق اون کی خلاف سمجہتا ہون مگر خطا کشفی کو در رنگ خطاء اجتہادی بعید از مواخذہ جانتے بعض کتب مثل بیضاوی و بخاری و مشکواۃ و ہدایہ و شرح مواقف و بضیاء حاشیہ عضدی و عوارف کا درس بہی فرماتے تحصیل علوم کو سلوک صوفیہ پر مقدم کرتے اور فرماتے کہ صوفی جاہل مسخرہ شیطان ہی اور اگر کبہی سفر جانیکا اتفاق ہوتا تو دوشنبہ و پنجشنبہ کو شروع کرتے اور باقی ایام کو بہی سفر کیواسطے مبارک جانتے کہ الایام ایام اللہ والعباد اللہ اور جب سفر پر متوجہ ہوتے تو دو رکعت نماز استخارہ پڑہتے اول رکعت مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسری مین قل ہو اللہ احد اور دعا استخارہ بہی پڑہتے اور برامد ہوتے وقت سورۃ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور چارون قل پڑہتے اور جسوقت سوار ہوتے تکبیر کہتے اور یہ ایت پڑہتے سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اور جب شہر یا قریہ مین داخل ہوتے تو یہ پڑہتے اللہم اسئلک خیرہا وخیر ما فیہا واعوذبک من شرہا وشر ما فیہا اور جب منزل پر نزول فرماتے تو یہ دعا پڑہتے رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین اور اثناء عبور راہ مین وتر پڑہتے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑہتے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اور دو رکعت نماز بہی پڑہتے اور سفر مین ہمراہیون کو تلاوت سورۃ قریش کی ترغیب دیتے اور اسیطرح جس منزل مین پہونچتے واسطے خیریت منزل کے دعا استخارہ پڑہتے اور بوقت تند ہوا چلنے کے یہ دعا پڑہتے اللہم اجعلہا ریاحا ولا تجعلہا ریحا اللہم انی اسئلک خیرہا وخیر ما فیہا وخیر ما ارسلت بہ اعوذبک من شرہا وشر ما فیہا وشر ما ارسلت بہ اور بوقت رعد وظہور صاعقہ یہ تسبیح پڑہتے سبحان من یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ اور اگر کسیکو بلا مین مبتلا دیکہتے تو یہ پڑہتے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاہ بہ وفضلنی علی کثیر من خلقہ تفضیلا وجعلنی من المسلمین اور اگر کافر بت پرست کو دیکہتے تو بہی یہی دعا پڑہتے اور کافر کی کبہی تعظیم نکرتے چنانچہ ایک مرتبہ کی نقل ہے کہ حضرت سلطان کے ہمراہ تہے ایک مرتبہ لشکر سلطانی گنگا پر خیمہ زن ہوا حضرت نے جمیع توابعین سے منع کر دیا کہ اس دریا کا کوئی پانی نپئے کہ ہنود کا معبد ہے وہان سے دور ایک کنوان

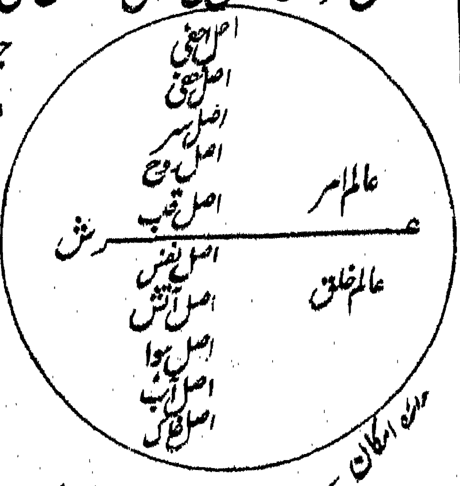
تہا وہان سے پانی منگایا اور ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت کسی جگہ تشریف لیگئے وہان کنوان
پانی کا نہ تہا کسی مخلص نے دریاے جمنا کا پانی کہ وہان سے تین چار کوس پر تہا حضرت کے استعمال
کیواسطے منگایا جب آپکو معلوم ہوا فرمایا کہ اس پانی کے پینے مین اسکی تعظیم پائی جاتی ہے اس سے
فقط استنجا کرین اور جب آئینہ دیکھتے یہ پڑہتے اللھم کما احسنت خلقی فحسن خلقی وحرم وجھی
علی النار اور اگر اتفاقاً بازار مین گذر ہوتا تو کلمہ توحید پڑہتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت وھو حی لا یموت وھو علی کل شیئ قدیر
ایدًا یا ذا الجلال والاکرام اور جسوقت مسجد مین آتے اگر وقت مکروہ نہ ہوتا تو دو رکعت
تحیۃ المسجد پڑہتے اور اوسمین کبہی فرق نہ آتا اور بوقت داخل ہونیکے نیت اعتکاف فرماتے اور
اسطرح نیت کرتے اعتکف مادمت فی ھذا المسجد اور جب دولتخانہ سے باہر تشریف لاتے
تو یہ پڑہتے توکلت علی اللہ واعتصمت باللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم
اور جب ہلال دیکہتے تو پڑہتے اللھم اھلہ علینا بالامن والامان اور ہاتہون کی
انگلیون سے نقش لفظ اللہ بناتے اور اگر مریض کی عیادت کو جاتے تو عفاک اللہ کہتے اور
جب لباس پہنتے تو پڑہتے الحمد للہ الذی کسانی ھذا الثواب بغیر حول منی ولا قوۃ
اور لباس کا نام بہی تعین کرتے اگر عمامہ پہنتے تو ھذا العمامہ اور قمیص ہوتا تو ھذا القمیص فرماتے
اور اگر کوئی اور پوشاک ہوتی تو فرماتے البس جدیدًا وعش حمیدًا ومت شہیدًا الغرض
کہ ہر ایک امر مین حضرت کمال رعایت سنت و مستحب رکہتے تہے اور اس امر کی خادمون کو
بہی نہایت تاکید ہوتی تہی۔ **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت نے خادم سے فرمایا کہ فلانی جگہ نقل
رکہی ہیں اون مین سے تہوڑی سی لے آؤ خادم نے چند دانہ لاکر سامنے رکہے آپنے ترش ہو کر فرمایا
کہ ہماری صوفی کو ابہی اسقدر بہی معلوم نہین کہ اللہ وتر و یحب الوتر پہر فرمایا کہ رعایت وتر
مستحبات سے ہے۔ مستحب کو لوگ کیا سمجہتے ہین مستحب دوست داشتہ اللہ تعالی ہے اگر دنیا
وآخرت کو ایک ایک مستحب کے عمل مین دین تو بہی کچہہ نہین فرمایا کہ مین اسقدر رعایت مستحب
کی کرتا ہون کہ منہ دہوتے وقت خیال رہتا ہے کہ پہلے پانی داہنے رخسار پر پڑے کیونکہ یمن
یعنے داہنے سے شروع کرنا مستحب سے ہے **نقل** ہے کہ ایک مرتبہ حضرت نے ایام سخت مین

روزہ رکہنے شروع کئے اور بباعث نحافت بدن کے دشواری ہوئی کسی نے عرض کی حضرت پہ کیا
دن روزہ رکہنے کے ہین فرمایا کہ ایک مرتبہ انہین ایام مین ماہ رمضان گزرا ہے اوسمین اکثر دن کو
استنجا کرنیکا اتفاق ہوا تہا اوسکی قضا ر احتیاطی ہے اور اسی تقریب مین اپنی والد کا ذکر کیا کہ جہان
تک ممکن ہوتا روز دنمین دنکو استنجا کرتے اور اگر بضرورت اتفاق ہو جاتا تو اُس کی قضا رکہتے سبحان
اللہ نعم السلف ونعم الخلف اور جس طرح حضرت رعایت مستحب کی کرتے تھے اسیطرح رعایت
اداب بہی ہتے **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ حضرت پلنگ پر بیٹھکر دفعتاً اوٹہہ کہڑے ہوئے اور فرمایا
کہ بچہونے کے نیچے کاغذ ہے نکال لو گویا اسقدر گوارا نگیا کہ اتنے کاغذ لگا لے آپ بیٹھے رہین اور
ایک مرتبہ کا ذکر ہی کہ ایک حافظ فرش پر بیٹھا ہوا قران پڑہتا تہا حضرت نے جو خیال کیا تو اپنی
نیچی فرش زیادہ پایا جیساکہ صدر نشین کیچے ہوتا ہے فی الفور دُہ فرش زیادہ اپنی نیچے سی نکال دیا
اور اس حافظ کے ہم فرش ہوگئے خواجہ محمد ہاشم کشمی نے لکہا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت پیشاب کرنے
تشریف لیگئے جب وہان بیٹھے تو دیکہا کہ ناخن پر سیاہی کا نکتہ لگا ہے دل مین خیال گزرا کہ یہ نکتہ
اسباب کتابت حروف قرانی سے ہی ہے اوسکی اسجگہ بیٹھنا خلاف ادب ہے یہ سوچکر فی الفور باہر
نکل آئے اور ہاتہہ دہوکر پہر استنجہ کو تشریف لیگئے

مقام چوتہا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے سلوک کے بیان مین

سلوک مجددی جو اس ناچیز کو بواسطہ حضرت سیدنا و مولینا غلام نبی صاحب للہی اور اونکو اپنے پیر
جناب مولینا غلام محی الدین صاحب قصوری اور اون کو اپنے پیر حضرت شاہ غلام علی صاحب
دہلوی اور اونکو اپنی سرشد حضرت مرزا مظہر جانجانان اور اونکو اپنے شیخ سید نور محمد بداونی اور اونکو شیخ
سیف الدین اور اونکو اپنی والد حضرت خواجہ محمد معصوم اور اونکو اپنی والد امام الطریقہ حضرت امام
ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہم سے پونچا ہے وہ طے لطایف عشرہ
وسیر کانہ ولایت وکمالات ثلثہ وحقایق سبعہ سے مراد ہی واضح ہو کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی
کے نزدیک انسان ایک مجموعہ اجزاء عشرہ یعنی اربعہ عناصر ونفس ناطقہ وقلب وروح
وسر وخفی واخفی ہے اور انہین کو لطایف عشرہ بہی کہتے ہین منجملہ انکے ان اربعہ عناصر ونفس ناطقہ عالم

خلق سے ہین اور لطایف خمسہ یعنے قلب وروح وسر وخفی واخفی ہے امر سے جملہ قواے انسانی
انہین اجزا سے مرکب ہین اور یہ اجزا آپسمین ایک دوسرے کے ضد ہین جسطرح کہ اربعہ عناصر
ایک دوسرے کی ضد ہین اسیطرح پنجگانہ امر مین بہی علیحدہ علیحدہ خاصیت ہی نفس ناطقہ خود خواہ
خودسی ہے یہ کسیکا تابع ہی نہین ہونا چاہئے بلکہ یہی چاہتا ہی کہ سب اسکے فرمانبردار ہون اللہ تعالی
نے اپنی قدرت کاملہ سے ان ضدون کو ایک جگہ جمع کرکے ایک مزاج خاص اور ہیئت وحدانی
عطا فرمائی اور اوسکو ایک صورت خاص بخشی کہ اجزاء متفرقہ ومتضادہ کی حفاظت کرے اور
اس مجموعہ کا نام انسان رکہا اور باعتبار جامعیت وحصول ہیئت وحدانی تشریف خلافت
مشرف فرمایا یہ دولت عظمی سواء حضرت انسان کے اور کسیکو نصیب نہیں ہوئی اصول ان
لطایف عشرہ کے عالم کبیر مین ہین منجملہ لطایف عشرہ اصول قلب وروح وسر وخفی واخفی فوق
العرش جسکو لامکانی بہی کہتے ہین واصول عناصر اربعہ ونفس تحت العرش مگر اصل ہر لطیفہ عالم
خلق کی اصل لطیفہ از لطایف عالم امر ہے چنانچہ اصل نفس اصل قلب ہے واصل باد واصل روح واصل
آب اصل سر واصل نار اصل خفی واصل خاک اصل اخفی ہے اور یہ جملہ خلق وامر داخل دایرہ امکان ہی



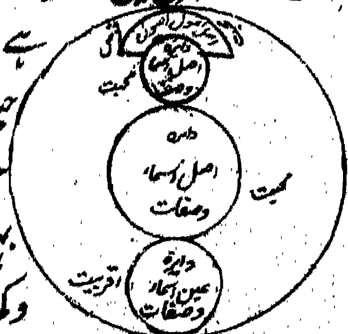
جب حق تعالی نے اپنی حکمت بالغہ سے بعد
تسویہ اس ہیکل جسمانی مین خمسہ عالم امر کو اپنے
اپنے محل وموقع سے جگہ عطا فرمائی تو بسبب
علایق وعوایق حظوظ نفسانی انہون نے اپنی
اصل کو بالکل فراموش کردیا لیکن توجہ پیر کامل
مکمل مین اللہ تعالی نے یہ تاثیر رکہی ہے کہ اوسکی
برکت سے وہ اپنی اصول سے آگاہ وخبردار ہوتے
ہین اور اوسی کی جانب میلان اور طیران کرکے اوس مین داخل ہوکر استہلاک واضمحلال
پیدا کرتے ہین سلوک مجددیہ جو نفی واثبات شروع ہوتا ہے اور اوس کے تین طریقہ
فرمائے ہین طریق اول ذکر اسم ذات لطیفہ قلب سی اسم ذات کا طریقہ یہ ہے کہ دل کو جمیع خطرات
وحدیث نفس سے خالی کرکے صورت پیر کی بادب تمام مقابل یا اندر دل کے حاضر کرے کہ تصور

صورت شیخ واسطے رفع خطرات کے عجیب الاثر ہے اور زبان کو تالو سے لگائے اور بجمیع ہمت توجہ
قلب صنوبری کہ زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت واقع ہے ہوا اور اسم مبارک اللہ اللہ بلا لحاظ
کسی صفت کے زبان دل سے کہے بغیر اس کے کہ صورت دل کا تصور کیا جائے یا سانس بند کیا
جائے بلکہ سانس بجائے خود آئی جائے اور ذکر بجائے خود کرے اور جب پچیس مرتبہ کہہ لے تو زبان
سے کہے کہ الٰہی مقصود میرا تو ہے اور رضا تیری اپنی محبت و معرفت مجھی عطا کر یہ لطیفہ زرد رنگ
زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام ہے جس کسیکو اس لطیفہ کے ذریعہ سے وصول ہوتا ہے اوسکو آدمی
المشرب کہتی ہین بعد ازان بطریق مذکورہ بالا لطیفہ روح سے کہ اوسکا محل زیر پستان راست ہی ذکر کرے
یہ لطیفہ برنگ سرخ زیر قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے جس کسیکو اس لطیفہ کے ذریعہ سے وصول
ہوتا ہے اوسکو ابراہیمی المشرب کہتے ہین بعد ازان سر سے اسکا رنگ سفید زیر قدم حضرت عیسے
علیہ السلام ہے جس کسیکو اس لطیفہ کے ذریعہ سے وصول ہوتا ہے اُسکو عیسوی المشرب کہتے
ہین ازان بعد خفی سے اُسکا رنگ سیاہ زیر قدم حضرت موسی علیہ السلام ہے جس کسیکو اس
لطیفہ کی ذریعہ سی وصول ہوتا ہے اوسکو موسوی المشرب کہتے ہین اسکے بعد اخفی سے اس کا رنگ
سبز زیر قدم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس کسی کا وصول اس کے ذریعہ سے
ہوتا ہی اوسکو محمدی المشرب کہتے ہین اوسکے بعد لطیفہ نفس سے کہ اوس کا محل پیشانی ہے ذکر
کرتے ہین اور اُس کے بعد لطیفہ قالب ہے کہ اوس کی جگہ تمام بدن ہے چاہیے کہ ہر بن مو سے
ذکر جاری ہو جائے اور اسی کو سلطان الاذکار کہتے ہین طریق ذکر نفی و اثبات کا یہ ہے کہ
دو زانو بیٹھے اور سانس کو ناف کے نیچے بند کرے اور بزبان خیال لا کو ناف سی کھینچکر فرق پر
پہونچائے اور پھر وہان سے الٰہ کو کھینچکر داہنے مونڈھے پر لاوے اور الا اللہ کو مونڈھے سی
قلب پر پہونچاوے کہ اس مجموعہ کا نقش لا معکوس (٨) ہو جاتا ہے اور بروقت چھوڑنے
سانس کے محمد رسول اللہ خیال مین کہے اور ذکر کرتے وقت کسی عضو کو جنبش نہو اور ہر سانس
مین طاق عدد کہے کہ اوسی کو وقوف عددی کہتے ہین اور جب پچیس مرتبہ کہہ لے تو زبان سے
کہی کہ الٰہی مقصود میرا تو ہی اور رضا تیری اپنی محبت اور معرفت مجھی عطا کر اور بروقت کہنے لا
الٰہ خیال کرے کہ نہین کوئی مقصود اور بروقت الا اللہ کہنے کے مگر اللہ +

واضح ہو کہ حبس مفید حرارت قلب وذوق وشوق ورقت ونفی خواطر وترقی محبت وبیشتر موجب حصول نفس کشف ہوتا ہے دوسرا طریقہ مراقبہ ہے مراقبہ مشتق ہے ترقب سے اور ترقب انتظار کو کہتے ہیں پس مراقبہ گویا انتظار فیض الہی ہے چاہئیے کہ ہر وقت بہ نیاز وشکستگی تمام متوجہ الی اللہ ہو اور کوئی خطرہ دل پر نہ آنے دے اس صورت مین ذکر کی کچھ ضرورت نہین ہوتی طریق سیوم ذکر رابطہ ہی یعنی پیر کی صورت اپنی مدرکہ یا دل کے اندر تصور کرے جب اس شغل کا غلبہ ہو جاتا ہے تو ہر چیز بصورت پیر نظر آتی ہے اور اسی کو فنا فی الشیخ کہتے ہیں اور یہ اقرب طریق ہے ہرچند کہ ذکر اذکار موجب ثمرات وبرکات ہین مگر اس طریقہ مین مدار کار محبت ورابطہ شیخ پر ہے براہ محبت طالب صادق ہر ساعت شیخ سے اخذ فیوض وبرکات کرتا ہے اور بوجہ مناسبت باطنی آناً فاناً پیر کے رنگ مین رنگا جاتا ہے ذکر تنہا بے رابطہ شیخ اس طریقہ مین موصل نہین ہے بلکہ بخلاف اس کے صرف رابطہ بارعایت ادب صحبت وتوجہ والتفات پیر بلا ذکر موصل ہے البتہ اور طریقون مین کہ مدار کار اوراد واذکار وریاضات وتعینات پر ہے اون مین رابطہ کی چندان ضرورت نہین ہے لیکن اس طریقہ مین بعینہ طریقہ اصحاب کرام ہے وافادہ واستفادہ انعکاسی ہے اس مین صرف صحبت شیخ بارعایت ادب کافی ہے جسطرح صحبت حضرت خیر البشر علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام بشرط ایمان وانقیاد کافی تھی اور یہی وجہ ہے کہ یہ طریقہ جملہ طرق مین اقرب واسبق واوفق واسلم واحکم واصدق واولی واجل وارفع واکمل ہے نظم نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند ✤ کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را ✤ از دل سالک رہ جاذبہ صحبت شان ✤ می برد وسوسہ خلوت وفکر چلہ را ✤ قاصرے گر کند این طائفہ را طعن قصور ✤ حاش للہ کہ برارم بزبان این گلہ را ✤ ہمہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند ✤ روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را ✤ حضرت مجدد رضی اللہ تعالی فرماتی ہین کہ شکر این نعمت عظمی بکدام زبان بجا آرد کہ حضرت حق سبحانہ تعالی مافقراء را بعد از تصحیح عقیدہ بموجب آراء اہل سنت وجماعت شکر اللہ تعالے سعیہم بسلوک طریقہ علیہ نقشبندیہ مشرف ساخت واز مریدان ومنتسبان این خانوادہ بزرگ گردانیدہ نزد فقیر یک گام درین طریقہ زدن برابر بہزار گام طریق دیگر است راہے کہ بکمالات نبوت بطریق تبعیت ووراثت کشادہ میشود مخصوص باین طریق عالیہ است ونہایۃ

طرق دیگر تا نہایت کمالات ولایت است از انجا راہے بکمالات نبوت نکشادہ اند از ینجا است کہ این فقیر در کتب و رسایل خود نوشتہ کہ طریق این بزرگواران طریق اصحاب کرام است علیہم الرضوان چنانچہ اصحاب کرام بطریق وراثت از کمالات نبوت حظ وافر گرفتہ اند منتہیان این طریق نیز از ان کمالات بطریق تبعیت نصیب کامل میابند و مبتدیان و متوسطان کہ ملتزم این طریق اند و محبت کاملین منتہیان این طریق دارند نیز امید دارند المرء مع من احب لشبا ئیست دور افتادگان را بعد اختتام لطایف سبع مراقبات شروع ہوتی ہیں مراقبہ اول مراقبہ حضور ہے یہ مراقبہ ولایت صغری کا ہی فیض اس کا لطیفہ قلب پر آتا ہے حضرت کا معمول ہی کہ قبل معیت مفہوم اللہ حاضری وناظری تلقین فرمایا اور جب سالک کو خوب جمعیت و بیخطرگی ہو جاتی تو قطع دایرہ امکان کا خیال فرماتے اور پہر مراقبہ معیت کی مفہوم و ہو معکم اینما کنتم تعلیم فرماتے یہ مراقبہ ولایت صغری ہے اسمین بہی فیض لطیفہ قلب پر آتا ہی یہاں ظلال اسما و صفات میں سیر ہوتی ہی نسیان ماسوا و علبات نسبت و توحید فعلی و تجلی برقی و شہود وحدت در کثرت و شوق و تپش و سکر و ستی و جذبات و واردات و فنا و بقا واہ و نعرہ و استغراق و بیخودی و رقت و دوام حضور دیگر حالات مثل وحشت و حیرت و انکشاف سر معیت و حصول مقامات عشرہ یعنی توبہ و انابت و زہد و قناعت و ورع و شکر و صبر و توکل و تسلیم و رضا اجمالاً و کشف قبور و کشف قلوب و کشف ارواح اس مقام میں حاصل ہوتی ہیں ذکر اسم ذات و نفی اثبات و تہلیل لسانی اسجگہ فایدہ بخش ہے بعد ازان ولایت کبری ہیں کہ ولایت انبیاء ہے سیر واقع ہوتی ہے اور اسمین تین دائرہ اور ایک قوس ہے دائرہ اول مراقبہ اقربیت مفہوم ابنہ و نحن اقرب الیہ من حبل الورید ہی اس کا فیض لطیفہ نفس اور لطائف خمسہ پر آتا ہی حضور و گرانی و عروج و نزول و جذبات مانند قلب اس جگہ بہی حاصل ہوتی ہیں لیکن یہ نسبت قلب کے اس جگہ بدمزگی و کم حلاوتی ہے ذکر تہلیل بزبان و خیال اس جگہ ترقی بخش ہے بعد ازان مراقبہ محبت کہ مفہوم یحبہم و یحبونہ ہے یہ مراقبہ بہی ولایت کبری کا ہے اطمینان شورش مقام جذبات و استہلاک و اضمحلال حقیقت فنا و حقیقت اسلام و شرح صدر و دوام شکر و رضا

دائرہ ولایت صغری



[جگ]ہ حاصل ہوتی ہے اور قضا پر چون و چرا باقی رہتی ہے قبول تکلیفات شرعیہ مین احتیاج دلیل نہین رہتی دفع انانیت وانہام نیات وعید قصور و تہذیب اخلاق وتزکیہ رذایل مثل حرص وبخل وحسد وکبر و حب جاہ وعجب اس مقام مین حاصل ہوتا ہے بعد تمام ہونے ولایت کبریٰ کے **ولایت علیا**

دائرہ ولایت علیا

پیش آتی ہے اسجگہ مورد فیض عناصر ثلثہ یعنے آب باد آتش ہین یہان عناصر ثلثہ کو عروج ونزول ہوتا ہے سلطان الاذکار سے جو تبدیلون کو صفائی ہوتی ہے وہ اور ہی اور حقیقہ عناصر اور یہان کے حالات وکیفیات بکمال لطافت ونزاکت ہین اور کچھ عجیب غریب وسعت باطن مین پیدا ہوتی ہے اور ملاء اعلیٰ سے مناسبت حاصل ہوتی ہے بلکہ ممکن ہے کہ ملائکرام سے ملاقات بھی ہوا ور اسرار قابل استتار ظاہر ہون ذکر تہلیل وصلوٰۃ نافلہ اسجگہ مفید ہین بعد ازان اگر فضل الٰہی شامل حال ہو تو **کمالات نبوت** مین سیر ہوتی ہے کمالات

دائرہ کمالات نبوت

نبوت عبارت دوام تجلی ذاتی ہے بے پردہ اسماء و صفات سے ہے اسجگہ ایک نقطہ طے کرنا جمیع مقامات ولایت سے افضل و بہتر ہے۔ یہان حضور بے جہت ہوتا ہے پہلی طلب وتپش وبیتابی وشوق حال ومقام توحید وجودی وشہودی بمراحل دور رہجاتی ہین اور بجاسے اون کے بردیقین ونکارت وجہالت حاصل ہوتی ہے یہان وصل عریان وصفائی وقت وحقیقت اطمینان داتباع ہوا وما جاء بہ المصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم وکمال وسعت نسبت باطن وبے کیفی وحرمان نقد وقت ہوتا ہے یافت وادراک اس جگہ علامت نارسائی مورد فیض یہان صرف لطیفہ خاک ہے اسجگہ اور اینده کے جملہ مقامات مین نماز لطول قنوت وتلاوت قران شریف ترقی بخش ہے مگر تین سیپارہ سے کم نہین چاہیے اور اگر قران شریف یاد نہو تو ایکہزار مرتبہ سورہ اخلاص بھی کافی ہے اور اوراد واذکار ماثورہ کہانے وپینے وسونے مین معمول کرنا چاہیے غرضکہ اس جگہ جسقدر اتباع رسول اللہ صلعم ہوگا اوسی قدر ترقی باطنی ہوگی بعد ازان مقام **کمالات رسالت** ہے اسجگہ مورد فیض ہیئت وحدانی ہے کہ بعد تقرر وتکمیل لطایف عشرہ

دائرہ کمالات رسالت

حاصل ہوتی ہے جیسے کہ کوئی حکیم حاذق متفرق اجزا کی ترکیب وزن درست کرکے ایک معجون خاص مزاج کی بنائے یہان عروج

و نزول و انجذاب تمام بدن کو نصیب ہوتا ہے بعد ازاں مراقبہ کمالات اولوالعزم پیش آتا ہے اس جگہ بھی مورد فیض ہیئت وحدانی ہے یہ مقامات یعنے کمالات ثلاثہ آپس میں قشر و مغز کا فرق رکھتے ہیں مقام فوق مثل مغز خیال کرنا چاہیے اور مقام تحت مثل قشر واضح ہو کہ اس کے آگے ذات بحت کو ایک دو راستے پیش آتا ہے

دائرہ کمالات اولوالعزم

ایک بجانب حقائق انبیا اور ایک بجانب حقائق الٰہیہ خاندان مجددیہ مظہریہ سعیدیہ میں بعد کمالات حقائق الٰہیہ کی سیر کراتے ہیں اور خاندان مظہریہ للہیہ میں بعد کمالات حقائق انبیا کے چونکہ راقم الحروف بھی اسی سبب سے بعد کمالات حقائق انبیا لکھا ہے

حقیقت ابراہیمی

دائرہ حقیقت ابراہیمی

مقام خلت از بس شگرف و کثیر البرکات ہی اس مقام میں انبیا تابع حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور حضرت حبیب رب العالمین علیہ من الصلوٰۃ اکملہا باتباع ملت ابراہیم حنیفا مامور ہیں اور اسی واسطے آنحضرت صلعم نے برکات مطلوبہ اپنی کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صلوٰۃ و برکات سے تشابہ کیا ہے کہ اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علے آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد و علے آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید فرمایا ہے پس اس سے ہی خیر و برکت اس مقام کی دریافت کرنا چاہیے اس جگہ سالک کو انس خاص حضرت حق سبحانہ سے پیدا ہوتا ہے اور تمام خلائق سے اسقدر بے التفاتی ہو جاتی ہے کہ کسی کی توسط پر راضی نہیں ہوتا گویا کہ واما الیک فلا حاجت لی کا مصداق ہوتا ہی درود مذکورہ بالا تین ہزار مرتبہ پڑھنا اس جگہ ترقی بخش ہے

حقیقت موسوی

دائرہ حقیقت موسوی

مقام محبت صرفہ ذاتیہ حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتے ہیں پیغمبر بتابعت حضرت کلیم اللہ علیہ السلام اس مقام پر پہونچے ہیں اس مقام میں کیفیت عجیب بقوۃ تمام ظاہر ہوتی ہے اور باوجود ظہور محبت ذاتی شان استغنائی و بے نیازی بھی ظاہر ہوتی ہی اور یہی بھید ہی کہ بعض مواضعات پر حضرت کلیم اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلمات گستاخانہ سرزد ہوئے کما قال اللہ سبحانہ حکایۃ عن قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان ھی الا فتنتک اور ایک قسم کا اس جگہ شور و شوق بھی پیدا ہوتا ہے کہ منشاء رب ارنی انظر الیک ہے لیکن جو شور و شوق قلب میں ہوتا ہے وہ اور ہی اور یہ ہے وہ موجب شورش ہے اور یہ

باعث کمال اطمینان و وسعت و بیرنگی باطن و لذت طاعت و حلوائے ایلام و انعام محبوب ہوتا ہے
درود شریف اللھم صل علی محمد و آلہ و اصحابہ و علی جمیع الانبیاء والمرسلین خصوصاً علی کلیمک موسیٰ بتعداد
مذکورہ بالا ترقی بخش ہے **حقیقت محمدی** (دائرہ حقیقت محمدی) یہ مقام محبت و محبوبیت ممتزجہ
وابستہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے اس مقام میں تابع کو اپنی متبوع سے
ایسی شباہت و مناسبت پیدا ہو جاتی ہے کہ گویا تبعیت درمیان سے اٹھ گئی اور امتیاز تابع
و متبوع زائل ہو جاتا ہے اور ایسا متوہم معلوم ہوتا ہے کہ گویا تابع و متبوع دونوں ایک ہی چشمہ سے
پانی پیتے ہیں و ہم آغوش ایک کنار و ایک بستر میں مگر تابع اپنے تئیں طفیلی اپنے متبوع کا جانتا ہے و
معنی قول امام ربانی مجدد الف ثانی کہ خدا را از آن دوست میدارم کہ رب محمد است اسجگہ ظاہر ہوتے
ہیں اس مقام میں جمیع حرکات و سکنات دینی و دنیوی میں اتباع محبوب رب العالمین سید المرسلین
مرغوب ہوتا ہے درود اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و اصحاب سیدنا محمد افضل صلوٰتک
بعدد معلوماتک و بارک وسلم بتعداد مذکورہ بالا ترقی بخش ہے **حقیقت احمدی** (حقیقت احمدی)
یہ مقام محبوبیت ذاتیہ صرفہ سے ناشی ہے اور یہ نسبت حقیقت سابق کے حضرت ذات سے ایک
مرحلہ نزدیک ہے اور حکم روح رکھتی ہے کیونکہ حقیقت سابق حضرت صلعم کی تعین جسدی ہے
اور یہ تعین روحی اس جگہ علو نسبت باشعشان انوار ظہور فرماتی ہے اور یہ عجیب و غریب کیفیت
حاصل ہوتی ہے امام الطریقہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی نے رحمۃ اللہ علیہ اس مقام کے
ایضاح میں اس طرح فرمایا ہے کہ حضرت پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسمی بدو اسم است کہ ہر دو اسم
مبارک او در قرآن مجید مسطور است فرمود محمد رسول اللہ و در حکایت بشارت روح اللہ اسمہ احمد

و ہر کدام این دو اسم مبارک را ولایت علیحدہ است ولایت محمدی ہر چند ناشی از مقام محبوبیت اوست علیہ الصلوٰۃ
والسلام اما آنجا محبوبیت صرف کائن نیست مزجی از انشاء محبیت نیز دارد اگرچہ آن مزاج بالاصالت او را ثابت
نباشد اما منشأ مقام محبوبیت صرف است و ولایت احمدی ناشی از محبوبیت صرف است کہ شائبہ محبیت را درین ولایت مساغی نیست
قدم است و یکے را اجلاء مطلوب نزد کبریاست و محب مرغوب تر چہ محبوب ہر چند در محبیت تمامتر بود و استغنا و بے نیازی او را کالعدم
در نظر محب نیازتر آید و عقائر نماید و بیشتر محبوب را بخود جذب سازد و شیفتہ و دلدادہ تر گرداند نہ تنہا آن قسم نیاز آمدہ است بلکہ آن
تیار پروائے اوست و مراد از افراط عشق است سبحان اللہ احمد عجب اسمی است سامی کہ مرکب از کلمہ مقدسہ واحد است و از حلقہ

حرف میم کہ از غوامض اسرار الٰہی است جلشانہ در عالم بیچون گنجائش ندارد کہ در عالم چون تعبیر از ان سر مکنون بغیر از حلقہ میم توان کرد اگر گنجائش میداشت حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ بان تعبیر میفرمود واحد احد است کہ لاشریک لہ است وحلقہ میم طوق عبودیت است کہ بندہ را از سوی او متمیز گردانیدہ است پس بندہ ہمان حلقہ میم است ولفظ احد از برائے تعظیم او آمدہ است واظہار واختصاص او کردہ علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام سے چو نام اینست نام آور چہ باشد ؛ نکو مرکز بود از ہر چہ باشد ؛ بعد از ہزار سال کہ آنرا تا بہ شیری نہادہ اند در تغیر امور عظام معاملہ آن ولایت باینولایت کشید و ولایت محمدی بولایت احمدی انجامید وکار و بار از دو طوق عبودیت بیک طوق رسید و بجائے طوق تخمین حرف الف کہ رمز سے از رب او ست متمکن گشت تا محمد احمد شد علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام بیانش آنست کہ دو طوق عبودیت عبارت از دو حلقہ میم است کہ در اسم مبارک محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وبارک اندراج یافتہ است تواند بود کہ آن دو طوق اشارت بدو تعین او باشد علیہ وعلےٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام یکے از ان دو تعین جسدی بشری است ودوم تعین روحی ملکی ودر تعین جسدی ہر چند بواسطہ عروض وت فتور رفتہ بود وتعین روحی قوت گرفتہ اما اثر آن تعین باقے ماندہ بود ہزار سال بالست تا آن اثر نیز زائل شود ونشاق انجملہ تعین نماند وچون ہزار سال آخر آمد واثرے از ان تعین نماند ویک طوق عبودیت از ان دو طوق گسستہ شد وتر واسے وفنائی بان طاری گشت والف الوہیت کہ آنرا در رنگ بقاے بار توان گفت بجائے آن نشست ناچار محمد احمد گشت وولایت محمدی بولایت احمدی انتقال فرمود پس محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ عبارت از دو تعین آمد واحمد کنایت از یک تعین باشد وبس این اسم بحضرت اطلاق اقرب باشد واز عالم دور تر بود سوال فنا وبقا کہ مشائخ قرار دادہ اند وولایت را بان مربوط ساختہ بچہ معنے است واین فنا وبقا کہ در تعین محمدی گفتہ شد بکدام معنے جواب فنا وبقا کہ ولایت بان مربوط است فنا وبقا شہودیست اگر فنا وزوال است باعتبار نظر است واگر بقا وثبات است ہم باعتبار نظر آنجا صفات بشری رستگار است نہ زوال وخفاء این تعین ہمچنین است بلکہ انجا صفات بشری را زوال وجودی متحقق است وانقلاع از جسدی بروحی کا این دو جانب بقا این جا نیز ہر چند بندہ حق نشود واز بندگی نہ برآید اما بحق نزدیکتر افتد وسعت بیشتر پیدا میکند واز خود دور تر شد احکام بشری از وے مسلوب دیگر دو بسط حقیقت

احمدی حبّ صرفہ — دائرہ حب صرفہ — پیش آتا ہے علو و برنگی اس مقام کے بسبب قرب ذات مطلق ولا تعین بیان نہین ہوسکتی اول چیز کہ گنجینہ مخفی سے ظہور پذیر ہوئے یہی حب ہے اور یہی حب منشاء وبدا خلق ہے اگر یہ حب نہوتی در ایجاد نکھلتا چنانچہ حدیث شریف کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف اس پر نص قاطع ہے یہ مقام خاص جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے پچھلے حقائق اس مقام کے ظل ہین سر حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک اس سے دریافت ہوتا ہے دیگر حقایق انبیا کا اسجگہ کچھ نشان نہین ملتا اُسکے بعد لا تعین ہے کہ سیر قدمی کی اسجگہ گنجایش نہین ہے البتہ سیر نظری ہوتی ہے اور یہ

دائرہ لاتعین

سیر نظری ذات بحت وصفات ثمانیہ یعنی تکوین وقدرت وسمع وبصر وکلام وعلم وحیاۃ واُن کے اصول واصول اصول مین ہوتی ہے حقیقت کعبہ

دائرہ حقیقت کعبہ

یہ مقام سرادقات عظمت وکبریاے ذاتیہ الٰہیہ ہے اسجگہ باطن سالک پر ایک ہیبت وارد ہوتی ہے اور جب اس مقام مین فنا وبقا حاصل ہوجاتی ہے تو سالک توجہ ممکنات اپنی جانب پاتا ہے حقیقت قرآن

دائرہ حقیقت قرآن

عبارت مبدء وسعت بیچون حضرت ذات سے ہے اسجگہ نکات واسرار مقطعات ومتشابہات ظاہر ہوتے ہین اور وقت قرأت زبان فارسی حکم شجرہ رکھتی ہے بلکہ بسا اوقات تمام قالب حکم زبان پیدا کرتا ہے اور غالباً علامت انکشاف انور قران مجید ایک ثقل باطن عارف پر ہوتا ہے گویا انا سنلقی علیک قولاً ثقیلا اس سے مراد ہے حقیقت صلوٰۃ

دائرہ حقیقت صلوہ

عبارت کمال وسعت بیچون حضرت ذات سے ہے یہ مقام جامع جمیع کمالات ہے اگر حقیقت کعبہ ہے وہ بھی جزو صلوٰۃ ہے اور اگر حقیقت قران ہے وہ بھی جزو صلوٰۃ ہے جس شخص کو اس مقام سے مناسبت تامہ پیدا ہوجاتی ہے وہ بروقت نماز گویا از نشاء دنیوی سے خارج اور نشاء اخروی مین شامل ہوجاتا ہے اسجگہ سیر حقایق انبیا ختم ہوتی ہی اور سالک کو حقایق الٰہیہ کی سیر کرائی جاتی ہی وہ مضمون حدیث ان تعبد اللہ کانک تراہ بوجہ کمال ظاہر ہوتا ہی اور جو دولت کہ مخصوص بآخرت ہے اس سے حظ وافر حاصل ہوتا ہی ارحنی یا بلال وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ اسجگہ کھلتا ہے صاحب فتوحات مکیہ نے لکھا ہے کہ صوم سے

کہ ترک اکل و شرب اوس مین ہوتا ہے صفات صمدیت مین شامل ہوتا ہے اور نماز سے کہ عابد و معبود کا امتیاز کرتا ہے غیر اور عبدیت مین اتا ہے امام الطریقہ حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہین کہ صاحب فتوحات کا یہ کلام نعبی سیر توحید وجودی ہے کہ جس کا منشا وسکر و عدم اگاہی از حقیقت نماز ہی جو لوگ کہ سماع و وجد و تواجد در قص و رقاصی کے خوگر ہین اگر شمہ بہی حقیقت صلوۃ سے آگاہ ہوتے تو ہرگز اوس طرف خیال نکرتے مگر کیا کرین چون ندید ند حقیقت رہ افسانہ زدند **معبودیت صرفہ** (معبودیت صرفہ) یہان کیسکی مجال قدم زدن نہین عابدی و معبودی مین گنجائش قدم ہی مگر جب معاملہ معبودیت صرفہ پر پہونچا تو پہر قدم کجا مگر الحمد للہ کہ سیر نظری کو اس جگہ جا بزرکہا ہے اور بقدر استعداد گنجائش رکہی ہے بلا بودی اگر این ہم نبودی۔ شاید کہ قف یا محمد اسی کوتاہی قدم سے اشارہ ہے سیر نظری و سیر قدمی سے یہ مراد نہین ہے کہ وہان شہود و مشاہدہ ہے یا قدم رکہنے کی گنجائش ہے بلکہ یہ سیر از قبیل متشابہات ہین من لم یذق لم یدر یہ ایک وصول مجہول الکیفیۃ ہی اگر صورت مثالیہ مین نظر آیا تو اوسکو سیر نظری کہا اور اگر وصول قدمی ہوا تو سیر قدمی کہا و اگر نہ وہان نظر کجا اور قدم کہان اسجگہ عبادت صلوتیہ سے حدت نظر و ترقی بصر کو ترقی ہوتی ہے **واضح** ہو کہ طے مقامات مجددیہ توجہ و التفات پیر کامل مکمل پر موقوف ہے اور بلا توجہ پیر کامل مکمل پائے سعی لنگ ہے ایسا شخص جسکی بسنت صحبت مین یہ مقامات حاصل ہون النادر کالمعدوم ہین کاتب الحروف کے علم مین اسوقت حضرت مرشدنا و قبلتنا حضرت مولینا حافظ **غلام نبی** صاحب احمدی للہی مدظلہم العالی کیجدنت با فر و سعادت مین تو البتہ یہ مقامات بوجہ احسن **حاصل** ہو سکتے ہین اللہ تعالی نے اونکو تسلیک مقامات مجددیہ مین ایسی قوت قدسیہ عطا فرمائی ہے کہ جس کا نظیر حکم عنقا سے مغربی رکہتا ہی وسنتی مین بڑا فرق ہے **سہ** قدر این مے نشناسی بخدا تا نچشی ؎ باوجودیکہ جہان خصوصاً ہندوستان پر از کفر و شرک و بدعت و وہابیت ہی مگر مبدء فیاض نے حضرت مرشدنا مولینا کو ایسا سراپا تاثیر بنایا ہے کہ بارہا ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بمجرد تلقین مقام سالک پر فیوض و برکات اوس مقام کے وارد ہو جاتے ہین اور قوت تسلیک مقامات اس سے قیاس کرنا چاہیے کہ کسیکو صرف ایک مہینہ کے عرصہ مین اور کسی کو ہر ایک مقام پر صرف سات سات توجہ فرما کر طے سلوک مجددیہ کرا دیا ہے اور سالک نے بقدر اپنی استعداد کے ہر مقام کا بخوبی امتیاز کیا وہذا من اعجب العجوبات

ومن اعظم التصرفات اس وقت تک حضرت کی خدمت سراپا برکت مین چالیس کے قریب آدمی عبارہ مقامات مجددیہ حاصل کر چکے ہین اور اجازت صغری وکبری تک تو اس قدر پہونچے کہ شمار نہین اللہ تعالے حضرت کی عمر شریف مین برکت کرے کہ وجود مسعود ایک آیت آیات الٰہی ورحمت رحمتہاے رب العالمین سے ہی ؛

ز اقتضاے خطا تا غایت مضرب زمین امروز
نباشد ہیچ کس مانند او از نوع انسانی
ز اقطاب جہان دعوائی ہمتائیش منزہ
نہار اگر سزد با مہر تابان لاف رخشانی
ز خورشید جمالش نسبت جز خفاش بے بہرہ
بجز احول نہ بیند کس درین عالم ورا ثانی
نشد سید مہر را با فیض او لاف جہانگیری
نباشد چرخ را با قدر او امکان ہمشانی
بجان بشنو بندہ اشش ای آنکہ میخواہی شدن آزاد
ز تسویلات نفسانی وتلبیسات شیطانی
تمنائے قبولش دارم و دانم کہ نا اہلم
مدد یا روح شاہ نقشبند وغوث گیلانی
سگم از سگ بسے کمتر تو نجم الدین صفت جانا
برین سگ بنگر از روے کرم زان سان کہ میدانی

لیکن جس شخص کو ان مقامات کی بشارت ملے وہ یہ نہ خیال کرے کہ مین مثل اولیاء متقدمین ہوگیا ہون اور مقامات مذکورہ مین مثل اون حضرات کے رفعت وقوۃ پیدا کرلی ہے یہ خود عجب دیدا ہے واضح ہو کہ نسبت حضرات مجددیہ بالکل ایسے ہے جس طرح کہ آئینہ کو آفتاب کے مقابل مین کرین تو نور آفتاب آئینہ مین منطبع ہوجاتا ہے اسی طرح اس طریقہ مین بھی انوار پیر کا پر تو باطن پیر پڑتا ہے پس بعد یہ تو یہ پڑنیکے اگر مرید استاد بحفاظت رکھے اور اوس کی پرداخت کرے تو انشاء اللہ تعالے متحقق ہوجائیگا بلکہ اگر مرد خوش استعداد ہے اور جد وجہد کرے تو کچھ بعید بھی نہین کہ شریک دولت مشایخ کبار ہوجاے کہ کوئی کمال بجز مرتبہ نبوت ختم نہین ہوا اور مبدء فیاض مین بخل ودریغ ممکن نہین بقول شخصی سے فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ۔ دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد ۔

مقام پانچوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے ملفوظات مین

ایک روز شب کے وقت حضرت نے یہ اشعار مولینا روم کے ۔ عشق معشوقان نہانست وستیر ۔ عشق عاشق با دو صد طبل ونفیر ۔ لیک عشق عاشقان تن زہ کند ۔ عشق

معشوقان خوش وفربہ کند - مگر بکمال لطف وکیفیت پڑہے بعد ازان فرمایا کہ معشوقون کے عشق کو عاشقون
کے عشق سے بسبب علو کچہہ مناسبت نہین کیونکہ معشوقون کا عشق صرف ذات عاشق کے مشتاق ہے
اور اسمین صفات کا کچہہ لگاؤ نہین بخلاف عشق عاشق کہ اسمین سراسر معشوق کی صفات سے مشتاق
کا لحاظ ہے مگر ہان اگر عاشق بسبب غلبہ واستیلای عشق صفات معشوق سے ذات معشوق پر
گذر جائے تب البتہ اُسکے عشق کو معشوق کے عشق سے مناسبت ہوجاتی ہے جیسے کہ مجنون عامری
کے اواخر حال کی نقل مشہور ہے والا ابتداء و توسط مین عشق عاشق مین صرف صفات منظور ہوتی ہین
جیسے کہ عشق عاشق مجازی مین خال وخط مدنظر ہوتا ہی اور عشق معشوقان مین سوا ذات عاشق کے
اور کچہہ منظور نہین ہوتا پھر فرمایا کہ صفات کیواسطے بے آرامی وتلوین ضرور ہے اور اسی وجہ سے عشق
عاشق بلبل وتغیر ہوتا ہے اور عشق معشوق مین تمکین یہ موجب نزاری عاشق و فربہی معشوق ہے -
اور یہ جو کہا کہ عشق معشوقان نہانست و ستیر یہ بھی محبت ذاتیہ کی طرف اشارہ ہے لان الذات اخفی من
الصفات واوثق منہا اور یہ حضرت کا فرمانا گویا یحبہم ویحبونہ کے معنے کی رمز و اشارہ و تفسیر کی ہے
ایک روز حضرت چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے کہ ایک درویش خاص نے عرض کی کہ ایک کتاب مین
لکہا دیکہا کہ شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ در ہر چیز رحمت است الا در محبت کہ
در وہیچ رحمت نیست کہ میکشند واز کشتہ دیت میخواہند یعنے سب چیزمین رحمت ہے لیکن محبت مین رحمت
نہین کہ قتل کرتے ہین اور مقتول سے خونبہا مانگتے ہین یہ سنکر حضرت چارپائی سے اٹھ بیٹھے اور قدرے
مراقب رہے بعد ازان خواجہ محمد ہاشم کشمی اپنے خلیفہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ کلام عارف کے
زوال عین واثر سے خبر دیتا ہے جس نے یہ کلام کیا اُسنے گویا اپنا حال کہا ہے ہرچند اُسکے حق
مین رحمت ہے رحمت ہے لیکن وہ بیچارہ معشوق مین باقی اور محقق ہونیکے شوق مین اوس رحمت
کو رحمت نہین جانتا کیونکہ اول جب وہ کشتہ محبت ہوا تہا تو معشوق سے دور تہا اوس وقت اُس
کو معشوق کی خبر وسکن کا حال سننا ہے رحمت ہی رحمت تہا اور جب یہ حاصل ہوگیا
تو رویت کو رحمت سمجہا اور جب یہ بھی حاصل ہوگیا تو قرب کو رحمت جانتا اور جب قرب بھی
ہوگیا تو ہم اغوشی کو رحمت سمجہا اور جب یہ بھی نصیب ہوگئی تو اُسکو بیرحمی سمجہا اور عین معشوق
ہونے کو رحمت سمجہا اور جب عین بھی ہوگیا تو پھر اوس غنیمت کی اور مدارج

ومراتب ہین کہ اون کے شوق مین مراتب حاصل شدہ پر کمی خیال کرنا ہے اور ناحاصل شدہ کا
حصول رحمت سمجھتا ہی اور پھر فرمایا کہ یہ جو کہا ہے کہ از کشتہ دیت میخواہند یعنے مقتول سے خونبہا
مانگتے ہین اس کے یہ معنی ہین کہ اوسنے بدالست خود اپنے تئین کشتہ تصور کیا اور اوس پر معاملہ
فنا وبقا جو گزرا اوس کو دیت یعنی خونبہا سمجھا اور جو کچھ کہتا ہے عالم حیرت مین کہتا ہی اور یہ
معلوم نہین کہ پھر مرتبہ اوس کا قتل کامل نہین ہوا تھا کوئی رمق باقی رکھی تھی بعد قتل ثانی کے ازالہ
رمق باقیماندہ تہا جو بنظر تامل دیکھا تو قاتل کی نظر مین اور رمق ماریک نظر آئی اوس کے ازالہ کیواسطے
پھر سعی کی اس جگہ خونبہا طلب کرنا قاتل کا مقتول سے یہ ہی کہ مقتول اپنی تئین سراپا سپرد قاتل کرے
اس کے بعد اور بھی توجیہہ فرمائی کہ بکشتہ از کشتہ دیت میخواہند سے یہ بھی مراد ہی کہ باوجود فنا،
جس کو کہ زوال عین واثر لازم ہے اس سے بندگی اور وظایف اور تکالیف شرعیہ طلب کرتی ہین
ایک روز حضرت نے فرمایا کہ شیخ علاء الدولہ سمنانی کی یہ رباعی ۔ این ہم بود کز تو دمے برخیزد
امکان وحدث براہ وسوی برخیزد ✣ گر لطف خدا در رسد از راہ کرم ✣ شاید کہ دمے از
تو دوے برخیزد ✣ اون کے زوال عین کیطرف اشارہ کرتی ہے ہر چند کہ اون کے نزدیک وہ
زوال ایک لمحہ سی زیادہ نہین ہے کیونکہ زوال عین جو ہوتا ہے وہ تجلی ذاتی سے ہوتا ہی اور تجلی ذاتی اون کے
نزدیک لمحہ سے زیادہ نہین ہوتی پس زوال عین بھی ایک لمحہ سے زیادہ نہوا اور صاحب فصوص تو بالکل
زوال عین کے قایل ہی نہین کیونکہ اون کے نزدیک عین معلوم ہے پس معلومات الہی سے اگر اوس کو
زوال ہو تو گویا علم الہی منقلب بجہل ہوا اور یہ محال اور اس قسم کے عقاید گمراہی اور زوال اثر کے بھی
یہ بزرگ قایل نہین کیونکہ جب عین نہ زایل ہوا تو اثر کس طرح زایل ہوگا اور بعض صوفیہ کے کلام سے
پایا جاتا ہے کہ عین جاتا رہتا ہے اور اثر نہین جاتا لیکن میرے نزدیک عین واثر دونو جاتے رہتی
جیسے کہ شیخ ابوسعید قدس سرہ کے کلام سے اوسکی صراحت ہوتی ہے اور جو زوال عین مانتے ہین
اور زوال اثر جداگانہ نہین رکہتے اوس سے یہ پایا جاتا کہ اون کا زوال عین کامل نہین ہوا کیونکہ اثر حکم
عرض رکہتا ہے اور عین حکم جوہر جب جوہر نہ رہا تو پھر عرض کجا جب سر نرہا تو درد سر کس طرح رہ سکتا ہے
بعد ازان حضرت نے شیخ منہیہ کی یہ رباعی چشم ہمہ اشک گشت و چشم نگریست ✣ در عشق تو
بے چشم ہمے باید زیست ✣ از من اثرے نماند این عشق از تو چیست ✣ چون من ہمہ معشوق

شدم عاشق کیست بپڑ ہے اور چوتھے مصرع کو مکرر پڑھکر فرمایا کہ اس سے ہمارا اتفاق نہیں ہے بلکہ اسی قول شیخ سمنانی سے کہ تو بی بخیز دو دوی بر بخیزد تا آن اتنا فرق ہے کہ شیخ سمنانی اوسکو برقی کہتے ہیں اور ہین استمراری کیونکہ تجلی ذاتی میرے نزدیک دائمی ہے نہ کہ برقی اور فرمایا کہ زوال عین واثر کو رفع دوئی لازم نہیں ہوسکتی کیونکہ جوہستی کہ ظل کو تہی اپنے اصل سے تہی اس کو وہ اپنی جانتا تہا اور جب اوس نے اصل کو دیدی تو تو ئی بر خیزد کا مضمون صادق آیا کیونکہ تو ئی اسمین وہی امانت تہی جو اوس مین مودع تہی اور اس نے اس کے اہل کے حوالہ کی لیکن دوئی دور نہین ہوسکتی کیونکہ ظل اصل نہیں ہوسکتا ایک روز بتقریب اس کلام صاحب فصوص کے فرماتے ان شئت قلت انہ ای العالم حق وان شئت قلت انہ خلق وان شئت قلت حق من وجہ خلق من وجہ وان شئت قلت بالحیرۃ لعدم التمیز بینہما۔ فرمایا موجود موہوم مین تمیز کرنا اوسیات ہی اور مبہم ہونا اور کچہہ اور اس طرح نفی و انتفا مین نہایت باریک فرق ہے کہ نفی ابتدا اور توسط مین ہوتی ہے اور انتفا انتہا مین اور اوسی تقریب مین فرمایا کہ ہمارے خواجگان قدس اللہ تعالی اسرارہم کے طریقہ مین تعلیم و تعلیم اسم ذات و نفی اثبات دو نو جاری ہین لیکن مجہکو جو آگاہ کیا ہے وہ یہ ہی کہ اسم ذات کو جذبہ سے مناسبت ہی اور نفی اثبات کو سلوک سے مگر چونکہ اس طریقہ مین جذبہ سلوک پر مقدم ہے اسلئے اس ابتدا مین اسم ذات تعلیم کرتے ہین اور جب سلوک مین قدم رکہتا ہے تو نفی اثبات تعلیم کرتے ہین ایک روز حضرت خلوت مین تشریف رکہتے تہے چند خادم ہی حاضر تہے ایک نے عرض کی کہ اس کا کیا سبب ہے کہ محافل و ہنگاموں مین ظہور نسبت زیادہ ہوتا ہے اور خلوت اور تنہائی مین کمتر ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہی بہید ایک شخص نے حضرت خواجہ احرار سے دریافت کیا تہا اوس کے جواب مین فرمایا کہ ہمارے خواجگان کی نسبت محجوب ہی اور قاعدہ ہے کہ جب محجوب کو خلوت مین بلاتے ہین تو شرماتا ہے بعد اوس کے حضرت نے فرمایا کہ حضرت خواجہ کا یہ جواب لطیف و ظریف ہی لیکن حل اس کا دقیقہ کا کیا خواجہ محمد ہاشم کشمی نے جو کہ اوسوقت موجود تہے عرض کی کہ حل کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اصل یہ ہے کہ ظاہر و باطن مین آپس مین نسبت الفت آشنائی و ہمنشینی ہی کہ دوستوں اور ہمنشینوں مین محبت ہوتی ہے اور سالک کا ہر دو نو یعنے ظاہر و باطن اپنی اپنی کام مین مثلاً باطن توجہ و مراقبہ و حضور و ظاہر و گیر امور حسنہ مین مشغول رہتی ہے اور محافل و ہنگاموں مین بسبب کثرت اختلاط خلق ظاہر باطن کی

ہمنشینی و مجالست سے رہجاتا ہے اوسوقت باطن ہی کام مین سرگرم اور مشغول ہوتا ہے یہ سبب ہے کہ اوسوقت غلبہ حضور و حلاوت زیادہ ہوتی ہے اور جس وقت سالک سکوت مین بجاتا ہے اختلاط خلق سے چھوٹ جاتا ہے اور باطن کیطرف بوجہہ نجبت سابقہ مصاحب ہوکر مختلط ہو جاتا ہے ناچار باطن کے حضور توجہ مین فرق آجاتا ہے خواجہ محمد ہاشم کشمی نے عرض کی کہ اکثر ہوتا ہے کہ سالک کو خلوت بلی نسبت بہ مجالس کے زیادہ حلاوت ہوتی ہے اس کا کیا سبب ہے حضرت نے فرمایا کہ اوس کا باطن قوی تر ہوگیا ہی اور ظاہر پر غالب آگیا ہے بلکہ اوس نے اوس کو بھی اپنے رنگ مین کرلیا ہے اس سبب سے آرام زیادہ آتا ہی حضرت نے فرمایا کہ جس طرح ذات اوسبحانہ تعالی ادراک مین نہین آتی اسی طرح صفات اوتعالی بھی ادراک و مراقبات مین نہین آیئن اور جو کچہہ کہ مراقبات وادراک مین آتا ہے وہ ظلال صفات ہے اور یہ ہی بیر مختار ہی اور چاہیئے کہ بحکم اذکرونی یاد الہی مین مستغرق رہے تاکہ اللہ تعالے بوعدہ اذکرکم تمکو یاد کرے ذکر بغرض حصول احوال و مکاشفات نکرے اور کوئی مطلب دل مین نرکہے بلکہ بیغرضانہ طور پر بدکرو عبودیت مشغول رہے اگر قبول کرے اور جو کچہہ عطا فرمائے اور موافق اعتقاد اہل سنت وجماعت ہو اعتماد کرے اور تبرانہ ہل من مزید مترانم ہو ورنہ اعتبار نکرے فرمایا کہ اللہ تعالی کا شکر یہ ہے کہ باوجود حصول کمالات ذاتیہ و رعایت تنزیہ اوسبحانہ مراقبات صفات مین کمال خوف و حیرت ہوتی ہے بعض مشایخون کو مین نے سنا ہے کہ مبتدیون کو مراقبہ ذات سبحانہ فرماتے ہین اور اوس کو نور بیرنگ محیط تمام عالم بتلاتے ہین اور اون مراقبہ والون کے بیان سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ اوس نور کو بسیط و عریض خیال کرتے ہین حق سبحانہ ایسے مخیلات سے منزہ ہی اوتعالی بسیط حقیقی ہی کہ اوس جگہ طول و عرض کی گنجایش نہین ہے ایک روز حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ صوفیہ علیہ سے دین محمدی کو بڑا فایدہ پونچا اور صدہا ہزارہا ادمی اون کی برکت سے گمراہی سے نکل کر کمالات کو پہونچے اور بہت سے اسرار غامضہ کتاب وسنت کی اون کے کشف سے ظاہر ہوئے لیکن بعض ارباب سکر اس طایفہ سے ضرر بھی دین متین کو پونچا کہ حالت مستی مین جو اون سے کلمات سرزد ہوئے اون کو ناقصون نے اپنا تکیہ کلام اور سند بنائی لیکن اللہ تعالی کو اون سے ان کلمات کی ظاہر کرانے مین حکمت ہوگی اور اون سے یہ کلمات بحکم تخلقو باخلاق اللہ موافق سنت الہی سرزد ہوئے کیونکہ قرآن مجید مین بھی متشابہات مثل ید اللہ واستوی علی العرش وغیرہ واقع ہین کہ جس سے بعض فرقون نے اللہ

تعالیٰ کا جسم ثابت کیا اور گمراہ ہوئے حالانکہ اللہ تعالے اون کی گمراہی سے واقف تہا بلکہ ان کلمات
کے سرزد ہونے مین متابعت سنت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بہی پائی جاتی ہے کیونکہ حضرت جنابت
صلعم نے بہی فرمایا ضحك الله وان الله خلق آدم علی صورته ورایت ربی فی سکك المدینة
علی صورۃ امرد شاب ووضع الله یده علی کتفی فوجدت برد ها۔ حالانکہ انبیا
خصوص جناب سید المرسلین صلعم کمال صحو مین تھے پس اگر صوفیہ سے اس قسم کے کلمات صادر ہوتے
تو کوئی جگہ بعن طعن کی نہین ہے پہر فرمایا کہ مین نے اپنی تئین ہمہ تن سپرد شریعت کردیا ہے میری زبان
قلم سے بہی بعض کلمات سکر امیز سرزد ہوئے ہین دیکھیے ظاہر ہین اوس سے کیا مطلب نکلتے ہین فرمایا
علوم و معارف مین ترجمان توحید و حال ہین اگر کچہ تناقض و تدافع واقع ہو تو اوسکو اختلاف احوال علیحدہ
اور ہر مقام کے معارف جدا ہوتی ہین اور اختلاف احوال و اوضاع پر غور کرنی سی تناقض و تدافع مرتفع ہوجاتے
ہین فرمایا کہ سرگرمی ارشاد و اوضاع پر حمل کرنا چاہئے کیونکہ ہر وقت کے احوال ارشاد کہ حضرت خواجہ جبتک حق کہ
جبتک میرا معاملہ انتہا کو نہ پہونچا تہا اور جب میرا معاملہ انتہا کو پہونچا تو وہ سرگرمی جاتی رہی فرمایا کہ حضرت
خواجہ فرمایا کرتے تھے کہ سمرقند اور بخارا سے تخم لایا۔ اور ہند مین بویا فرمایا کہ حصول برکت وظہور عظمت
کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ باعتبار درجات اوس کے قایل کی ہی جسقدر پڑہنے والا بزرگ ہوگا اوسیقدر
برکت و عظمت زیادہ ہوگی اور ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تہی کہ شاید اس سے زیادہ کوئی آرزو نہو گی کہ
ایک گوشہ مین بیٹھکر تکرار کلمہ طیبہ کرے مگر کیا کیجیے تمام آرزو میسر نہین ہوتین ایک روز فرمایا کہ جو کچہ
مین کیا اور میرے عمل کیا ہین اور جو کچہ مجہہ کو عطا فرمایا ہی محض کرم و فضل سی عطا فرمایا لیکن اگر کچہ بہانہ ہو بہی
ہو سکتا ہے تو یہی ہوسکتا ہے کہ جو کچہ مجہکو عطا کیا ہے بباعث متابعت سرور دین و دنیا عطا کیا
ہی اور جو کچہ نہین بخشا ہی وہ بباعث قصور اتباع نہین بخشا اور اسی تقریب مین فرمایا کہ ایک
روز بہول کر پاخانہ مین بینے داہنا پیر پہلے رکہا اوس روز بندش احوال رہی اخرکار جب کمال
ندامت کی تو احوال نے رجوع کیا ہمیشہ حضرت اپنے اصحاب کو کثرت ذکر و دوام حضور اور مراقبہ
کیواسطی تاکید کرتے تہے اور فرماتے کہ یہ دار دار عمل ہے اور مزرعہ کشت کار چاہیے کہ حضور باطن
کو بہ رعایت آداب اعمال ظاہری جمع کر کے مشغول رہو فرمایا کہ بہت سے آدمی حضرت خواجگان
کے رسائل سے یہ سمجہتے ہین کہ اس طریقہ مین کثرت عمل کے کچہ ضرورت نہین ہے یہ بالکل غلطی

کیونکہ طریقہ خواجگان اتباع اطوار نبوی مین اوفق واوثق ہے ہان اسقدر ہے کہ اس طریقہ مین
چونکہ ابتدا وتوسط مین سکر واستغراق بہت ہوتا ہے اسواسطے مبتدے ومتوسط صرف فرائض و
سنن موکدہ پر اکتفا کرتے ہین معہذا رعایت عزیمت کو اہم مہام سے سمجھتے ہین اور پہر جب بعنایت
ربانی تلوین سے تمکین پر پہونچتے ہین ناچار بکثرت طاعت وعبادت مشغول ہوتے ہین اور اسوقت
مدار کثرت ترقیات کثرت اعمال پر ہے فرمایا کہ لوگ جانتے ہین کہ ریاضت بہوک اور روزہ رکہنے
پر منحصر ہے اور یہ نہین جانتے کہ توسط احوال کہانا اور پینے مین دوام صیام سے افضل ہے
مثلاً کسی شخص کے سامنے طعام لذیذ رکہا ہے اور اوس نے ادہی بہوک کہانا کہا کر ہاتہ ہٹا
لیا یہ مستحب ریاضت لنسبت اوس کے کہ کسی نے طعام نادیدہ امساک کیا ہو فرمایا کہ لوگ ہوس
ریاضت ومجاہدات رکہتے ہین حالانکہ کوئی ریاضت برابر اداب شریعت نہین خصوصاً اداے نماز
جس طرح کہ شارع نے فرمایا ہے نہایت دشوار ہے حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہ لکبیرۃ الا علی الخاشعین
فرمایا کہ احوال تابع شریعت ہے نہ شریعت تابع احوال کیونکہ شریعت وحی سے قطعی ثابت ہوچکی
اور احوال ظنی یہ کشف والہام سے ثابت ہوتا ہے فرمایا کہ بعض درویشان خام ناتمام پر تعجب ہوتا ہے
کہ اپنے کشف پر اعتماد کر کے مخالفت وانکار شریعت غرا ابیضا کرتے ہین حالانکہ اگر موسیٰ کلیم اللہ
جناب رسول صلعم کے عہد مین ہوتے تو اون کو بہی بلا متابعت غرا اور کچہہ چارہ نہ تہا تو اب
پہران کور باطنون کو کیا کہنا چاہئے فرمایا۔ کہ حضرت خواجگان نے فرمایا ہے کہ نسبت ہمارے سب
نسبتون سے فوق ہے وجہہ اوسکی یہی ہے کہ متابعت نسبت سینہ ور عایت عزیمت مین وہ ثابت
قدم ہین اس سبب سے اونکی نسبت بہی سب طریقون سے فوق ہوئی فرمایا کہ شرم آتی ہے کہ در
صورت انفراد واستطاعت وقوت رکوع وسجود مین تہوڑی تسبیحات پر اکتفا کیجائے فرمایا کہ کرامات
وہی معجزات پیغمبر ہین جیسے کہ معجزون سے ترویج دین مراد تہی اسیطرح کرامتون سے بہی وہی مقصد
ہے اس سے علاوہ اولیا ونکا مطلب اظہار خوارق سے کچہہ حصول جاہ وہنر نمائی وشہرت
نہین ہے اور باوجود اس نیت کے اکثر اولیا اظہار خوارق سے اخیر وقت مین نادم ہوئی اور بعضون
کا قول ہے عقوبۃ الانبیا حبس الوحی وعقوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات وعقوبۃ المومنین
التقصیر فی الطاعات اور جس قدر قرب قیامت ہوتا جاتا ہے اور اوسی قدر دین ضعیف ہوتا

جاتا ہے چنانچہ احادیث کثیرہ سے یہ امر ثابت ہے لاجرم خوارق بھی کہ تقویت دین کیواسطے تھیں تقلیل پذیر ہوتی جاتی ہیں خصوصاً جبکہ خیر البشر صلعم کو ہزار سال گذر چکے اور اس مدت کو تغیر دینے میں تاثیر عظیم ہے اولیا عشرت مثل اولیا عزلت غالباً اظہار کرامت سے منع کر دیئے گئے ہیں کہ ظہور خوارق مقتضیات اسم الہادی سے ہی کہ رشد و ہدایت سے تعلق رکھتا ہے ورنہ آخر مقتضی ظہور اسم المضل ہے کہ وابستہ بدعت و ضلالت ہی کہ حدیث شریف میں وارد ہی الحدیث ان بین یدی الساعۃ فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مومنا و یمسی کافرا و یمسی مومنا و یصبح کافرا الحدیث اور فرمایا کہ کرامت کہ ارباب ارشاد کو ضروری ہے یہ ہے کہ مریدان رشید کی تبدیل اخلاق کرائیں اور ایک حال سے دوسرے حال پہ پہونچائیں اور مرید سعادتمند ہر روز اپنے مرشدوں سے کرامتیں مطالعہ کرتا ہے اور اپنے میں آثار تصرف پیر پاتا ہے اور مریدوں کی علاوہ اوروں کو کرامات دکھانا اولیاؤں کو کچھ ضرور نہیں کہ معاملہ ولایت پوشیدہ بہتر ہے قبابے لا یعرفہم غیری اس مدعا پر گواہ صادق ہے اور ایک جگہ تحریر بھی فرمایا ہے کہ خوارق نہ از ارکان ولایت است و نہ از شرایط آن بخلاف معجزہ نبی کہ از شرایط مقام دعوت است لیکن ظہور خوارق از اولیاء اللہ شایع است تخلف کم کند اما کثرت ظہور خوارق بر افضلیت دلالت ندارد و تفاضل آنجا باعتبار قرب الہی است جل شانہ تواند بود کہ از ولی اقرب ظہور خوارق اقل باشد و از ابعد اکثر خوارق کہ از بعض اولیا این امت بظہور آمدہ از اصحاب کرام رضی اللہ عنہم عشر عشیر آن نیامدہ تا آنکہ افضل اولیا بمرتبہ ادنی اصحابی نرسد نظر بہ ظہور خوارق از کوتہ نظریست و دلیل است بر قصور استعداد تقلیدی کہ شایان قبول فیض نبوت و ولایت جامعہ اند کہ استعداد تقلیدی در ایشان غالب است بر قوت نظر ایشان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے بواسطہ ان قوت اصلاً محتاج علم نگشت و ہمذا اسبق سابقان این امت آمد و ابوجہل لعین بواسطہ قصور ہمیں استعداد باوجود ظہور چندین آیات باہرہ و معجزات قاہرہ بدولت تصدیق نبوت مشرف نشدہ اور فرمایا کہ خوارق دو قسم کے ہوتے ہیں قسم اول ظہور علوم و معارف الہی ہے کہ ذات و صفات و افعال واجبی سے علاقہ رکھتے ہیں اور وراء طور عقل و نظر ہے اور یہ قسم خاص ارباب حق اہل معرفت کو نصیب ہے قسم ثانی کہ معاملات کرنے سے تعلق رکھتی ہی اس میں محق و مبطل سب شریک ہیں قسم اول اللہ تعالے کے نزدیک مکرم ہے کہ اولیاء خاص بلا شرکت غیر اوس سے مشرف

ہین قسم ثانی عوام مین معتبر ومحترم ہے بلکہ اگر اس قسم کی اہل استدراج سے صادر ہو تو کچھہ عجب نہین کہ لوگ اوس کو پرستش کرنے لگین اور برخلاف اُسکے قسم اول کو عوام لوگ خوارق سے نہین جانتے کوئی خیال کرے کہ جو علم مخلوقات سے تعلق رکہتا ہو اوس مین کیا رکہا ہے بلکہ یہ علم تو اس قابل ہے کہ نسیاً منسیا کر دیا جائے تاکہ مخلوقات اور اون کے حالات سب سہو ہو جاوین معرفت الہی احترام واعزاز کے شایان ہے لیکن اس موقعہ پر پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز۔ بسوخت عقل کہ این چہ بوالعجبی است ٭ اور یہی وجہ ہی کہ متقدمین مین مثل شیخ جنید بغدادی سے کہ طائفہ کے سید ہین شاید کہ دس کرامتین نقل کین ہین اور اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے حال سے خبر دی ہے ولقد اتینا موسیٰ تسع آیات بینات کرامات و خوارق دلیل افضلیت نہین ہے اور نہ قلت علامت نقص اور نہ ظہور خوارق داخل ماہیت ولایت بلکہ اوس کے لوازم سے ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ولی سے کرامت ظاہر ہو جاوے اور اوس کو خبر نہو۔ فرمایا کہ ابتداء تعلیم مین عموماً دل کا ذاکر ہو جانا اور جذب پیدا ہونا ہمارے حضرت خواجہ کے انعامات و برکات سے ہے ہرچند کہ پہلے بہی یہ معمول تہا مگر ابتداء تعلیم مین اسقدر عموماً نہوتا تہا فرمایا کہ ایک روز مین نے حضرت خواجہ سے اس کا سبب دریافت کیا تہا تو اونہون نے فرمایا تہا چونکہ اب طلباء کی ہمت بہ نسبت سابق کے بہت کم ہو گئی ہے اس سبب سے یہ بات اختیار کی تاکہ بلا مجاہدہ و مشقت اول کو یہ بات حاصل ہو جاوے کہ اونکی برودت مبدل بحرارت ہو جاوے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کمال عنایت ہے کہ کوئی کوچہ کوچہائے فقر سے نہین رکہا کہ اوس مین مجہکو عبور نہو اور طالب حسب استعداد خود جس طریقہ مین سلوک کرتا ہی اوسکو تکمیل مین پہونچا دیتا ہون ٭

مقام چہٹا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے مکتوبات مین

چون طالبے پیش شیخے بیاید باید کہ شیخ اورا اول استخارہ فرماید از سہ استخارہ تا ہفت استخارہ تکرار نماید بعد از استخارہا اگر تذبذبے در طالب پیدا نشد شروع در کار او نماید فایدہ اقبال قلب شیخ کامل مکمل یہی تا مقام استخارہ ہے اور اگر استخارہ کرے تو نور علی نور ہے ۲ اول اورا طریق توبہ تعلیم دہد و در حصول توبہ بقدر اجمال اکتفا نماید و تفصیل آنرا بمرور ایام حوالہ کنند کہ ہمت درین ایام

بسیار قاصر اند اگر اول تکلیف تحصیل تفصیل توبہ کردہ شود ناچار حصول آن مدتے طلبد وشاید درین مدت فتورے در طلب آورد واز مطلب باز ماند بلکہ توبہ را ہم سر انجام ندہد لہذا ازان طریقے کہ مناسب استعداد طالب است تعلیم نماید وذکرے کہ ملایم قابلیت اوست تلقین فرماید وتوجہے بکار او درکار دارد والتفاتے بحال او مرعی نماید وآداب وشرایط راہ را باو بیان سازد ودر متابعت کتاب وسنت وآثار سلف صالحین ترغیب فرماید ووصول مطلوب را بے متابعت این محال داند واعلام نماید کہ کشوف ووقایع کہ سر موے مخالفت بکتاب وسنت داشتہ باشد اعتبار نکند مستغفر باشد وتصحیح عقاید بمقتضاے آراے فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت نصیحت نماید وتعلیم احکام فقہیہ ضروریہ وعمل بموجب ان تاکید فرماید کہ طیران درین راہ بے این دو جناح اعتقادے وعملے میسر نیست وتاکید نماید کہ در لقمہ محرم ومشتبہ را احتیاط نیک مرعی دارد وہر چہ یابد نخورد واز ہر جا کہ یابد تناول نہ نماید تا فتوی شریعت غرا دران باب راست نکند بالجملہ در جمیع امور کریمہ ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا را نصب عین خود سازد۔ حال طالبان از دو امر خالی نیست یا از اہل کشف ومعرفت اند یا از ارباب جہل وحیرت اما بعد طے منازل ودفع حجب ہر دو طایفہ واصل اند در نفس حصول مرتبے نسبت یکے را بر دیگرے چنانکہ دو شخص بعد از طے منازل بعیدہ بکعبہ میرسید یکے منازل راہ را تماشا کردہ رفت وتفصیل ہر کدام از منازل را بقدر استعداد خود دانستہ رسید ودیگرے از منازل راہ چشم دوختہ رفت وتفصیل اطلاع نایافتہ بکعبہ رسید ہر دو شخص در نفس وصول بکعبہ مساوی اند ہیچ کدام را زیادتی نسبت درین وصول بر دیگرے باید دانست کہ بطور تاثر علامت نقصان استعداد نیست گروہے باشند تام الاستعداد کہ باین بلا مبتلا گردانند ایضاً نصیحت بہ اصحاب ارشاد محافظت کنند کہ امرے صادر نشود کہ باعث نفرت خلائق گردد کہ وبال عظیم است نفرت خلق مناسب حال ملامتیہ است کہ بشیخی ودعوت کار ندارد بلکہ مقام ملامت نقیض مقام شیخی است مبادا این دو مقام غلط نمایند ودر عین شیخی آمیزے ملامت کنند کہ ظلم عظیم است ودر نظر مریدان خود را متجمل دارند ودر اختلاط وموانست با مسترشدان افراط ننمایند کہ باعث استخفاف است کہ منافی افادہ واستفادہ ست ودر محافظت حدود شرعیہ نیک رعایت نمایند مہما امکن عمل برخصت تجویز نکنند کہ ہم منافی این طریقہ علیہ است وہم مناقض دعواے متابعت سنت سنیہ

عزیزی فرمودہ است ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین چہ ریائے عارفان از برای انجذاب
قلوب طلاب است بجناب قدس خداوندے جلسلطانہ پس ناچار از اخلاص مریدان بهتر باشد ایضاً
اعمال عارفان اسباب تقلید ست مر طالبان را در اتیان اعمال اگر عارفان عمل نکنند طالبان محروم
مانند پس عارفان ریا برائے آن کنند تا طالبان بآن اقتدا نمایند این ریا عین اخلاص ست بلکہ
بهتر از اخلاص کہ از برائے نفع خود باشد اینجا کسے گمان نکنند کہ عمل عارفان محض از برائے تقلید
طالبان است و عارفان را بعمل احتیاج نیست عیاذاً باللہ سبحانہ این عین الحاد و زندقہ
است بلکہ عارفان در اتیان اعمال بسائر طالبان برابراند و از نتائج اعمال هیچکس را استغنا نیست نهایت
ما فی الباب در اعمال عارفان گاہ است کہ نفع طالبان کہ مربوط بتقلید است نیز ملحوظ است و بآن اعتبار
از ریا می نامند بالجملہ در قول و فعل نیک محافظت نمایند کہ اکثر خلائق درین اوان هنگام طلب اندکارے
بوقوع نیاید کہ منافی این مقام باشد و جہال را طعن اکابر رساند از حضرت حق سبحانہ تعالی استقامت
طلبند ایضاً مدار این طریق بر دو اصل ست استقامت بر شریعت بجد بلکہ بر ترک ادنائے آداب آن
راضی نباید شد و رسوخ و ثبات ست بر محبت و اخلاص شیخ طریقت برہنجی کہ اصلا بروی مجال اعتراض
ننمایند بلکہ جمیع حرکات و سکنات او زیبا و محبوب در نظر مرید در آید عیاذاً باللہ سبحانہ در ادائے از امور
کہ باین دو اصل متعلق است خللے واقع شود و اگر بعنایت اللہ سبحانہ این دو اصل مستقیم است سعادت
دنیا و آخرت نقد وقت است ایضاً بدانے کہ منامات و واقعات شایان اعتماد و اعتبار نیست
اگر کسے خود را در خواب بادشاہ دید یا قطب وقت یافت فی الحقیقت نہ چنین است بیرون خواب
و واقعہ اگر بادشاہ شود یا قطب گردد مسلم ست پس از احوال و مواجید ہر چہ در بیداری و افاقت ظاہر
شود گنجائش اعتماد دارد و الا فلا بدانکہ سالکان این راہ از دو حال خالی نیستند مرید اند یا مراد اگر مراد اند
طوعاً لہم براہ انجذاب و محبت ایشان را کشان کشان خواہند برد و بمطلب اعلیٰ خواہند رسید
و ہر ادبی کہ در کار شود بتوسط یا بے توسط تعلیم شان خواہند شد و اگر زلتے واقع شود زود متنبہ
خواہند فرمود و بران مواخذہ نخواہند کرد و گرچہ پیر ظاہری احتیاجے داشتہ باشند بے سعی ایشان
بآن دولت دلالت خواہند فرمود بالجملہ عنایت ازلی جلسلطانہ متکفل حال این بزرگواران ست
بسبب یا بے سبب کار ایشان را خواہند کرد واللہ یجتبی من یشاء و اگر مرید اند کار ایشان بے

توسط پیر کامل مکمل دشوار است پیرے باید که بدولت جذبه و سلوک مشرف شده باشد و بسعادت
فنا و بقا مستسعد گشته و سیر الی الله تعالی و سیر فی الله و سیر عن الله بالله و سیر فی الاشیاء بالله
را باتمام رسانیده و اگر جذبه او بر سلوک او مقدم است و تربیت مرادان مربی شده کبریت احمر
است کلام او دوا است و نظر او شفا احیاء دلهاء مرده بتوجه شریف او منوط است و تازگی جانهاء
فسرده بالتفات لطیف او مربوط و اگر این طور صاحب دولت پیدا نشود سالک مجذوب هم مغتنم
است تربیت ناقصان او نیز مے آید و بتوسط او بدولت فنا و بقا میرسند سے آسمان نسبت
بعرش آمد فرود ؎ ورنه بس عالیست پیش خاک تود ؎ اگر بعنایت خداوندی جل سلطانه طالبے را
باین طور پیر کامل مکمل دلالت فرمودند باید که وجود شریف او را مغتنم داند خود را بتمام باو سپارد و
سعادت خود را در مرضیات او داند و شقاوت خود را در خلاف مرضیات او شناسد بالجمله هوائی
خود را تابع رضاے او سازد و در خبر نبوی علیه و علی آله الصلوات والتسلیمات انتهاها و اکملها آن
لا یؤمن احدکم حتی یکون هواه تبعا لما جئت به بداند که رعایت آداب صحبت و مراعات شرائط آن از
ضروریات این راه است تا راه افاده و استفاده مفتوح گردد بدون آنها لا نتیجة للصحبة ولا
ثمرة للمجلس بعضے از آداب و شرائط ضروریه در معرض بیان آورده میشود بگوش هوش باید
شنید بدانکه طالب را باید که روے دل خود را از جمیع جهات گردانیده متوجه پیر خود سازد و با
وجود پیر بے اذن او بنوافل و اذکار نپردازد و در حضور او بغیر او التفات ننماید و بکلیه خود متوجه او
نشیند حتی که بذکر هم مشغول نشود مگر آنکه او امر کند و غیر از نماز فرض و سنت در حضور نقل
کرده اند سلطانے وقتے که وزیرش پیش او استاده بود و اتفاقاً درین اثنا آن وزیر التفاتے
بجانب جامه خود کرده بند آنرا بدست خود راست میساخت درین حال نظر سلطان بآن وزیر افتاد
دید که بغیر او متوجه است بزبان عتاب گفت که این را هضم نمیتوانم کرد که تو وزیر من باشی در حضور
من به بند جامه التفات نمائی باید اندیشید که هرگاه وسائل دنیا را این آداب دقیقه در کار است وسائل
وصول الله را بوجه اتم و اکمل رعایت این آداب لازم خواهد بود و مهما امکن در جاے نه ایستد که
سایه او بر جامه یا بر سایه او افتد و بر مصلاے او پا نه نهد و در متوضاے او طهارت نکند و ظروف
خاصه او استعمال نکند و در حضور آب نخورد و طعام تناول ننماید و بکسے سخن نکند بلکه متوجه احدے

نگردد و در غیبت پیر در جائے که او ست پا دراز نکند و بزاق دهن بآنجانب نیندازد و هر چه از پیر صادر
شود از صواب داند اگرچه بظاهر صواب ننماید او هر چه میکند از الهام میکند و باذن کار میکند برین تقدیر
اعتراض را گنجایش نباشد و اگرچه در بعضے صور در الهامش خطا راه یابد چه خطائے الهامی در
رنگ خطائے اجتهادی است ملامت و اعتراض بران مجوز نیست و ایضاً چون این را محبتے به پیر پیدا
شده است در نظر محب هر چه از محبوب صادر میشود محبوب می‌نماید پس اعتراض را مجال نباشد و در کلی
و جزوی اقتدا به پیر کند چه در خوردن و پوشیدن و چه در خفتن و طاعت کردن نماز را بطرز او باید ادا
کرد فقه را از عمل او اخذ نمود ﴿ شعر ﴾ آنرا که در سرائے نگاریست فارغ است ¤ از باغ و بوستان و تماشائے
لاله زار ¤ و هیچ اعتراض را در حرکات و سکنات او مجال ندهد اگرچه آن اعتراض مقدار حبه خردله باشد
زیرا که اعتراض را غیر از حرمان نتیجه نیست و بے سعادت ترین جمیع خلائق عیب بین این طایفه علیه است
نجانا الله سبحانه عن هذا البلاء العظیم و طلب خوارق و کرامات از پیر خود نکند اگرچه آن طلب بطریق خواطر و
وساوس باشد هیچ شنیده که مومنے از پیغمبری معجزه طلب کرده باشد معجزه طلبان کفاراند و اهل انکار
﴿ شعر ﴾ معجزات از قهر دشمن است ¤ بوئے جنسیت پے دل بردن است ¤ موجب ایمان نباشد
معجزات ¤ بوئے جنسیت کند جذب صفات ¤ اگر شبه پیدا شود و در خواطر از بے توقف عرض نماید
اگر حل نشود تقصیر بخود نهد و هیچ منقصت را بجناب پیر عاید نسازد و واقعه که رو دهد از پیر پنهان ندارد
و تعبیر وقایع از و طلب کند و تعبیریکه بر طالب منکشف شود نیز عرض نماید و صواب و خطا را از و جوید و
بر کشوف خود زنهار اعتماد ننهد که حق با باطل درین دار ممتزج است و صواب با خطا مختلط
و بے ضرورت و بے اذن از و جدا نشود که غیر او را بروئے گزیدن منافی ارادت است و آواز خود را بر
آواز او بلند نکند و سخن بلند با و نگوید که سوء ادب است و هر فیضے و فتوحیکه برسد آنرا بتوسط پیر تصور نماید و اگر در
واقعه بیند که فیضے از مشائخ دیگر رسیده است آنرا نیز از پیر داند و بداند که چون پیر جامع کمالات و فیوض
است فیض خاص از پیر مناسب استعداد خاص مرید ملایم کمال شیخے از شیوخ که بصورت افاده از وے
ظاهر شده است و بمرید رسیده است و لطیفه از لطایف که پیر مناسب با آن فیض دارد و بصورت
آن شیخ ظاهر شده است بواسطه ابتلاء مریدان لطیفه را شیخ دیگر خیال کرده است و فیض را از ان
دانسته این مغلطه عظیم است حق سبحانه از مزلت قدم نگاه دارد و بر اعتقاد و محبت پیر مستقیم

وارد بحرمت سید البشر علیه و علی آله الصلوة والسلام والتسلیمات بالجمله الطریق کله ادب مثل مشهور
است هیچ بی ادبی بخدا نرسد و اگر مرید در رعایت بعضی از آداب خود را مقصر داند و ادای آن کما ینبغی
نرسد و اگر بسعی هم نتواند معفو است اما از اعتراف تقصیر ناچار است و اگر عیاذاً بالله سبحانه رعایت آداب
نکند و خود را مقصر هم نداند از برکات این بزرگواران محروم است هر که او روی به بهبود نداشت ٭ دیدن
روی نبی سود نداشت ٭ ای مریدی که ببرکت توجه پیر بمرتبه فنا و بقا برسد و راه الهام بطریق فراست
بروی ظاهر شود و پیر آن را مسلم دارد و بکمال او گواهی دهد آن مرید را میرسد که در بعضی امور الهامی به خلاف
کند و بمقتضای الهام خود عمل کند اگرچه نزد پیر خلاف آن متحقق بود چه آن مرید درین وقت از ربقه تقلید برآمده
است و تقلید در حق وی خطا است نمی بینی که اصحاب پیغمبر صلی الله علیه وسلم و علیهم الصلوة والتسلیمات
در امور اجتهادیه و در احکام غیر منزله با آن سرور خلاف کرده اند و در بعضی اوقات صواب بجانب اصحاب
ظاهر شده است کما لا یخفی علی ارباب العلم پس معلوم شد که خلاف پیر مرید را بعد از رسیدن بمرتبه کمال مجوز
است و از سوء ادب مبرا است بلکه اینجا همین اولیست و اگر نه اصحاب پیغمبر علیه و علیهم الصلوات والتسلیمات
که بکمال ادب مؤدب بوده اند غیر از تقلید امر دیگر نمیکرده اند ابو یوسف را بعد از رسیدن بمرتبه اجتهاد تقلید
ابی حنیفه رضی الله تعالی عنه خطا است صواب در متابعت رای خود است نه رای ابی حنیفه قول مشهور
است از امام ابو یوسف که نازعت ابا حنیفة فی مسئلة خلق القرآن ستة اشهر شنیده باشی که تکمیل صناعت
بتلاحق افکار است اگر بر یک فکر ماندی زیادتی پیدا نکردی نحوی که در زمان سیبویه بوده است امروز باختلاف
آراء و تلاحق انظار ده صد زیادتی و کمال پیدا کرده است اما چون بناء او نهاده است فضل او راست الفضل
للمتقدمین لیکن کمال اینها را مثل امتی کمثل المطر لا یدری اوله خیر ام آخره هم حدیث نبویست علیه و علی آله الصلوات
والسلام تذییل لرفع شبهه بعض المریدین هرانکه گفته اند الشیخ یحیی و یمیت احیا و اماتت از لوازم مقام شیخی است
مراد از احیاء احیاء روحی است نه جسمی و همچنین مراد از اماتت اماتت روحی است و مراد از حیوة و موت فنا و بقاء
است که بمقام ولایت و کمال میرساند و شیخ مقتدا باذن الله سبحانه متکفل این دو امر است پس شیخ را
ازین احیا و اماتت چاره نباشد معنی یحیی و یمیت همین است و بعضی احیاء اماتت جسمی را بمنصب شیخی کاری نیست
شیخ مقتدا حکم کاه ربا دارد هر کس را با او مناسبت است در رنگ خس و خاشاک در عقب او میدود و نصیب
خود را از وی استیفا مینماید خوارق و کرامات از برای جذب مریدان نیست مریدان بمناسبت معنویه منجذب

میگردانند و آنکه با این بزرگواران مناسبت ندارد و از دولت کمالات ایشان محروم است اگرچه هزار معجزه خوارق و کرامات بیند ابوجهل و ابولهب را شاهد این معنی باید گرفت قال الله سبحانه فی حق الکفار وان یروا کل آیة لا یومنوا بها حتی اذا جاءوک یجادلونک یقول الذین کفروا ان هذا الا اساطیر الاولین والسلام ایضاً باید دانست که حقوق پیر فوق سایر حقوق ارباب حقوق است بلکه نسبت ندارد حقوق پیر بر حقوق دیگران بعد از انعامات حضرت حق سبحانه و احسانات رسول او صلی الله تعالی علیه وسلم ولادت صوری برابر هر چند از والدین است اما ولادت معنوی به پیر مخصوص است و ولادت صوری را حیات چند روزه است و ولادت معنوی را حیات ابدی است نجاسات معنویه مرید را پیر است که بقلب و روح خود کناسی مینماید و تطهیر آشکینه او میفرماید و در توجهات که نسبت به بعضی مسترشدان واقع میشود محسوس میگردد که در تطهیر نجاسات باطنیه ایشان تلوث بعضاً جب توجه میدود و در زمانی مکدر میدارد و پیر است که بتوسل او بخدا میرسد عزوجل که فوق جمیع سعادات دنیویه آخرویه است پیر است که بوسیله او نفس اماره که بالذات خبیث است مزکی و مطهر میگردد و از آمارگی باطمینان میرسد و از کفر جبلی باسلام حقیقی می آید - گر بگویم شرح این بیحد شود ٭ پس سعادت خود را در قبول پیر باید دانست و شقاوت خود را در رد او نعوذ بالله سبحانه من ذالک رضای حق سبحانه در پس پرده رضای پیر مانده اند تا مرید در مرضی پیر خود را گم نسازد بمرضیات حق سبحانه نرسد آفت مرید در آزار پیر است هر زلتی که بعد از آن باشد تدارک آن ممکن است اما آزار پیر را هیچ تدارک نتوان نمود آزار پیر بیخ شقاوت است مر مرید را عیاذاً بالله سبحانه من ذالک خللی در معتقدات اسلامیه و فتوری در اتیان احکام شرع از نتایج و ثمرات آنست از احوال و مواجید که بباطن تعلق دارد خود چه گوید و اثری از احوال اگر با وجود آزار پیر باقی ماند از استدراج باید شمرد که آخر بخرابی باید کشید و غیر از ضرر نتیجه نخواهد داد والسلام علی من اتبع الهدی ایضاً قباب اولیاء الله صفات بشریت ایشان است بهرچه سایر مردم محتاج اند این بزرگواران نیز محتاج اند ولایت ایشان را از احتیاج نمی برآرد و غضب ایشان نیز به رنگ غضب سایر مردم است سرگاه سید انبیا علیه و علیهم الصلوات والتسلیمات فرماید اغضب کما یغضب البشر باولیاء چه رسد و همچنین این بزرگواران در اکل و شرب و معاشرت با اهل و عیال و موانست با ایشان با سایر ناس شریک اند تعلقات شتی که از لوازم بشریت است از خواص و عام

زائل میگردد و حق سبحانہ تعالیٰ در شان انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات میفرماید وما جعلناہم جسداً لا یاکلون الطعام و کفار ظاہر بین گفتند مالھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس ہر کہ نظر او بظاہر اہل اللہ افتاد محروم گشت و خسران دنیا و آخرت نقد وقت او آمد ہمین ظاہر بینی ابوجہل وابولہب را از دولت اسلام محروم ساخت و در خسران ابدی انداخت سعادتمند انست کہ نظر او از ظاہر بینی اہل اللہ کوتاہ گشت و حدت نظر او بصفات باطنیہ این بزرگواران نفوذ گردد و بر ظاہر مقصور گشت کینل مصر ماء للمحجوبین عجب کاریست صفات بشریت آنقدر کہ در اہل اللہ ظاہر میگردد و در سایر مردم ظاہر نیست وجہش آنست کہ ظلمت و کدورت در محل ہموار و مصفا اگرچہ اندک باشد بیشتر ہویدا مے گردد از آنچہ در محل ناہموار و غیرہ مصفا اگرچہ بیشتر باشد لیکن ظلمت صفات بشریت در عوام در کلیت سرایت میکند و در قالب و قلب و روح میرسد و در خاص این ظلمت مقصور بر قالب و نفس است و در اخص خواص نفس نیز از این ظلمت مبراست مقصور بر قالب است و بس و ایضاً این ظلمت در عوام موجب نقصان و خسارت است و در خواص موجب کمال و انصات ہمین ظلمت خواص است کہ ظلمت عوام را زائل میگرداند قلب ہاے ایشان تصفیہ مے بخشند و نفس ہا را تزکیہ میدہد اگر این ظلمت نمے بود خواص را بعوام ہیچ مناسبت نمیکشود و راہ افادہ و استفادہ مسدود میبود و این ظلمت در خواص آنقدر نمی ایستد کہ مکدر سازد بلکہ ندامت و استغفار کہ در قفائے وست میدہد چندین ظلمت و کدورت دیگر را ہم میبرد و ترقیات میفرماید ہمین ظلمت است کہ در ملائکہ مفقود است و بسبب ان راہ ترقی مسدود و اسم ظلمت بروے قبیل ہیچ بالشبہ الزم است عوام کالانعام صفات بشریت اہل اللہ را در رنگ صفات بشریت خود میدانند و محروم و مخذول میمانند قیاس غایب بر شاید فاسد است ہر مقام را خصوصیات علیحدہ است و ہر محل را لوازم جدا والسلام علی التبع الہدیٰ والتزام متابعۃ المصطفیٰ علیہ و علی آلہ الصلوات والتسلیمات ایضاً آلہی چیست این کہ اولیا خود را کہ باطن زلال خضر است کہ ہر قطرہ آن از ان چشیدہ حیات ابدی یافت وظاہر ایشان سم قاتل ہر کہ بآن نگریست بموت ابدی گرفتار آمد ایشانند کہ باطن شان رحمت است وظاہر شان زحمت باطن بین ایشان از ایشان است وظاہر بین ایشان از بدکیشان بصورت چو نماند بحقیقت گندم نماے جو فروش ظاہر از عوام بشمارند بباطن از خواص ملک بصورت بر زمین اند بمعنی بر افلاک جلیس ایشان از شقاوت رستہ است و انیس ایشان بسعادت

اولئک حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون و صلی الله تعالی علی سیدنا محمد و آله وسلم

ایضاً حضرت حق سبحانه و تعالی اولیاء الله را بنهجی مستور ساخته است که ظاهر ایشان از کمالات باطن ایشان خبر ندارد فکیف با عدای باطن ایشان را نسبتی که بمرتبهٔ بیچونی و بیچگونگی حاصل گشته است نیز بیچون است و باطن ایشان چون از عالم امر است نیز نصیبی از بیچونی دارد و ظاهر که سراسر چون است حقیقت آنرا چه یابد بلکه نزدیک است از نفس حصول آن نسبت انکار نماید نهایت الجهل و عدم المناسبت تواند بود که نفس حصول نسبت را نیز ادراک ماندانند که متعلق آن کیست بلکه بسیار است که نفی متعلق حقیقی او نماید و کل ذلک لعلو تلک النسبة و دنو الظاهر و باطن خود مغلوب آن نسبت است و از دید و دانش رفته است چه داند که چه دارد و بکه دارد پس ناچار عبارت از عجز از معرفت بمعرفت راه نیابد لهذا صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه فرمود العجز عن درک الادراک ادراک نفس ادراک عبارت از نسبت خاصه است که عجز از ادراک آن لازم است لان صاحب الادراک مغلوب بلا العلم ادراک و بعبره لا العلم حاله کما مر ایضاً شخصی بود در لباس صوفیان که به بدعت اعتقادی مبتلا بود این فقیر در حق او تردد داشت اتفاقاً می بینیم که انبیا صلوة الله تعالی و التسلیمات علیهم با هم جمع اند و همه زبان واحد میفرمایند در حق آن شخص که لیس منا و درین اثنا بخاطر رسید که از شخص دیگر که فقیر در حق او متردد بود استفسار نماید در باره او فرمودند کان منا نعوذ بالله سبحانه من سوء الاعتقاد و من طعن الانبیاء و الامجاد **ایضاً** آنچه بر ما فقیران لازم است دوام نسبت است و افتقار و انکسار و تضرع و التجا و ادای وظایف عبودیت و محافظت حدود شرعیه و متابعه سنت سنیه علی صاحبها الصلوة و السلام و التحیة و تصحیح نیات و تحصیل خیرات و تخلیص بواطن و تسلیم ظواهر و رویت عیوب و مشاهده استیلای ذنوب و خوف انتقام علام الغیوب و قلیل پنداشتن حسنات خود را اگرچه بسیار باشد و کثیر انگاشتن سیئات خود را اگرچه اندک باشند و ترسان و لرزان بودن از شهرت و قبول خلق قال علیه الصلوة و السلام بحسب امرء من الشر ان یشار الیه بالاصابع فی دین او دنیا الا من عصمه الله و متهم داشتن افعال و نیات خود را اگرچه مثل فلق صبح باشد و عدم اعتنا باحوال و مواجید خود اگرچه صحیح و مطابق باشد اعتماد نباید کرد و مستحسن نباید پنداشت مجرد تائید دین و تقویت ملت را و ترویج شریعت و دعوت خلق را بحق جل و علا چه این قسم تائید گاه است که از کافر و فاجر هم آید قال علیه الصلوة و السلام ان الله لیؤید هذا الدین بالرجل الفاجر مرید که بطلب آید و اراده مشغولی نماید آنرا در رنگ بر و شیر باید دانست و باید ترسید که مبادا ازین راه خرابی او خواهند

واستدراج او نمایند واگرچہ فرضاً در قدوم مرید خود فرحی وسروری یابد آنرا کفر وشرک دانند وتدارک آن به ندامت واستغفار چندان نمایند کہ اثری ازان سرور نماند بلکہ بجاے آن فرح حزن وخوف نشیند ونیک تاکید نمایند کہ طمع در مال مرید وتوقع در منافع دینوی او پیدا نشود کہ مانع رشد مرید است وباعث خرابی پیر چہ آنجا ہمہ دین خالص مے طلبند الا للہ الدین الخالص شرک را دران حضرت ہیچ وجہ گنجایش نیست ونیز دانند کہ ہر ظلمتے وکدورتے کہ بردل طاری گردد ازالہ بتوبہ واستغفار وندامت والتجا باسہل وجوہ میسر است مگر ظلمتے وکدورتے کہ از راہ محبت دنیاے دنی بردل طاری شود منغص گرداند وستہجن بسیار ود وازالہ آن نفس تمام است وتعذر بر کمال صدق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حب الدنیا راس کل خطیئۃ نجانا اللہ سبحانہ وایاکم عن محبۃ الدنیا ومحبۃ ابنائھا واربابھا والاختلاط بھم والمصاحبۃ معھم فانھا سم قاتل ومرض ھالک وبلاء عظیم وداء ایضاً دنیا بظاہر شیرین است وبصورت طراوت دارد وفی الحقیقت سمی است قاتل ومتاعیست باطل وگرفتاریست لاطایل مقبول او مخذول است مفتون او مجنون است حکم او حکم نجاستے است زر اندوده مثل او مثل زہریست شکر آلوده عاقل آنست کہ باین چنین متاع کاسد فریفتہ نشود وبچنین کالاے فاسد گرفتار نگردد وگفتہ اند اگر شخصے وصیت کرد کہ مال مرا بہ عاقل زمانہ بدہند بزاہد بیاید داد کہ از دنیا بے رغبت است وآن بے رغبتی از کمال فطانت اوست ایضاً نفس آمارہ انسانی مجبول است بر حب ریاست وہمگی او ترفع براقرانست وبالذات خواہانست کہ خلایق ہمہ بوے محتاج باشد ومنقاد اوامر ونواہی او گردانند او ہیچ کس محتاج نباشد ومحکوم احدے نشود این دعوی الوہیت است از وے وشرکت است بخداے بے ہمتائی سبحانہ بلکہ آن بے سعادت بشرکت ہم راضی نیست میخواہد کہ حکم او باشد وبس وہمہ محکوم او باشد فقط در حدیث قدسی آمدہ است عاد نفسک فانھا انتصب بمعا داتی ۔ پس دشمن دار نفس خود را زیرا کہ بدرستی ان نفس ایستادہ است بدشمن من پس تربیت نفس نمودن بہ تحصیل مرادات آواز جاہ وریاست وترفع وتکبر فی الحقیقۃ امداد کردن ہست بدشمن خداے عزوجل وتقویت نمودن ہست مراورا شناعت این امر را نیک باید دریافت در حدیث قدسی وارد است ۔ الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی فی شئ منھا ادخلتہ فی النار ولا ابالی ۔ دنیاے دنی کہ ملعونہ ومبغوضۂ حق است وحصول دنیا ممد ومعاون حصول مرادات نفس است پس ہر کہ بدشمن مدد نماید ۔ ناچار لعنت را شاید چ

فقر فخر محمدی گشت علیه و علی الہ الصلوۃ و التسلیمات زیرا کہ در فقر فخر محمدی گشت علیه و علی الہ الصلوۃ و التسلیمات زیرا کہ در فقر نامرادی نفس ہست وحصول عجز آن مقصود از بعثت انبیا علیہم الصلوٰت و التسلیمات وحکمت در تکلیفات شرعیہ تعجیز و تخریب ہمین نفس امارہ ہست شرایع بجہت رفع ہوائے نفسانی رونہ وال آرد لہذا اتیان یک حکم از احکام شرعیہ در ازالہ ہوائے نفسانی بہتر ہست از ریاضات و مجاہدات ہزار سالہ کہ از نزد خود کردہ شود بلکہ این ریاضات و مجاہدات کہ بمقتضائے شریعت غرا واقع نشدہ اند موید و مقوی ہوائے نفسانی اند برہمنان و جوگیان در ریاضات و مجاہدات تقصیر نکردہ اند اما ہیچ اریٰہا سودمند نہ گشتہ و غیر از تقویۃ نفس و تربیت آن ننمودہ مثلاً یک دام در آدائے زکوۃ کہ شریعت بآن امر فرمودہ است در تخریب نفس سودمند تر ہست از انکہ ہزار دینار از پیش خود صرف کند و طعام خوردن در عید فطر بحکم شریعت نافع تر ہست در رفع ہوا از انکہ از نزد خود سالہا صایم باشد و دو رکعت نماز بامداد را بے جماعت ادا کردن کہ سنتے از سنن بجا آوردن بمراتب بہتر است از انکہ تمام شب بصلوٰۃ نافلہ قیام نماید و نماز بامداد را بے جماعت ادا کند بالجملہ تا نفس مزکی نہ شود و از جنت مالیخولیا بہتر سے پاک نگردد نجات محالست فکر ازالۂ این مرض ضروری آمد تا بموت ابدی نرساند کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہ موضوع است از برائے نفی الہ افاقی و انفسی در تزکیہ نفس و تطہیر آن انفع و انسب ہست اکابر طریقت قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم از برائے تزکیہ نفس ہمین کلمہ طیبہ را اختیار فرمودہ اند ؎ تا بجاروب لا نروبی راہ نرسی در سرائے الا اللہ ✤ ہرگاہ نفس در مقام سرکشی آید و نقض عہد نماید بتکرار این کلمہ تجدید ایمان باید نمود۔ قال علیہ الصلوٰۃ و السلام جددوا ایمانکم بقول لا الہ الا اللّٰہُ بلکہ ہمہ وقت از تکرار این کلمہ چارہ نبود زیرا کہ نفس امارہ ہموارہ در مقام خبث ہست و در حدیث آمدہ است در فضائل این کلمہ کہ اگر آسمانہا و زمینہا در پلہ بہ نہند و این کلمہ را در پلہ دیگر ہر آئینہ این پلہ ارجح آید از پلہ دیگر والسلام علی من اتبع الھدیٰ والتزام متابعۃ المصطفیٰ علیہ و علی الہ الصلوٰۃ والتسلیمات ایضاً حق سبحانہ ما مفلسان بے سرو برگ را بدولت اتباع سید اولین و آخرین کہ بطفیل دوستی او کمالات اسمائے و صفاتی خود را در عرصہ ظہور آورد و او را بہترین جمیع کائنات خلق کرد علیہ الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا مشرف گرداناد و بران استقامت بخشاد کہ ذرہ این متابعت مرضیہ از جمیع تلذذات دنیاوی و تنعمات اخروی بمراتب بہتر است فضیلت منوط بمتابعت سنت اوست و مزیت مربوط باتیان

شریعت او علیه و علی آله الصلوة والسلام والتحیة مثلا خواب نیمروزی که از روی این متابعت واقع شود از
کرور کرور احیاء لیالی که نه از متابعت است اولی و افضل است و همچنین افطار یوم فطر که شریعت مصطفوی
بآن فرموده است از صیام ابد الآباد که نه ماخوذ از شریعت اند بهتر است اعطاء حبتی بامر شارع از انفاق
کوه زر که از نزد خود باشد فاضلتر است امیرالمومنین عمر رضی الله عنه روزے نماز بامداد بجماعت ادا کرده
در اصحاب نگاه کرد یک کس را حاضر نیافت پرسید اصحاب عرض کردند آنکس تمام شب را زنده میدارد
شاید درین وقت خوابش برده باشد امیرالمومنین فرمودند که اگر او تمام شب خواب کردی و نماز بامداد
را بجماعت گزاردی بهتر بودے اهل ضلالت ریاضات و مجاهدات بسیار کرده اند اما چون موافق شریعت
حقه نیستند بے اعتبار و خوار اند اگر اجرے بران اعمال شاقه مترتب میشود هم مقصود ببعضے منافع
دنیویست تمام دنیا چیست تا بعضے منافع او را کسی اعتبار نهد مثل ایشان مثل کناسی است که ریاضتش
از همه بیش است و اجرتش از همه کمتر مثل تابعان شریعت مثل الماس است که در جواهر نفیسه بالماسات
لطیفه کار میکنند عمل اینها در نهایت قلت است و اجر ایشان در غایت رفعت عمل یکساعت تواند بود
که باجر صد هزار برابر بود سر آنست که عملے که موافق شریعت واقع میشود مرضی حق است سبحانه و خلاف آن
نامرضی اوست تعالی پس نامرضی چه جاے ثواب بلکه متوقع عقاب است اینمعنی را در عالم مجاز شاهد
واضح است باندک التفات بظهور می آید بیت هر چه گیرد علتی علت شود ٭ کفر گیرد کاملے ملت شود
پس سرمایه جمیع سعادات متابعت سنت است و هیولاے جمیع فسادات خلاف شریعت ثبتنا الله سبحانه
و ایاکم علی متابعت سید المرسلین علیه و علی آله الصلوات والتسلیمات والسلام - ایضاً از ترهات صوفیه
چه میکشاید و از احوال ایشان چه مے افزاید آنجا وجد و حال را تا بمیزان شرع نسنجند بنیم جتیل نخرند و کشوف
و الهامات را تا بر محک کتاب و سنت نزنند بنیم جوی نمے پسندند مقصود از سلوک طریق صوفیه حصول
ازدیاد یقین است بمعتقدات شرعیه که حقیقت ایمان است و نیز حصول تیسر است در اداء احکام فقهیه
نه امرے دیگر وراے آن چه رویت موعود بآخرت است و در دنیا البته واقع نیست مشاهدات و تجلیاتیکه
صوفیه بآن خرسند اند آرام بظلال است و تسلی بشبه و مثال او تعالی وراء الوراست عجائب کار و بار است
اگر حقیقت مشاهدات و تجلیات ایشان را کماهی گفته شود خوف آن دارد که فتورے در طلب مبتدیان
این راه پیدا شود و قصورے در شوق ایشان افتد و از آن نیز مے ترسد که اگر نگوید با وجود علم تجویز التباس

باطل بحق کردہ باشد یا دلیل المتحیرین ولی بجرمتہ من جعلتہ رحمۃ للعالمین علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات
ایضاً پیش از ظہور غلبہ حال عدم امتیاز میان اسلام وکفر چنانکہ نزد اہل شریعت کفر است نزد اہل
حقیقت نیز کفر است ومذموم اگر اختلافی ہست میان اہل شریعت وحقیقت در صورت غلبہ حالست
در رنگ منصور حلاج کہ مغلوب حال بودہ است اہل شریعت بکفر او حکم کردہ اند نہ اہل حقیقت امانزد
اہل حقیقت ہم منقصت دامنگیر اوست از کاملان نمی شمرند از مسلمانان حقیقی نمے انگارند این شعر
منصور بایں معنی شاہد است۔ کفرت بدین اللہ والکفر واجب ٭ لدی وعند المسلمین قبیح ٭ پس
پیش از ظہور غلبہ حال تقلید ارباب احوال نمودن وتمیز ناکردن از بے تمیزیست والحاد وزندقہ وکفر
شریعت وحقیقت است اعاذنا اللہ سبحانہ وجمیع المسلمین من امثال ہذا التقلیدات شایان تقلید علوم شرعیہ است نجات
ابدی منوط بتقلید حنفی وشافعی است اقوال جنید وشبلی از برائے دو مصلحت بکار مے اید پیش از ظہور
احوال استماع این اقوال طالبان را تشویقی بآن احوال مے بخشد وجذبی پیدا مے آرد وبعد از ظہور
احوال ہمین اقوال را مصداق ومحک احوال خود میسازند وبغیر این دو مصلحت اقوال ایشان را داشتن
وعمل کردن بران ممنوع ہست احتمال ضرر غالب ہست عاقلان در محلے کہ توہم ضرر باشد اقدام نمے نمایند
تحقیق کہ ظن غالب باشد ایضاً قطب ابدال واسطہ وصول فیوض ہست کہ بوجود عالم وبقاء آن تعلق
دارد وقطب ارشاد واسطہ حصول فیوض ہست کہ بارشاد وہدایت عالم تعلق دارد پس
تخلیق وترزیق وازالہ بلیات ودفع امراض وحصول عافیت وصحت منوط بفیوض مخصوصہ قطب
ابدال است وایمان وہدایت وتوفیق حسنات وانابت از سیئات نتیجہ فیوض قطب ارشاد وقطب
ابدال در ہمہ وقت درکار است وخلو عالم از ومتصور نیست کہ نظام باو مربوط ہست اگر یکے از افراد
این قطب میرود دیگر بر جائے وے نصب میشود اما قطب ارشاد لازم نیست کہ در ہمہ وقت کائن
بود وقتے باشد کہ عالم از ایمان وہدایت بالکل خالی باشد وتفاوت حسب کمال در افراد این اقطاب
بسیار است بعد آن وصلوا لی درجۃ الولایۃ وفرد اکمل از قطب ارشاد بر قدم خاتم الرسل است
علیہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا وکمال ذلک الفرد مطابق بکمالہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وانما الفرق بینہما بالاصالۃ وبالتبعیۃ لا غیر وقد کان صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم فی وقتہ قطب الارشاد وکان قطب الابدال فی ذلک الوقت علیہ السلام اویس

فرق درمیان قطب ارشاد قطب ابدال

ثانی رضی الله عنه و طریق وصول فیض از قطب العالم آنست که قطب بواسطه جامعیه کلیته کالصورت است
مر مبدء فیاض را کالظل است مر او را و عالم بکلیته خود تفصیل است مرآن قطب جامع را پس فیض از حقیقت
بصورت بے تکلف می آید و از صورت جامع العالم که کالتفصیل است مر او را بے تحاشی میرسد پس
فیاض مطلق اوست تعالی و واسطه را در وصول فیض صفتی نیست بلکه بسیار است که واسطه را ازان
فیاض آگاهی نباشد ارنا و شما بهانه ساخته اند اگر کسے گوید که ایمان و هدایت نسبت بعامه خلائق نیست
پس فیوض قطب ارشاد عام نباشد بلکه مخصوص باشد باهل ایمان و هدایت و حضرت رسالت خاتمیه
علیه الصلوٰة والتسلیمات رحمت عالمیانند و قطب ارشاد معنے آن چه باشد جواب گویم هرچه از مبدء فیاض فائض
میشود و تفصیل بیابد همه خیر و برکت ایمان و هدایت است شر و نقص را دران موطن گنجائش نیست
خواه آن فیض باهل سعادت برسد یا باهل شقاوت لیکن همان هدایت است شر و نقص را دران موطن
گنجائش نیست خواه آن فیض باهل شقاوت لیکن همان هدایت و ارشاد بواسطه خبث محال در اهل فساد معنے
ضلالت و شرارت پیدا میکند و در رنگ غذائے صالح که بواسطه فساد محل در مریض ماده اخلاط ردیه و امراض
مهلکه میگردد پس در اهل فساد همان هدایه بواسطه امراض قلبیه ایشان معنے ضلالت پیدا میکند کنیل مصر ماء
للمحبوبین و بلاء للمحجوبین فی الحقیقت آنست که قبطی آنرا خون مے یابد و آن یافتن او آنرا خون بواسطه خبث خود
است نه فساد آب صفراوی که شیرینی نزد او تلخ است بواسطه فساد مزاج اوست در ذات شیرینی هیچ تلخی
حادث نشده است بواسطهٔ فساد محل معنے تلخ دران محل پیدا کرده است کما مر مفصلاً پس محقق باشد
که آنچه از جانب حق میرسد تعالی و تقدس همه خیر و برکت است و صلاح و رشد همان بخیریت در محل
فساد معنے فساد پیدا میکند پس محقق شد که ما ظلمهم الله و لکن کانوا انفسهم یظلمون - قطب ارشاد که
جامع کمالات فردیت نیز باشد بسیار عزیز الوجود است بعد از قرون بسیار و ازمنه بیشمار این قسم گوهرے
بظهور مے آید و عالم ظلمانی از نور ظهور او نورانی میگردد و نور ارشاد و هدایت او شامل تمام عالم است
از محیط عرش تا مرکز فرش هر کسے را که ارشد و هدایت و ایمان و معرفت حاصل میشود از راه او می آید
و ازو مستفاد میگردد و بے توسط او هیچ کس باین دولت نمیرسد مثلاً نور هدایت او در رنگ دریائے محیط
تمام عالم را فرو گرفته است و آن دریا گویا منجمد است که اصلاً حرکت ندارد و شخصے که متوجه آن بزرگ است و با او
اخلاص دارد یا آنکه بزرگ متوجه حال طالبے شده بوقت توجه گویا روزنے در دل طالب کشاده میشود

از ان راه بقدر توجه و اخلاص از ان دریا سیراب میگردد همچنین شخصے که متوجه بذکر الٰہی است جل شانه و بان عزیز اصلا متوجه نیست نه از انکار بلکه او را نمیشناسد همچنین قسم افاده اینجا ہم حاصل شود لیکن در صورت اولی بیشتر از صورت ثانیه است اما شخصے که منکر ان بزرگ است یا آن بزرگ ازو در آزار است ہر چند بذکر الٰہی تعالےٰ و تقدس مشغول است اما از حقیقت رشد و ہدایت محروم است ہمان انکار او سد راه فیض او میگردد بے آنکه ان عزیز متوجه عدم افاده او شود و قصد ضرر او نماید حقیقت ہدایت از وے مفقود است صورت رشد است صورت بے معنی قلیل النفع است و جماعه که اخلاص و محبت بآن عزیز دارند ہر چند از توجه مذکور و ذکر الٰہی تعالےٰ جلشانه خالی باشند نیز ایشان را بواسطه مجرد محبت نور رشد و ہدایت میرسد والسلام علی من اتبع الہدیٰ ایضاً در میان طرق صوفیه اختیار کردن طریقه علیه نقشبندیه اولی و انسب است چه این بزرگواران التزام متابعت سنت نموده اند و اجتناب از بدعت فرموده لہذا اگر دولت متابعت دارند و از احوال ہیچ ندارند خرسندند و اگر با وجود احوال در متابعت قصور دانند آن احوال را نمی پسندند از ینجا است که سماع و رقص را نیز تجویز نکرده اند و احوالیکه بران مترتب شود اعتبار نه نموده اند بلکه ذکر جہر را بدعت دانسته منع ان فرموده اند و ثمرا تیکه بران مرتب شود والتفات بآن ننموده روزے در مجلس طعام در ملازمت حضرت ایشان حاضر بودیم شیخ کمال که یکے از مخلصان حضرت خواجه بابود در وقت افتتاح طعام در حضور ایشان اسم الله را بلند گفت ایشان را ناخوش آمد بجدیکه زجر بلیغ فرمودند که او را منع کنند که در مجلس طعام ما حاضر نشود و از حضرت ایشان شنیده ام که حضرت خواجه نقشبند علماء بخارا را جمع کرده بخانقاه حضرت امیر کلال برده بودند تا ایشان را از ذکر جہر منع فرمایند علماء بحضور امیر گفتند که ذکر جہر بدعت است نکنند ایشان در جواب فرمودند نکنیم

مقام نواں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی پر اعتراضات کے جواب میں

بعض بعض آدمیوں نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر حسب فہم ناقص خود چند اعتراض بھی تراشے ہیں اول یہ ہے کہ حضرت نے لکھا ہے کہ میرا مرتبہ حضرت صدیق اکبر سے زیادہ ہے اور منشاء اس اعتراض کا مکتوب یازدہم جلد اول ہے جو کہ حضرت نے اپنے پیر بزرگوار کو لکھا وہ مکتوب جسقدر کہ اعتراض کے متعلق ہے بجنسہ اسجگہ نقل کیا جاتا ہے وہو ہذا عرضداشت کمترین بندگان احمد آنکه مقامیکه سابقاً خود را دران دیده بود چون حسب الامر العالی بانه ملاحظه نمود عبور خلفاء ثلثہ رضوان الله تعالےٰ علیہم دران مقام نظر

آمد اما چون مقام و استقرار در آنجا نداشت در وقفہ و بے بنظر نہ درآمد چنانکہ از ائمہ اہل بیت غیر از امامین
و امام زین العابدین رضی اللہ علیہم اجمعین دران مقام استقرار و ثبات ندارد لیکن عبورے در آن
واقعہ شدہ است بدقت نظر میتوان یافت و آنکہ اول خود را دران مقام نامناسب میدید بے مناسبتے
دو نوع است یکے آنکہ بواسطہ عدم ظہور طریقے از طرق طارے میشود چون راہے با و نمودند آن بے
مناسبتے برطرف میشود دیگر بے مناسبتے مطلق است کہ ہیچ وجہ قابل زوال نیست در راہہا کہ موصل آن مقام
اند دو اند کہ ثالث ندارند یعنی در نظر ورائے آن دو طریق طرق دیگر ظاہر نمیشود یکے دید نقص و قصور
است و بینات خود را متہم داشتن است در خیرات با قوت جذب دیگر صحبت شیخ مکملے مجذوب بے سلوک
تمام کردہ حق سبحانہ و تعالی بطفیل عنایت حضرت ایشان طریق اول را بقدر استعداد عنایت فرمودہ
ہیچ عملے از اعمال خیر بوقوع نمے آید مگر آنکہ خود را دران عمل متہم میسازد ملکیہ تا دمانہ کہ بوجوہ تہمت نہند
بےقرار و بے آرام میباشد نزد خود چنان میداند کہ ہیچ عملے از وے صادر نمے شود کہ قابل کتابت ملائکہ
یمین باشد و میداند کہ صحیفہ یمین از اعمال خیر خالی است و کتبہ آن معطل و بیکارند خود شایان آنحضرت جل
و علا کے بودہ باشد و ہر کہ در عالم است حتے کہ کافر فرنگ و ملحد زندیق از خود بوجوہ بہتر میداند و بدترین
ہمہ اینہا خود مے انگارد اسکی بعد کچھ جذبہ وغیرہ کا ذکر فرما کر تحریر فرماتے ہیں ثانیاً معروض آنکہ در اثنائے
ملاحظہ آنمقام مرۃ ثانیہ مقامات دیگر بعضہا فوق بعض ظاہر شدند بعد از توجہ بہ نیاز و شکستگی چون بمقام
فوق آن مقام سابق رسیدہ شد معلوم شد کہ این مقام حضرت ذی النورین است و خلفاء دیگر را ہم
در آنمقام عبورے واقعہ شدہ است و اینمقام ہم مقام تکمیل و ارشاد است و ہمچنین دو مقام فوق ہم کہ
اکنون مذکور میشوند بالا آنمقام مقام دیگر در نظر مے آید چون بآنمقام رسیدہ شد معلوم گشت آن مقام
حضرت فاروق است و خلفاے دیگر را ہم در آنجا عبورے واقعہ شدہ است و فوق آنمقام مقام حضرت
صدیق اکبر ظاہر شد رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین بآنمقام نیز رسیدہ شد و از مشائخ حضرت خواجہ
نقشبند قدس اللہ سرہ الاقدس را در ہر مقامے باخود ہمراہ مییافت و خلفاے دیگر را ہم دران مقام
عبورے واقعہ شدہ است تفاوت نیست الا در عبور مقام و مرور و ثبات و بالاے آن مقام ہیچ مقامے
مفہوم نمیشود الا مقام حضرت رسالت خاتمیت علیہ من الصلوۃ اتمہا و من التحیات اکملہا و محاذے
مقام حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ مقامے دیگر بود نورانی بس شگرف مثل آن ہرگز در نظر نیامدہ بود

ظاہر شد و اند کے از آن مقام ارتفاع واشت چنانکہ صفہ را از روے زمین بلند میسازند و معلوم شد کہ آن مقام مقام محبوبیت است و آن مقام رنگین و منقش بود و خود را ہم بانعکاس آن مقام رنگین و منقش یافت بعد ازان ہمان کیفیت خود را لطیف یافت و در رنگ ہوا یا قطعہ ابر در افاق منتشر دید و بعضے اطراف را واگرفت و حضرت خواجہ بزرگ در مقام صدیق اند رضی اللہ تعالے عنہما خود را در مقام محاذی آن می یابد بہ کیفیتی کہ معروض داشت۔ اس مکتوب کی اس عبارت محاذی مقام حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ مقام دیگر نورانی پس نگرفت تا بکیفیتے معروض داشت۔ پر معترض اعتراض کرتے ہین کہ حضرت نے اپنا مقام حضرت صدیق اکبر سے بالا بتلایا اور اپنی تئین افضل ٹھہرایا مگر کمال تعجب ہی کہ معترض کی اس عبارت پر نظر پڑی اور اسی مکتوب کی یہ عبارت کہ ہر کہ در عالم است حتی کہ کافر فرنگ و ملحد و زندیق از خود بوجوہ بہتر مید اند و بدترین ہمہ انہا خود مے انگارد اوس کی نگاہ سے بچ گئی اور اگر قصداً چشم پوشی کی تو یہ محض تعصب و نفسانیت ہے ایسا شخص قابل جواب وخطاب نہین لیکن اگر معترض متصف مزاج کے نظر عبارت مذکورہ بالا پر پڑجاتے تو ہرگز یہ اعتراض نکرتا کیونکہ جو شخص اپنی تئین سب سے بد سمجھتا ہو وہ کون کہہ سکتا ہی کہ حضرت صدیق اکبر سے کہ بالاجماع افضل ہین اپنی تئین بہتر سمجھتا ہوگا چونکہ یہ اعتراض حضرت کی حیات ہی مین مشہور ہوگیا تھا اسلئے اوس کے جواب مین ایک شخص کو خود اس طرح تحریر فرمایا ہے شخصے کہ خود را از حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ افضل داند امر او از دو حال خالی نیست زندیق محض است یا جاہل صرف این فقیر پیش ازین بچند سال مکتوبیکہ بجناب شما نوشتہ بود در بیان فرقہ ناجیہ کہ اہل سنت و جماعت اند عجب است کہ بعد از مطالعہ آن این قسم سخنان را تجویز مینماید کسیکہ حضرت امیر را افضل از حضرت صدیق گوید از جرگہ اہل سنت می براید چہ جائیکہ خود را افضل داند و مقر این طایفہ است اگر سالکے خود را از سگ گرگین بہتر داند از کمالات این بزرگواران محروم است اجماع سلف بر افضلیت حضرت صدیق بر جمیع بشر بعد از انبیا علیہم الصلوات و التسلیمات منعقد گشتہ است احمقے باشد کہ توہم خرقے این اجماع نماید این فقیر در کتب و رسایل خود نوشتہ است کہ وحشی قاتل حضرت حمزہ کہ یکمرتبہ بصحبت خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلوات و السلام رسیدہ از ویس قرنی کہ خیر التابعین است بہتر است پس در حق این طور شخصے آنقسم سخنان تخیل نمودن از عقل دور اندیش دور است عبارتیکہ مردم این توہم را از آنجا پیدا کردہ اند باید دید و بحقیقت معاملہ وا رسید مجرد تقلید ارباب حسد نمودن چہ مناسب است با آنکہ مشائخ در غلبہ سکر چیزہائے نامناسب گفتہ اند شیخ

بیغام بیگوید لوائے ارفع من لوائے محمد از پے بافضیلت نتوان بردکہ عین زندقہ است و در عبارت فقیر حاشا و کلا کہ این قسم چیزے مذکور شدہ باشد والسلام اصل بات یہ ہی کہ یہ اعتراض بوجہ ناواقفی معاملات و اصطلاحات صوفیہ ہی اس مکتوب مین حضرت نے اپنے عروج کا حال لکھا ہی کہ فلان فلان مقام تک پہونچا ہی اکثر اولیاؤن کو ایسا ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے اسماء مبادی تعینات تک عروج کر جاتے ہین اور ولایت متحقق ہو جاتی ہے تو بفضل ایزدی اونکو اونہین اسماء کے اصول و اصول اصول الی ماشاء اللہ تعالی مین سیر واقع ہوتی ہی اور اس سیر مین اکثر اون اولیاؤن کے مقامات سے بلند بھی عروج ہو جاتا ہے جو کہ فی الواقع و باجماع علما اوس سے افضل ہین حتے کہ کبھی کبھی انبیا علیہ الصلوۃ والسلام کے مقام سے بھی کہ قطعاً بہترین خلائق ہین بالاتر عروج ہوتا ہے اور اس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ وہ ولی اون اہل مقامات سے افضل ہے کیونکہ اصلی مقام اوسکا وہ ہی جگہ ہی جہان سے کہ اسکو ثانیاً سیر شروع ہوئے اور یہ سیر اسکی عارضی ہے کہ پھر نزول کرکے اوسجگہ واپس جاتا ہے اور اصلی مقام اون اولیا و انبیا کا علیہ الصلوۃ والسلام وہ ہی جہانتک سالک کا عارضی عروج مین گذر ہوا ہے اور پھر وہان سے واپس آگیا ہی اون کے انتہا عروج کا حال خدا جانتا ہی کہ کہان تک گیا ہوگا جبکہ اسکا عارضی عروج اون کے طبعی مقام تک پہونچا ہے اور دراصل اعتبار مقامات طبعی کا ہی اور انہین یہ سالک بیچارہ بمراحل پیچھے پڑا ہی تو اب افضلیت کجا و مساوات کجا اور اس قسم کی سیر بعینہ جیسے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب مجھکو صفات انبیا مین سیر واقع ہوئے رفتہ رفتہ بارگاہ محمدی صلعم پر پہونچا چاہتا تھا کہ وہان بھی سیر کرون کہ میری پیشانی پر ناقہ رکھدیا یعنے روک دیا یا اسی طرح حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ جب سیر کرتا ہوا مین بارگاہ محمدی صلعم پر پہونچا آگے بڑھنے کیلئے مینے مثل بایزید گستاخی نکی بلکہ تواضع سیر نیاز آستان عالیہ پر رکھا مرے حال پہ مہربانی فرمائے اور اس مقام کی سیر کرائے تو اب ضرور ہی کہ یہ بزرگوار تمام اولیا و انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے مقامات طے کرکے وہان پہ پہونچے ہون گے تو بقول معترض انہون نے بھی اپنے تیئن اون اولیاؤن و انبیاؤن سے افضل ٹھرایا اور حالانکہ اجتک کبھی کسی کو یہ کہتے ہین نہین سنا کہ حضرت خواجہ نقشبند و بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم نے اپنا مرتبہ جمیع اولیا و انبیا علیہم السلام سے افضل بتایا ہے۔ اسی طرح حضرت کو بھی ابتدا مین سیر ہوئی اور اوس کو

حضرت خواجہ کے پاس لکھہ بھیجا کیونکہ اس گروہ مین یہ قاعدہ ہے کہ اپنے تمام واقعات وواردات اپنے پیر کی خدمت مین بیان کرتے ہین تاکہ اوسکی صحت سقم سے اگاہی ہو اور خصوصاً یہ سیر تو حضرت کے بخواہش حضرت خواجہ ہوئے جیسے کہ عنوان مکتوب سے پایا جاتا ہے اور یہ اوس سے ہرگز نہین سمجھا جاتا ہے کہ حضرت اپنے تئین افضل از صدیق اکبر سمجھتے ہون رضی اللہ تعالی عنہم پھر معلوم نہین ہوتا کہ حضرت پر یہ اعتراض کیون ہوا ظاہراً اوسکی وجہہ سوا تعصب یا عدم فہمی معاملات صوفیہ اور کچھ معلوم نہین ہوتی دوسرا اعتراض حضرت پر انکا مسئلہ وحدت الوجود کا ہے اور بعض صوفیہ یہ جانتے ہین کہ حضرت اس مسئلہ کے بالکل مخالف ہین حالانکہ یہ محض خلاف واقعہ ہے راقم الحروف کا یہ عقیدہ ہے کہ مسئلہ وحدت الوجود مین جسقدر حضرت کو حظ وافر تھا دوسرے کو نہوگا البتہ حضرت کو اس مقام سے ترقی ہوئی اور غالباً اسی ترقی کو کم فہم انکار سمجھتے ہین یہ اعتراض بھی مثل پہلے اعتراض کے حضرت کی زندگی مین مشہور ہو گیا تھا چنانچہ حضرت نے اسکے جواب مین ایک شخص کو اس لکھا ہے مخدوما مکرما معتقد فقیر از خوردی مشرب اہل توحید بود والد فقیر قدس سرہ بظاہر برہمین مشرب بودہ اند بر سبیل دوام بہمین طریق اشتغال داشتہ اند با وجود حصول نگرانی تمام در باطن کہ بجانب مرتبہ بیکیفی داشتہ اند وبحکم ابن الفقیہ نصف الفقیہ فقیر را ازین مشرب حظ وافر بود ولذت عظیم داشت تا آنکہ حق سبحانہ وتعالی بہ محض کرم خویش بخدمت ارشاد پناہی حقایق ومعارف آگاہی مؤید الدین الرضی شیخنا ومولانا وقبلتنا محمد الباقی قدسنا اللہ تعالی سرہ رسانید وایشان بہ فقیر طریقہ علیہ نقشبندیہ تعلیم فرمودند وتوجہ بلیغ بحال این مسکین مرعی داشتند بعد از ممارست این طریقہ علیہ در اندک مدت توحید وجودی منکشف گشت وغلوے درین کشف پیدا شد علوم ومعارف این مقام فراوان ظاہر گشتند وکم دقیقہ از دقایق این مرتبہ ماندہ باشد کہ آنرا منکشف نہ گردانیدند ودقایق معارف شیخ محی الدین ابن العربی را کما ینبغی لائح ساختند وتجلی ذاتی کہ صاحب فصوص آنرا بیان فرمودہ است ونہایت عروج جز آنرا نمی داند ودر شان تجلی میگوید وما بعد ہذا الا العدم المحض بآن تجلی ذاتی مشرف گشت وعلوم ومعارف آن تجلی را کہ شیخ مخصوص بخاتم الولایہ میداند بتفصیل معلوم شد وسکر وقت وغلبہ حال درین توحید بجدے رسید کہ در بعضے عریضہا کہ بحضرت خواجہ نوشتہ بود این دو بیت را کہ سراسر سکر است نوشتہ بود رباعی اے دریغا کین شریعت ملت اعمائیست

ملت ما کافرے وملت ترسائی است ؛ کفر و ایمان زلف و روی آن پری زیبائی است ؛ کفر و ایمان ہر دو اندر راه ما یکتائی است و اینحال تا مدت مدید کشید و از شہور بسنین انجامید ناگاه عنایت بیغایت حضرت جل سلطانہ از دریچہ غیب در عرصہ ظہور آمد و پردہ روپوش بیچونی و بیچگونگی را برانداخت علوم سابق کہ مبنی از اتحاد و وحدت وجود بوده اند رو بزاول آوردند و احاطہ و سریان و قرب و معیت ذاتیہ کہ در ان مقام منکشف شده بود مستتر گشتند و بیقین یقین معلوم گشت کہ صانع را جل شانہ با عالم ازین نسبتہاے مذکورہ ہیچ ثابت نیست احاطہ و قرب او تعالی علمی است چنانچہ مقرر اہل حق است شکر اللہ تعالی سعیہم واو سبحانہ با ہیچ چیز متحد نیست او ست تعالی و تقدس و عالم عالم او سبحانہ بیچون و بیچگونہ است و عالم سراسر بداغ چونی و چگونگی متسم بیچون را عین چون نتوان گفت واجب تعالے را عین ممکن نتوان خواند قدیم ہرگز عین حادث نشود ممتنع العدم عین جایز العدم نہ گردد و انقلاب حقایق محال است عقلا و شرعا و صحت حمل یکے بر دیگرے ممتنع است در اشیا عجب است کہ شیخ محی الدین و تابعان او ذات واجب تعالے را مجہول مطلق میگویند و محکوم علیہ بحکمی نمے دانند مع ذالک احاطہ ذاتی و قرب و معیت ذاتیہ اثبات مینمایند و ماہو الا الحکم علی الذات تعالی و تقدس فالصواب ما قال العلماء من اہل السنۃ من القرب العلمی والاحاطۃ العلمیۃ و در زمان حصول علم و معارف مناقی مشرب توحید وجودی این فقیر را اضطراب تمام بود کہ وراء این توحید امر دیگر عالی تر نمیدانست و تضرع و زاری و دعا میکرد کہ این معرفت زائل نگردد تا آنکہ حجب تمام از روئے کار زایل گشتند و حقیقت کما ینبغی منکشف شد معلوم شد کہ عالم ہر چند مرایاے کمالات صفاتی است و مجاے ظہورات اسمائے اما مظہر عین ظاہر نیست و ظل عین اصل نہ چنانکہ مذہب اہل توحید وجودی است اور اسی طرح مکتوب صد و نودم جلد اول میں اپنا ابتدائی احوال لکھتے لکھتے تحریر فرماتے ہیں ۔ اے عزیز اگر قلم را در تفصیل احوال و تبیین معارف جاری سازم بتطویل انجامد و باطناب کشد علی الخصوص معارف توحید وجود و علوم ظلیت اشیاء اگر در بیان اینہا جماعہ کہ عمرہا در توحید وجود گرم ایندہ اند معلوم نمایند کہ قطرہ ازان دریائی بے نہایت حاصل نکردہ اند عجب آنست کہ ہمان جماعت این درویش را ارباب توحید وجودی انگار ندو از علماء منکرین توحید میشمارند و از گوشہ نظرے پند اشتہ اند کہ امرار بر معارف توحید از کمال است و ترقی ازان مقام از نقص ست ؛ بیخبری چند

زخود بیخبر چه عیب پسندند بزعم ہنر متشبہ این جماعہ درین امر اقوال مشایخ ما تقدم است کہ در توحید وجودے واقع شدہ اند حضرت سبحانہ وتعالیٰ ایشان را انصاف دہاد از کجا دانستہ اند کہ آن مشایخ را از انمقام ترقی واقع نشدہ است ومحبوس آنمقام ماندہ اند سخن در نفس حصول معارف توحیدے نیست کہ آن البتہ واقعہ است بلکہ سخن در ترقی ازان مقام است اگر صاحب ترقی را منکر توحید گویند دران اصطلاح بندند چہ مناقشہ شد۔ اگر ارباب توحید وجود خیال کریں اور انصاف کو بھی کام فرمائیں تو حضرت کے احسان سے تا قیام قیامت سبکدوش نہیں ہو سکتے کہ حضرت نے اس مسئلہ کو جس پر کہ ہمیشہ سے علماء ظواہر فتویٰ کفر دیتے تھے مطابق شریعت غرا ایسا ثابت کیا ہے کہ جائے دم زدن باقی نہیں رہے چنانچہ مکتوب ہشتاد و نہم جلد ثالث اسپر دال ہے و ہو ہذا۔ بقاضی اسمٰعیل فرید آبادی در شرح سخن شیخ تعلق بابعضے دقایق توحید وجودی قال شیخ الولی روزبہان البقلی قدس سرہ فی تبین غلطات المتصوفہ دیگر غلط آنست کہ گویند ہمہ اوست وباین ہمہ جزئیات متفرقہ حادث یک ذات خواہند وبر مزیکدیگر را گویند کہ ما خود اوئیم پس آن کافر از صد ہزار خدا باشد وخداوند عالم وتقدس از جمع وتفرقہ محدثات منزہ است واحد است کہ جز ورا برو راہ نیست حلول نپذیرد ومتلون نشود برین قول کافر اند نہ خود را دانند نہ خدا را کہ اگر کسے حق بودے کے فنا شدی قومے را غلط در روح وا ینہا را در جسم است قاتلہم اللہ سبحانہ منتہی پوشیدہ نماند کہ عبارت ہمہ اوست ہر چند در قدماء صوفیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم متعارف نبودہ است اما مثل انا الحق وسبحانی ولیس فی جبتی سوائی وامثال آنہا بودہ بسیار است کہ مودی این عبارت وآن عبارات یکے است آب از سر گذشتہ است چہ یک نیزہ چہ صد مثل ہوزن مشہور است کہ در متاخران صوفیہ این عبارت شایع وذایع است وبے تکلف ہمہ اوست میگویند وبران قول اصرار دارند مگر قلیلے از ینہا کہ درین عبارت وامثال این عبارت تردد دارند بلکہ صورت انکار اظہار مینمایند وآنچہ این فقیر از اطلاقات ایشان معنے ہمہ اوست میفہمد آنست کہ این ہمہ جزئیات متفرق حادث ظہور یک ذات اند تعالیٰ وتقدس ورنگ آنکہ صورت زید مثلاً در مرایاے متعددہ منعکس میگردد وظہور آنچہ آنجا پیدا کند گویند ہمہ اوست یعنی این ہمہ صور کہ در مرایاے متعددہ نمود پیدا کردہ است ظہور یک ذات زید است اینجا کدام جزئیت واتحاد است وکدام حلول وتلون ذات زید با وجود این ہمہ صور بصرافت وحالت اصلی است

واین صور ور وے ہیچ افزوده است و ہیچ کاسته آنجا که ذات زید است واین صور آنجا نامی ونشانے نیست تا باوے نسبتی از نسبت جزئیت واتحاد وحلول وسریان پیدا کند سر الآن کما کان را اینجا باید جست چه در مرتبه که اوست تعالی چنانچه علم را پیش از ظهور آنجا گنجائش نبود بعد از ظہور ہم آنجا ہیچ گنجائش نباشد فلا جرم یکون الآن کما کان عجائب کار دیار ہست بسیارے از اکابر متقدمین صوفیه ازین عبارت توحید امیز معنے حلول واتحاد مےفہمند وتکفیر وتضلیل قائلان العبارت مےنمایند وبعضے ازینہا توجیہات آن عبارت را بر نہجے مےنمایند که بمذاق قائلان ہیچ نسبت ومناسبت ندارد صاحب عوارف میفرماید که قول انا الحق از منصور وقول سبحانی از بایزید بسطامی بر طریق حکایت بوده است یعنی از حق جل وعلا سلطانه واگر بطریق حکایت نباشد بلکه شائبه حلول واتحاد درمیان بود قائلان این اقوال را رد مے نمائیم چنانچه نصاری را رد میکنیم که بحلول واتحاد قائل اند واز تحقیق واضح گشت که درین عبارات شطح نما ہیچ حلول واتحاد نیست اگر حمل است باعتبار ظہور است نه باعتبار وجود چنانچه فہمیده اند بحلول واتحاد برده ما ناکه این مسئله توحید در متقدمان صوفیه نیک محرر وملخص نشده بود ہر کسے که از ینہا مغلوب حال میگشت کلمه در توحید که اتحاد نما باشد ازوے صادر میشد واز غلبه سکر بیسر آن در نمیرفت وظاہر آن عبارت را از شائبه حلول واتحاد مصروف نمیساخت وچون نوبت بشیخ بزرگوار محی الدین بن العربی قدس سره رسید او از کمال معرفت این مسئله دقیقه را شرح ساخت ومبوب ومفصل گردانیده در رنگ صرف ونحو در تدوین در آورد مع ذالک جمع ازین طائفه مراد او را نفہمیده تخطیه او نمودند ومطعون وملام ساختند ودرین مسئله در اکثر تحقیقات شیخ محق است وطاعنان او دور از صواب بزرگی وفور علم شیخ را از تحقیق این مسئله باید دریافت نه رد وطعن او باید کرد — واین مسئله ہر چند بیشتر رود وبتلاحق افکار متاخران واضح ومنقح تر میگردد واز شبہائے حلول واتحاد دور تر مے افتد نحو یکه الحال بتلاحق افکار متاخران نحو به واضح ومنقح گشته است ہرگز در زمان سیبویه واخفش آن تنقیح ووضوح نداشت که تکمیل صناعت بتلاحق افکار است امام اعظم وامام ابی یوسف رضی الله تعالے عنہما تا ششماه در مسئله خلق قرآن بایکدیگر مناقشه داشتند ورد وبدل میکردند بعد از ششماه متحقق شد کسیکه قرآن را مخلوق گوید کافر گردد این طول منازعت بواسطه عدم تنقیح این مسئله بوده است ودر یوقت والحال که بتلاحق افکار منقح شده است گوئیم که محل نزاع اگر حروف وکلمات اند که دوال اند بر کلام نفسی شک نیست که حادث اند ومخلوق واگر مدلولات مراد باشد قدیم وغیر مخلوق است این تنقیح از برکات تلاحق افکار است بر سر اصل سخن رویم وگوئیم که معنے دیگر ہم این عبارت را ہست که از حلول واتحاد بعید است یعنی ہم

نیستند موجود اوست تعالیٰ نه اینکه اینها ہمه اوست ہستند و باو متحد اند تعالیٰ این را خود الہیه نگویند از بزرگان
چگونه متصور شود و چون در غلبه محبت ماسوائے محبوب از نظر این بزرگواران مستور میگردد و غیر او در مشہود ایشان
نمی ماند میگویند ہمه اوست یعنی این ہمه که ثابت میشود متوہم و متخیل بوده است موجود اوست تعالیٰ برین تقدیر
ہم نه شائبه جزئیت و اتحاد است و نه مظنت حلول و تلون مع ذالک این فقیر امثال این عبارات را نمی
پسندد و ہر چند این مقاصد مبرا است زیرا که شایان مرتبه تقدس و تنزیه خداوندی است جل سلطانه اینها
چه باشند که مظاہر او بوند تعالیٰ ع درکدام آئینه در آید او ٭ و ایشان را یارائے آن کجا است که باعتبار ظہور
ہم بروے تعالیٰ محمول گردند اگر مظہر اند ظلے از ظلال کمالات آنرا مظہر اند و آن ظل که اینها مظہر او ہستند خداوند
جل سلطانه که او را چندین ہزار ظلال با ذات تعالیٰ درمیان بوده باشند ان لله سبعین الف حجاب من
نور و ظلمة شنیده باشند پس بے تحاشی مظہر ظلی از ظلال کمال او را سبحانه بروے محمول داشتن و اوست گفتن
سوء ادب است و کمال جرات اما چون در غلبه سکر حال است آنقدر مذموم نیست و ہمچنین بر توجیه ثانی مشہود
خود را عین حق دانستن و باعتبار آن محمول ساختن نیز سوء ادب است بلکه خلاف واقعه آن مشہود ہم
ظلے از کمالات اوست سبحانه و او تعالیٰ وراء الوراء است ثم ورا نیز ہر چه مشہود است شایان نفی است پس
حق نبود جل و علا خواجه نقشبند میفرمایند قدس سره ہر چه دیده شد و شنیده شد و دانسته شد آنہمه غیر حق است
سبحانه بحقیقت کلمه لا نفی آن باید کرد و آنچه مختار این حقیر است درین مسئله و مناسب شان تقدس و تنزیه است
عبارت ہمه ازوست نه بآن معنی که علماء ظواہر بر آن اقتصار نمایند و گویند صدور و خلق ہمه ازو است این نحو
صادق است مع ذلک اینجا علاقه دیگر ہم است که علماء بآن مہتد نگشته اند و صوفیه بدریافت آن ممتاز گشته
و آن ارتباط اصالت و ظلیت است یعنی اگر وجود ممکن است ناشی از وجود واجب است تعالیٰ و پرتو وجود اوست
سبحانه و ہمچنین اگر حیات است ناشی از صفت حیوة اوست سبحانه و پرتو آن حیوة مقدسه است علی ہذا القیاس العلم
والقدرة والارادة وغیره پس بطور صوفیه عالم ہم صادر از و است سبحانه و ہم ظل کمالات او و ناشی از آن کمالات
منزه او تعالیٰ مثلاً وجودے که بممکن داده اند نه امرے است که بسر خود باشد و استقلال او را حاصل بود بلکه
آن وجود پرتو ظل وجود واجب است تعالیٰ و ہمچنین حیوة و علم و غیرہما که بممکن بخشیده اند نه امورے اند که
استقلال ثبوت از صانع تعالیٰ پیدا کرده اند بلکه وجود صدور از صانع تعالیٰ اینہا ظلال کمالات وے اند سبحانه
و صور و امثال کمالاتست این ارتباط اصالت و ظلیت و صوفیه بآن مہتد گشته اند معامله صوفیه را با علماء

علیین بردہ است و بفنا و بقا رسانیدہ بولایت خاصہ متحقق ساختہ و چون علماء ظواہر را این دید میسر نشدہ
است از فنا و بقا بہرہ نرسیدہ بولایت خاصہ متحقق نشدہ و صوفیہ کمالات خود را ظلال کمالات واجب تعالی
یافتہ اند و وجود و سائر توابع وجود را عکوس آن کمالات دانستہ ناچار خود را پیش امانت دارے کمالات او ندیدہ
اند و غیر را از مرایائے ان کمالات نیافتہ و چون بحکم ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا این امانت
را باہل امانت بسپارند و این کمالات را باصل بدہند و خود را معدوم یابند و میت دانند چہ وجود و حیٰوۃ چون
باصل رفت معدوم و میت ماند و فنا متحقق گشت للمولوی ؎ چون بدانستی تو او را از نخست * بہ سوئے
آنحضرت نسب کردی درست * و آنکہ دانستی کہ ظل کیستی * فارغی گر مردہ و گر زیستی * بعد از فنا اگر
او را ببقا مشرف سازند مرۃ ثانیہ وجود و توابع وجود از صفات کاملہ او را عطا خواہند فرمود و بولایت ثانیہ
متحقق خواہند ساخت لن یلج ملکوت السموات من لم یولد مرتین ؎ ھنیئا لارباب النعیم نعیمھا *
بارے خدایا از تنگی عبارات الفاظیکہ شرع باطلاق آن وارد نشدہ است در رنگ ظلیت و غیرہا اطلاق مینمائیم
و میگوئیم وجود ممکن ظل وجود واجب است تعالیٰ و صفات ظلال صفات کاملہ او تعالیٰ از این اطلاقات
ترسان و لرزان ام و چون اولیاء تو باین اطلاقات سبقت نمودہ اند امید وار عفو ہیم ربنا لا تؤاخذنا
ان نسینا او اخطانا باید دانست از ین تحقیق کہ سابق نمودہ آمد واضح گشت کہ صوفیہ کہ قائلند بکلام ہمہ
اوست عالم را با حق جل و علا متحد نمی دانند و حلول و سریان ثابت نمیکنند و حملے کہ مینمایند باعتبار ظہور
ظلیت است نہ باعتبار وجود و تحقق و ہرچند از ظاہر عبارت شان اتحاد وجودی متوہم شود اما حاشا کہ
مراد شان آن بود کہ کفر و الحاد است و چون حمل یکے بر دیگرے باعتبار ظہور گشت نہ باعتبار وجود
معنی ہمہ اوست ہمہ ازوست کہ ظل شئے ناشئے از ان شئے است و ہرچند در غلبہ احوال ہمہ اوست
گویند اما فی الحقیقت مراد شان از آن عبارت ہمہ ازوست باشد فلا مجال فی الاطلاق کلامہم والحکم
بتضلیل قائلیہم و تکفیرہم بانکہ ظل شئے عبارت از ظہور شئ است در مرتبہ ثانیہ یا ثالث یا رابع مثلاً صورت
زید کہ در مرآت منعکس گشتہ است ظل زید است و ظہور زید است در مرتبہ ثانیہ و زید فی حد ذاتہ در مرتبہ
وجود اصلی خود است کہ بظلے خود را در مرآت ظاہر ساختہ است بے آنکہ در ذات و صفات تلوینی
و تغیری رود چنانچہ گذشت ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شئ قدیر والسلام علی من اتبع الہدیٰ
اس مکتوب سے ناظرین انصاف پسند معلوم کر سکتے ہیں کہ حضرت نے کیسے کیسے براہین ساطع

و دلائل قاطع سے اس مسئلہ کو شرع شریف سے تطبیق دی ہے باوجود این ہمہ پہر بہی اگر کوئی حضرت کو منکر وحدت الوجود کہے تو یا وہ حضرت کے حالات و مذاق سے واقف نہین یا آنکہ وہ متعصب و متعسف محض ہے مگر اس کا کیا علاج بقول شخصے۔ گر نبیند بروز شپرہ چشم * چشمہ آفتاب را چہ گناہ

مقام آٹھوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے مکاشفات وکرامات کے بیان مین

حضرت نے فرمایا کہ ایک روز بعد نماز ظہر مین مراقب بیٹھا تہا اور حافظ قرآن پڑہتا تہا اسی اثنا مین مینے اپنے اوپر ایک خلعت عالی نورانی پایا ایسا معلوم ہوا کہ یہ خلعت قومیت تمام ممکنات ہی کہ اللہ تعالے پیغمبر اولی العزم کو عنایت کرتا ہے اور الہام ہوا کہ بوراثت و تبعیت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وسلم تمکو عطا ہوا اور جمیع مخلوقات کا قیام تمہاری ذات پر مقرر ہوا کہ اتنے مین حضرت سید المرسلین تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے میرے سر پر دستار باندہی اور مبارکباد منصب قیومت دی فرمایا کہ ایک روز بعد نماز عشا مین دعا مانگتا تہا کیا دیکہتا ہون کہ میرا تمام بدن مثل شمع کے روشن ہے اور آفتاب کی طرح ایسا چمکتا ہے کہ آنکہہ سامنے نہین ٹہہرتی اسی اثنا مین الہام ہوا کہ یہ روشنی اسواسطے ہے کہ تیرا بدن بقیہ طینت حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے حضرت بارہا فرمایا کرتے تھے کہ جو کچہ بقیہ طینت حضرت خاتم النبیین تہا بطور اولوش ایک فرد امت کو پہونچا ہے اور اس سے کچہ بچکر اوسکا ایک منتسب کو ملا ہے منتسب سے حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت کے فرزند ثالث مراد ہین حضرت کا تمام بدن بقیہ طینت مصطفوی صلعم کا بنا تہا مگر پیر مبارک نہ تھے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ میرا حال مثل طاؤس کی ہے کہ اپنے بدن کی زیبائی و رعنائی دیکہہ دیکہہ کر خوش ہوتا ہے اور ناچتا ہے لیکن جب پیرون پر نظر پڑتی ہے تو پژمردہ ہو جاتا ہے اسی طرح مین بہی جب اپنا بدن دیکہتا ہون تو خوش ہو جاتا ہون اور جب پیر دیکہتا ہون تو منقبض ہو جاتا ہون۔ ایک روز فرمایا کہ کیا دیکہتا ہون کہ ایک صفہ بلند پر جمیع انبیا موجود ہین اور حضرت ابراہیم خلیل علے نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام میر مجلس ہین چنانچہ مین بہی اوس جگہہ گیا مگر بیٹہنے کی جگہہ نہ تہی کہ اتنے مین حضرت خلیل اللہ نے سب کی طرف

متوجہ ہو کر فرمایا یا ایہا الذین آمنوا افسحوا فی المجالس سے شکر سب نے تہوڑی تہوڑی حرکت کی اور میرے بیٹھنے کی بقدر جگہ نکل آئی اور میں وسجگہ بیٹھ گیا ٭

نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے فرمایا کہ آج خواب مین دیکہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہون کہ حضرت خاتمیت نے ایک اجازت نامہ جیسا کہ مشائخ اپنے خلفاء کو لکھکر دیتے ہین مجھکو دیا ہے لیکن بعدہ معلوم ہوا کہ اس اجازت نامہ مین ابہی کچھہ کسر ہے کہ اتنے مین ایک شخص آکر مجھسے وہ اجازت نامہ بحضور رسول صلے اللہ علیہ وسلم لیگیا ہے اور پہر اوسپر لکھوا کر اور حضرت محبوب رب العالمین کی مہر سے مزین کرا کے مجھکو لا کر دیا ہے اوسکے متن مین الطاف عظیمہ جو کہ اس دنیا کے متعلق ہین لکھے ہین اور اوسکی پشت پر لکھا ہے کہ تمکو اجازت نامہ آخرت عطا ہوا ہے اور مقام شفاعت مرحمت فرمایا ہے اور کاغذ اجازت نامہ بہت طولانی اور اوسپر بہت سی سطرین لکہی ہین فرمایا مین رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اسطرح بیٹھا ہون جیسے کہ بیٹا باپ کے پاس بیٹھا ہو کہ اتنے مین وہ اجازت نامہ لپٹا ہوا ہاتہہ مین لئے ہوئے حرم شریف مین حضرت صلعم کے ساتھہ داخل ہوا حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا بحضور آن سرور صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے فرمانے لگے کہ مین تیری انتظار مین تہی اور تو یہ کام کر اور یہ حضوری حضرت خاتمیت صلعم اور حضرت خدیجہ الکبرٰی رضی عنہا مجھکو کچھہ عجیب عجیب معلوم ہوتی ۔ **نقل ہے** کہ حضرت کو زیارت بیت اللہ کا کمال شوق تہا اور ایک روز اسی بیقراری مین تہے کیا دیکھتے ہین کہ تمام عالم جن وانس وملائک وغیرہ نماز پڑہتے ہین اور سجدہ حضرت کی جانب کرتے ہین حضرت اس بات سے نہایت متحیر ہوئے اور متوجہ کشف اس معاملہ کے ہوئے معلوم ہوا کہ کعبہ معظمہ آپ کی ملاقات کیواسطے آیا ہے اور اپکا احاطہ کیا ہے اس سبب سے جو کعبہ کو سجدہ کرتا ہے وہ آپ کی طرف معلوم ہوتا ہے چنانچہ اسی اثناء مین الہام ہوا کہ تو ہمیشہ زیارت کعبہ کا مشتاق تہا اسواسطے ہمنے کعبہ کو تیری زیارت کیواسطے بہیجا ہے **نقل ہے** کہ ایک روز حضرت نے واقعہ مین دیکہا کہ گویا ہزارون ہزار فرشتے ایسے حسین وجمیل کہ نشان لو سے نگاہ کام نہین کرتی ہے حاضر ہین اور کہتے کہ اللہ تعالی نے ہمکو حکم دیا ہے کہ اپکی اطاعت مین حاضر ہون کہ خزانہ رحمت آپ کو عطا ہوا ہے چنانچہ اشارت متعلقہ رباعی مولفہ حضرت مندرجہ مکتوب تین سو گیارہ جلد اول مصداق اسکی ہی رباعی ہاے دو حشمی است مربی ما ٭ ہمچو الف رب حبیب خدا ٭ لام مربی خلیل اللہ ست ٭

بیم ز تدبیر کلیم اللہ است مہ **نقل ہے** کہ آپنے فرمایا کہ مجھپر منکشف کیا ہے کہ حقیقت محمدی گنجینہ رحمت رحمٰن جل سلطانہ سے ہے اور کوئی رحمت خواہ دنیوی ہو خواہ اخروی اس گنجینہ سے باہر نہین جسقدر رحمت کہ آخرت مین ذخیرہ ہے ایک چشم ہی ہے اور دوسری چشم کی رحمت دنیا مین پہیلی ہوئی ہے ۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے خواب مین جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا گویا آپ فرماتے ہین کہ تو مجتہد علم کلام ہے حضرت نے فرمایا کہ جب سے میرا علیحدہ رائے ہے لیکن اکثر موافق ابو حنیفہ ہے فرمایا کہ جب اجتہاد ابو حنیفہ اور شافعی کی سیر کرتا ہون معلوم ہوتا ہے کہ دو حصہ حق بجانب ابو حنیفہ ہے اور ایک حصہ بطرف امام شافعی رحمتہ اللہ علیہما اور ان دو بزرگوار سے حق باہر نہین فرمایا کہ ایک روز بیٹہا تہا کیا معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ مع شاگردان آئے ہیں اور ہر ایک نور مجہہ مین آیا اور اوس نور مین مجہکو فنا و بقا حاصل ہوئی اسکے کئی روز کے بعد دیکہا کہ اوسیطرح امام شافعی مع تلامذہ تشریف لائے اور جو معاملہ امام ابو حنیفہ سے گذرا تہا وہ ہی اون سے پیش آیا۔ **نقل ہے** کہ حضرت نے فرمایا کہ بلا شائبہ تکلف و تعصب کہا جاتا ہے کہ نورانیت مذہب حنفی نظر کشفی مین مثل دریاء عظیم کے معلوم ہوتی ہے اور دوسرے مذہب مثل حوض کے **نقل ہے** کہ ایک روز حضرت حلقہ مین مع یاران مراقب بیٹھے تھے کہ حضرت شاہ سکندر نبیرہ شاہ کمال کیتہلی آئے اور ایک خرقہ آپکے دوش مبارک پر ڈالدیا حضرت نے آنکہہ جو کھولی تو دیکہا کہ شاہ سکندر ہین جلدی سے اوٹھے اور تواضع معانقہ کیا حضرت شاہ سکندر نے کہا کہ میرے جد امجد نے اپنے وصال کے نزدیک یہ جبہ جو کہ حضرت غوث الاعظم سے پشت بہ پشت چلا آتا ہے میرے سپرد کیا تہا اور کہا تہا کہ اوسکو امانتاً اپنے پاس رکہہ جس کو مین کہونگا اوسکے حوالہ کرنا آپ چند مرتبہ مجہسے حضرت جد امجد نے تمہارے حوالہ کرنیکے واسطے واقعہ مین کہا لیکن مجہپر اس تبرک کا علیحدہ کرنا سخت شاق تہا مگر چونکہ اب تاکید بہ تہدید کی چار و ناچار لے آیا حضرت وہ جبہ پہنکر خلوت مین تشریف لیگئے فرمایا کہ اوسوقت میرے دل مین یہ خطرہ گذرا کہ مشایخ کی یہی عجب معمول ہین کہ جس کو جامہ پہنا دیا وہ ہی خلیفہ ٹہرا ورنہ یہہ چاہیئے کہ پہلے خلعت معنوی پہنایئن بعد ازان اپنا خلیفہ بنایئن بمجرد اس خطرہ کے حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ مع تمامی خلفاء تا حضرت شاہ کمال کیتہلی تشریف لائے اور اپنے خاصہ نسبت کے انوار و اسرار سے مالا مال کردیا اوسوقت پہر دلمین خیال آیا کہ مین نقشبندیون کا پرورش یافتہ ہون اور یہان یہ معاملہ گذرا کہ اتنے ہی مین حضرت خواجہ عبد الخالق عجدوانی سے

لیکر یا حضرت خواجہ باقی باللہ سب تشریف لائے اور حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ حضرت غوث الاعظم کے برابر بیٹھے اکابر نقشبندیہ نے فرمایا کہ شیخ احمد ہماری تربیت سے کمال وتکمیل کو پہونچے ہین آپکو اوسنے کیا علاقہ ہے اکابر قادریہ نے کہا کہ اول چاشنی ہمارے خوان سے کہائی ہے (اور یہ اوس قصہ کی طرف اشارہ ہے کہ شاہ کمال کیتہلی حضرت کے ایام شیرخوارگی ہین تشریف لائے تہے اور حضرت بیمار تھے اور شاہصاحب نے اپنی زبان مبارک حضرت کے دہن ہین دی تہی اور آپنے اوس کو خوب چوسی تہی) اور اب خرقہ بہی ہمارا ہی پہنا ہے اسی بحث ہین حضرات چشتیہ وکبرویہ وسہروردیہ بہی تشریف لائے اور کہا کہ انکے ہم بہی دعویدار ہین (کیونکہ ان خاندان کی خلافت حضرت کو اپنے والد بزرگوار سے قبل بیعت حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ ملی تہی) مولینا بدرالدین سرہندی حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ نے حضرات القدس ہین لکہا ہے کہ اوسوقت اسقدر ارواح اولیا جمع ہوئین کہ تمام مکان وگلی وکوچہ ودشت وصحرا بہر گیا اور مناظرہ ہین صبح سے ظہر کا وقت ہوگیا کہ اس اثنا ہین جناب سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ والہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور بکمال کرم ونوازش سب کی تسلی ودلاسا فرماکر ارشاد فرمایا کہ چونکہ کمال وتکمیل شیخ احمد کے طریقہ نقشبندیہ ہین ہوئی ہے اسواسطے اسکی ترویج کرین اور باقی سلاسل کی نسبت بہی القا کرین کہ الکا حق بہی ثابت ہے اور اسی بات پر فاتحہ پڑہا گیا اور سب رخصت ہوگئے فرمایا کہ طریقہ قادریہ ہین بعد شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ کمال کیتہلی رحمۃ اللہ علیہم کے مانند کم نظر آتا ہے فرمایا کہ آفتاب کی جانب بفراغت دیکہہ سکتے ہین مگر شاہ سکندر کے قلب کی طرف بوجہ شعشان نور نگاہ نہین کیجاتی ۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے واقعہ ہین دیکہا گویا حضرت علی تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ تجہکو علم سلوات سکہانے آیا ہون ۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے فرمایا کہ ہین بیٹہا ہوا تہا کہ دایرۂ غضب الہی ظاہر ہوا اوسمین جو سیری تو طرح طرحکے غضب ذاتی وصفاتی وانتقامات اوسجانہ مطالعہ کئے اور یہ سیر دیر تک رہی بعد ازان دیکہا کہ اوس دایرہ سے نکلکر مافوق کے مقام پر سیر ہوئی معلوم ہوا کہ یہ دایرۂ استغنائی ہے وہان ہمہ رنگ کی استغنائی ذاتی وصفاتی اللہ تعالے کی نظر سے گذرین بعد ازان اوس مقام سے مقام بالا کی سیر ہوئی معلوم ہوا کہ یہ مقام رحمت ہے اس مقام ہین صرف جمال ہی جمال کا ظہور ہے جلال واستغنائی کی بو بہی نہین ہے بعد ازان سیر فوق الفوق الی ماشاء اللہ واقع ہوئی ۔ نقل ہے

کہ ایک روز مسجد و گہر و خانقاہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ کیا دیکہتا کہ شریعت اسجگہ اوتری ہے جیسے
کہ کاروان آکر ٹہرتا ہے **نقل ہے** کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک روز حافظ حلقہ مین قرآن پڑہتا تہا حفا-
کہ دفعتاً بعض وساوس درباب قرآن میرے دلمین آنے لگے خیال آیا کہ نفس مطمئنہ ہوگیا ولایت تحقق
فنا و بقا حاصل پہر یہ خطرات کہان سے چنانچہ اس راز کے کشف کے واسطے متوجہ ہوا بعد توجہ بسیار
والتجاء بے شمار کیا دیکہتا ہون کہ ایک مرغ عظیم الخلقت میرے سینہ سے نکلکر باہر گیا ہے غور کیا تو معلوم ہوا
کہ سینہ مین یہ ہے خناس تہا جو کہ وسوسہ ڈالتا تہا حضرت پیغمبر علیہ السلام کو اسی خناس کے شر سے بچنے
کیواسطے حکم ہوا تہا جس جگہ کہ فرمایا ہے قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخنا
س الذی یوسوس فی صدور الناس اور پہر الہام ہوا کہ اصل دین مین جو خطرہ گزرتا ہے منشاء اوس کا
یہی خناس ہے کہ سینون مین آشیانہ رکہتا ہے اور ہر وقت نیش زنی کرتا رہتا ہے اور پہر الہام ہوا
کہ اس کے آشیانہ کو تیرے سینہ سے دور کردیا حضرت نے فرمایا الحق کہ بعد خروج اوس خناس کے
عجب شرح صدر حاصل ہوا فرمایا کہ مجہپر مکشوف ہوا ہے کہ ہندوستان مین بہی انبیا گزرے ہیں لیکن
کسیکا ایک تابع ہوا اور کسیکے دو غرض کہ تین سے زیادہ کسیکی نہین پائی جاتی اور اگر چاہون تو اون کا
مکان و جگہ بعض بہی بتا سکتا ہون بلکہ اون کے قبر بہی کہ اون کے انوار نظر آتے ہین فرمایا کہ ایک
روز ایک اپنے فرزند متوفی کی روح پر ثواب رسانیکی نیت سے کچہہ طعام فقیرون اور درویشون کے
کہلانیکے واسطے تیار کرایا اسی اثنا مین میری زبان سے نکلا کہ یہ صدقہ کسطرح قبول ہو کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے
انما یتقبل اللہ من المتقین اسی خیال مین تہا کہ آواز آئی کہ انت من المتقین فرمایا کہ ایک مرتبہ مجہپر دید قصور
اعمال اسقدر غالب تہے کہ جس وقت نماز مین فاتحہ پڑہتا تہا اور لفظ ایاک نعبد و ایاک نستعین پر آتا
تہا حیران ہوجاتا تہا کہ کیا کرون اگر پڑہتا ہون تو کریمہ لم تقولون ما لا تفعلون کا مصداق ٹہرتا ہون
اور اگر نہین پڑہتا تو ترک واجب ہوجاتا ہے کہ اتنے مین آواز آئی کہ شرک کو تیری عبادت سے دور
کیا اور منطوق الا للہ الدین خالص کا ظہور ہوا فرمایا کہ جو کوئی میرے طریقہ مین بواسطہ یا بلاواسطہ
خواہ مرد ہو خواہ عورت قیامت تک داخل ہوگا سبکو میرے پیش نظر کیا اگر چاہون تو ہر ایک کا نام و
مقام بتا دون فرمایا کہ سوا نبوت جو کمالات کہ نوع بشر مین ممکن ہین اللہ تعالے نے مجہکو عطا فرمائے
فرمایا ایک روز حلقہ یاران مین بیٹہا تہا کہ اپنی خرابیون پر نظر پڑی اور یہ دید غالب ہوئی کہ اسی اثنا

مین بحکم من تواضع للہ رفع اللہ کہ آواز آئی غفرت لک ولمن توسل بک الیٰ بواسطہ اور بغیر واسطہ الیٰ یوم القیامت۔ **فرمایا** کہ مجہپر ظاہر کیا ہے کہ جو معاملات وکمالات خدا تعالیٰ نے مجہپر افاضہ فرمائے ہین تا ظہور امام مہدی اور کسی پر نہ ہونگے **فرمایا** کہ مجہپر منکشوف ہوا ہے کہ مہدی معہود رضی اللہ عنہ اسی نسبت (یعنے نسبت مجددیہ) پر ہونگے۔ **فرمایا** کہ مجہپر ظاہر ہوا ہے کہ حقایق ومعارف جو مینے لکہے ہین حضرت مہدی معہود کی نظر سے گذرینگے اور اُن کے مقبول ہونگے **فرمایا** کہ اللہ تعالےٰ نے بمحض فضل وکرم مجہکو بشارت دی ہے کہ تیری دنیا کو آخرت کردی یعنے بہت سے کمالات جو اور دن کے واسطے آخرت پر موقوف ہین حضرت کو اسجگہ عطا ہوے۔ **نقل ہے** کہ ایک روز حضرت قضاء حاجت کو پاخانہ تشریف لیگئے وہان دیکہا کہ مٹی کا پیالہ گندگی مین پڑا ہے اور اُوسپر اللہ کا نام لکہا ہے حضرت اوس پیالہ کو لیکر فی الفور باہر نکل آئے خادم سے فرمایا کہ لوٹا مین پانی لے آوہ لے آیا اوس سے پیالہ کو اپنے ہاتہہ سے دہویا ہرچند خادم نے عرض کی کہ آپ تکلیف نکرین مین دہودونگا لیکن حضرت نے نہ مانا اور خوب پاک کر کے ایک کپڑے مین لپیٹ کر اونچا طاق مین رکہدیا اور جب ضرورت ہوتی اوسمین پانی پیا کرتے اس اثنا مین آواز آئی کہ جیسے تو نے میرا نام بزرگ کیا اسیطرح مینے تیرا نام دنیا وآخرت مین بزرگ کیا فرمایا کہ اگر سو برس ریاضت ومجاہدہ کرتا تو بہی اس قدر فیوض وبرکات نازل نہوتے جیسے کہ اس عمل سے ہوئے۔ **فرمایا** کہ قضا وقدر پر مجہکو اطلاع بخشی ہے اور اسطرح منکشف کیا ہے کہ کسیوجہ سے شریعت غرا کے مخالف نہین ہے۔ **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ ایک امیر شخص نے کسی رشتہ دار قریبی کی روح پر ثواب پہونچانیکے ارادہ سے کہانا تیار کیا اور حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی آپ بہی تشریف لیچلین چونکہ دعوت عام تہی حضرت نے منظور نفرمایا اوس نے کمال عاجزی وانکسار کیا اسی اثنا مین الہام ہوا کہ اگر تو اوسکی ہتک حرمت اختیار کرے تو اوس میت کو روز حشر اسقدر نور بخشون کہ اہل محشر اوس سے منور ہوجاوین حضرت متردد ہوئے کہ ہتک حرمت کیا معنی معلوم ہوا کہ اس قسم کی مجلس مین جانا گویا آپ کی ہتک حرمت ہے پس حضرت نے اجابت دعوت کی اور اوسکے مکان پر تشریف لیگئے۔ **فرمایا** کہ مجہکو بشارت ہوئی کہ جس جنازہ پر تو نماز پڑہے اوس میت کو بخشدون **فرمایا** کہ ایک روز بعد اذان نماز دعا پڑہتا تہا لیکن ہاتہہ زانو پر رکہے ہوئے تہے خیال آیا کہ اس طرح سے دعا مانگنا بعید از ادب ہے ہاتہہ اوٹہا کر دعا شروع کی آواز آئی کہ ان

ادب کی عوض تجھکو کبھی اور کچھ عذاب نہوگا - ایک روز بتقریب تکرار کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
فرمایا کہ بمقابلہ اس کلمہ طیبہ کے کاش تمام عالم حکم قطرہ بدریاے محیط رکھتا فرمایا کہ یہ کلمہ مقدسہ جامع کمالات
نبوت و ولایت ہے لوگ تعجب کرتے ہین کہ ایک مرتبہ کے کلمہ پڑھنے سے کسطرح جنت مل سکتی ہے اور دوزخ
سے خلاصی ہو سکتی ہے فرمایا جو کچھ مجھکو معلوم و محسوس ہوا ہے یہہ ہے کہ اگر تمام عالم کو بعوض ایک دفعہ
پڑھنے کے خلاصی دین تو گنجائش رکھتا ہے اور اگر برکات اس کلمہ کے تمام عالم کو قسمت کردیوین تو ابدالآباد تک
معمور و ساری رہین فرمایا کہ شیخ ابن العربی باانیہمہ شطح مقبولو نمین سے نظر آتے ہیں اور اولیا ؤ نمین
معلوم ہوتے ہین باکریمان کارہا دشوار نیست سچ ہے گاہے بسلاسے برنجند و گاہے بدشنامے بخند ندرد
کنندہ شیخ خطر مین ہے و نیز قبول کنندہ جملہ کلمات شیخ بھی خطر مین ہے فرمایا کہ ایک روز مین متوجہ
یاران تھا معلوم ہوا کہ شیخ طاہر لاہوری کا نام دفتر سعدان سے خارج کرکے دفتر اشقیا مین داخل کردیا چنانچہ
اوسیوقت متوجہ دفع شقاوت شیخ مذکور ہوا عین التجا و تضرع مین معلوم ہوا کہ یہ امر لوح محفوظ مین قضا
معلق نہین ہے اور مشروط کسی شرط کا نہین ہے اوسوقت کمال یاس اور نا امید ہوئی مگر معاً قول
حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ یاد آیا کہ اونہون نے فرمایا ہے کہ قضاء مبرم
مین کسیکو مجال تبدیل نہین ہے لیکن مجھکو اگر چاہون تو وہان بھی تصرف کردن پھر از سر نو ملتجی و متضرع ہوا
اور عرض کی کہ بارخدایا تونے اپنے ایک بندہ کو اس نوازش سے سرفراز فرمایا ہے تیری کمال کرم
سے بعید نہین جو اس عاجز کو بھی ممتاز فرمایئے اوسوقت معلوم ہوا کہ ایک قسم کی قضاء ہے کہ وہ لوح محفوظ
مین مبرم ہوتی ہے اور عند اللہ معلق ہوتی ہے اور اوسمین اخص خواص کو دست تصرف ہوتا ہے اور
یہ معاملہ بھی اوسی قسم آخر سے ہے چنانچہ بفضلہ تعالی حضرت کے تصرف سے شیخ طاہر کو اوس بلا سے
نجات ہوگئی سچ ہے - اولیا را ہست قدرت از الہ ÷ تیر جستہ باز گرد اند زراہ ÷ نقل ہے
کہ ابتدا مین ایک روز حضرت ایک قبرستان مین تشریف لیگئے وہان ایک عورت کی قبر تھی وہ حضرت
کی اہل حق اور قرابتون مین سے تھی حضرت اوس عورت کی قبر کی محاذی مین تا دیر کھڑے رہے پہلے
آثار خضوع و خشوع چہرہ مبارک پر ظاہر ہوئی بعد دیر علامت خوشی و خورمی پائی گئی جب حضرت
مکان تشریف لیگئے تو محرمان اسرار نے دریافت کیا کہ حضرت کیا باعث تھا کہ آپ تا دیر اوس عورت
کی قبر پر کھڑے رہے اور اولاً چہرہ مبارک سے آثار انکسار ظاہر ہوئے اور دیر کے بعد خوشی معلوم ہوئی حضرت

فرمایا کہ جسوقت مین اوسکی قبر پر پہونچا اوسکو معذب دیکھکر متوجہ دفع عذاب ہوا مگر عذاب دور نہین ہوا کہ مین متوجہ ارواح اپنے آبا و اجداد کا ہوا چنانچہ اونکی ارواح پاک حاضر ہوئین مگر دفع عذاب نہوا بعد ازان متوجہ ارواح عالیات حضرات خواجگان ہوا کہ وہ بہی فی الفور تشریف فرما ہوئین لیکن عذاب اوسیطرح قائم رہا آخر کار بصد عجز متوجہ بارگاہ محمدی علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام ہوا کیا دیکھتا ہون کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تخت نبوت پر سوار تشریف لائے ہین اور بمجرد ورود تخت محمدی وہ عذاب دور ہوگیا اور اوس عفیفہ نے مجہکو دعا دی کہ جس طرح تو نے مجہے راحت پہونچائی اوسیطرح اللہ تعالے تجہکو بہی راحت پہونچائے اوسوقت آثار خوشی کے چہرہ پر ظاہر ہوئے ۔ **نقل ہے** کہ ایک روز ایک قبرستان مین حضرت تشریف لیگئے وہان گزرا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر عالم کسی مقبرہ پر گذرے تو چالیس دن تک اوس مقبرہ کا عذاب موقوف ہوجاتا ہے بمجرد اس خطرہ کے الہام ہوا کہ تیرے گزرنیکے وجہہ سے ان اہل قبور کا تا قیامت عذاب موقوف کیا ۔ **نقل ہے** کہ ایک روز ایک خادم نے حاضر ہوکر عرض کی کہ ستر ہزار کلمون کا ثواب آپکے نظر کیا بمجرد اس کہنے کے حضرت نے فی الفور ہاتہہ اوٹہاکر فاتحہ پڑہا دوسرے روز اوسی خادم سے فرمایا کہ جسوقت مین نے دعا کی واسطے ہاتہہ اوٹہائے فرشتہ ثواب لیکر اس کثرت سے اوترے کہ زمین پر پیر رکہنے کی جگہ نرہی پہر فرمایا کہ اس بات سے تم مغرور نہونا اپنا قصہ سناتا ہون کہ ہر شب بعد نماز تہجد پانسو بار کلمہ طیبہ پڑہکر محمد عیسی و محمد فرخ و ام کلثوم (یہ حضرت کی اولاد متوفی کے نام ہین) کی روح کو بخشتا ہون ابتدا مین ایسا ہوتا تہا کہ محمد عیسی کی روح آکر مجہکو جگادیا کرتی تہی کہ ختم کلمہ طیبہ کرون اور پہر اپنے بہائی اور بہن کی روح کو بلانے جایا کرتی تہی کہ چلو بابا جان بیدار ہوئے اور جب تک مین وضو کرتا اور نماز پڑہتا اور ختم کلمہ طیبہ کرتا اسطرح گرد پیش پہرا کرتی جیسے روٹی پکاتے مین چہوٹے بچے اپنی مان کے آس پاس پہرا کرتے ہین اور جب اونکو ثواب بخشدیتا تو چلے جاتے اب کثرت ثواب سے ایسی سیر ہوگئی ہین کہ کبہی نہین آتی ۔ **نقل ہے** کہ مولینا محمد یوسف ایک علمائے عصر سے تہے اور حضرت کی خدمت مین حاضر رہا کرتے تہے کہ اثنائے سلوک مین اونکی اجل آگئی قریب فوت حضرت اون کے پاس گئے اور متوجہ اتمام سلوک ہوئے اور اوسکو اس امر سے اطلاع بہی فرمائی اور اوس سے حال بہی دریافت کرتے جاتے اور وہ عرض کرتے جاتے حتی کہ اوسیوقت اوسکا تمام سلوک طے کرادیا بمجرد اتمام اوسنے جان بحق تسلیم کی ۔ باکریمان کارہا دشوار نیست ؂

نقل ہے کہ ایک شخص حضرت کی مناقب سنکر قدمبوسی کیواسطے خدمت شریف مین روانہ ہوا پہر

رات گئی حضرت سرہند مین پہونچا ایک مسجد کے قریب مکان مین ٹھہر گیا صاحب خانہ نے کمال مہربانی کی اوسنے اوس سے کچھہ حضرت کا حال دریافت کیا اوسنے کچھہ طعن وتعرض کرنے شروع کردئے بیچارہ نہایت حیران ہوا کہ ناگاہ کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص شمشیر برہنہ آیا اور اوس طاعن کے ٹکڑے ٹکڑے کردئے یہ عجیب ماجرا دیکھکر بہت گھبرایا اور اوس شخص کے پیچھے دوڑا مگر مطلق پتا نہ لگا صبح کو حضرت کی خدمت حاضر ہوا حضرت اوس شخص سے بغلگیر ہوئے اور متبسم ہوکر فرمایا ما مضی باللیل لم یذکر بالنہار بعد ازان اوس محلہ مین گیا وہان رونا پیٹنا پڑا تہا کہ فلانے کو کوئی شخص مار گیا نقل ہے کہ ایک درویش خانقاہ شریف مین حضرت کے رہا کرتا تہا اوس پر واردات کثیر وارد ہوتی تہی چنانچہ بسا اوقات ایسا اتفاق ہوتا کہ جب سجدہ مین جاتا تو حالات زمین وآسمان اوس پر ظاہر ہوجاتے اسی اثنا رمین اوس کے ایک شخص کثیر الخدشہ سے صحبت ہوگئی اوس کے دل مین خطرہ گزرا کہ باوجود حضرت کے اس قدر علم وعرفان کے خرق عادت نہین ہوتی اور اوس خطرہ نے اوس پر غلبہ کیا حتی کہ اوسکو اپنے حال مین کستگی پائی گئی لاچار ہوا اور اپنے گلے مین پگڑی ڈالکر حضرت کے قدمون پر اگر پڑا لیکن اظہار خطرہ نکیا حضرت نے فرمایا کہ یہ طالب کرامات ہوئے ہین اور یہ فلان شخص کی صحبت کا اثر ہے بعد ازان حضرت نے سب کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ جو شخص کرامات چاہتا ہو اوس کو چاہیئے کہ اپنا دوسرا شیخ تلاش کرلے اور جو کوئی متابعت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واحباب انوار فنا وبقا ودیگر کمالات معرفت ذات وصفات چاہتا ہو وہ اس جگہ رہے نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت کو علالت ظاہر ہوئی دس گیارہ دانہ مویز کے تناول فرمانے کو طلب فرمائے چنانچہ خادم نے دانہ حاضر کئے حضرت متوجہ کشف اس معاملہ کے ہوئے آیا یہ دانہ نافع ہونگے یا نہین جب سر مبارک اوٹھایا تو فرمایا کہ عجیب معاملہ گزرا کہ یہ مویز کے دانہ بارگاہ الہی مین ملتجی ہوئے کہ اے بار خدایا تیرے دوست نے ہمکو تناول کرنیکے واسطے منگایا ہے ہمسے اوس کو شفا عطا فرما اور جو کوئی ہمسے جس مرض کے واسطے جو دانہ کھائے صحت حاصل ہوجائے اور معلوم ہوا کہ یہ دعا اونکی قبول ہوگئی اور حضرت نے چند دانہ اوسمین سے تناول فرمائے چنانچہ فی الفور آرام ہوگیا اور بعد ازان جس مرض کے لئے جس بیمار کو ایک دانہ دیا فی الفور شفا کلی ہوئی حضرت بحسرت فرمایا کرتے تھے کہ کاش یہ دانہ زیادہ ہوئے ہوتے کہ مجمع کثیر اس سے صحت یاب ہوتے نقل ہے کہ ایک شخص کو

حضرت نے کسی کام کو بھیجا اور بوقت رخصت کہدیا کہ راستہ مین سورۃ لایلف بکثرت پڑھنا اور جہان کہین کچھہ مشکل ہو مجھکو یاد کرنا چنانچہ وہ شخص روانہ ہوا چلتے چلتے ایک جگہ پہونچا کیا دیکھتا ہے کہ شیر چلا آتا ہے اور سامنے آکر کھڑا ہو گیا دیکھتے ہی کانپنے لگا اور اوسیوقت حضرت کو یاد کیا یاد کرتے ہی دیکھا کہ حضرت عصا لئے ہوئے تشریف لائے اور عصا اوس شیر کے منہ مین دیدیا اس شخص کے جب حواس بجا ہوئے دیکھا نہ شیر تہا نہ حضرت تھے **نقل ہے** کہ ایک شخص نے حضرت کی زبانی سنا تھا کہ جس قدر کفار کی توہین کرے عند اللہ اجر عظیم وثواب غازیان فی سبیل اللہ ہوگا ایک روز اس شخص کا ایک بت خانہ مین گزر ہوا وہان اوسکو حضرت کا فرمانا یاد آگیا اور فی الفور مع رفقاء بت شکنی مین مشغول ہو گیا کہ ناگاہ گاؤن کی جانب سے لوگ لاٹھی سونٹا لیے ہوئے آتے دکہائی دیئے دیکھتے ہی ہوش اوڑ گئی اوسیوقت حضرت کو یاد کیا کہ حضرت آپکی نصیحت پر عمل کیا ہے وقت مدد ہے آواز آئی کہ تیری مدد کو لشکر اسلام بھیجتا ہون اس نے رفیقون سے کہا کہ حضرت کی آواز آئی ہے کہ لشکر بھیجتا ہون مگر یہان دشمن آپہونچے ایک تیر کے فاصلہ پر کفار رہگئے ہونگے کہ ایک بلندی پر سے تیس چالیس آدمی گھوڑے اوڑاتے آتے ہوئے نمایاں ہوئے اور آتے ہی کفار ونکو ڈانٹ بتلائی اور سب کو اپنی حمایت مین لیکر چلدیئے جب کفار نظر سے غائب گئے سبکو رخصت کر دیا دیکہا تو نہ لشکر تہا نہ آدمی تھے صرف حضرت کا تصرف ہی تصرف تہا **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ حضرت سیر وگشت کیواسطے بیرونجات تشریف لیگئے ایک روز ایک گاؤن سے دوسرے گاؤن جاتے ہوئے راستہ مین آفتاب کی حرارت وغبار راہ سے رفیقون کو خصوصاً جو کہ پیدل تھے ازبس پریشانی وپیاس ہوئی لیکن جلبہ رعب سے کچھہ عرض نہ کرسکے حضرت نے خود اشراف خواطر سے معلوم کرکے فرمایا کہ گرمی آفتاب وتراکم غبار سے رفیقون کو تکلیف ہے مولینا محمد یوسف سمرقندی نے عرض کی کہ حضور کو خود معلوم ہے عرض کی کچھہ حاجت نہین یہ سنکر حضرت نے تبسم فرمایا اور گوشہ چشم حق مین جانب آسمان کرکے کچھہ زیر لب فرمایا تہوڑی ہی دور چلے ہونگے کہ ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا اور اور اوپر آکر اسیقدر برس گیا کہ جسمین غبار بیٹھہ جاوے اور کیچڑ نہو۔ اور باد شمال معتدل چلنے لگی کہ تمام راہ کی کوفت وحرارت بھول گئی **نقل ہے** کہ ایک امیر کو سلطان وقت نے بعضب تمام لاہور سے طلب کیا چونکہ اوس سے تقصیر عظیم سرزد ہوئی تھی لوگ گمان کرتے تھے کہ بمجرد پہونچنے کے اوسکو ہاتھی کے پیر سے بندھوا کر بادشاہ مروا ڈالیگا دہلی جاتے وقت جب وہ شخص سرہند مین پونچا تو حضرت کی خدمت مین

حاضر ہوا اور التماس حمایت کی حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی کچھ خطرہ نہیں خاطر جمع رکھو اوس نے
کمال اضطرار سے کہا کہ جو کچھ حضرت زبانی فرماتے ہیں اوس کو قلم سے لکھکر میرے حوالہ فرمائیں حضرت نے
مسکراکر یہ لکھدیا کہ چون فلان از خوف غضب سلطانی کہ نمونہ غضب الہی است بفقرا رجوع نمودہ فقرا
او را در ضمن خود گرفتہ ازین مہلکہ رہا یند ندا وسکے رخصت ہونیکے بعد چند ایام جب گذرے تو کسی نے آکر
کہا کہ اوس امیر کو بادشاہ نے قید کر دیا حضرت سنکر فرمانے لگے کہ یہ بات صحیح نہیں معلوم ہوتی کہ فقرا کو
سلطان کی شفقت اوس کے حق میں مثل روز روشن معلوم ہوئی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب وہ بادشاہ
کے پاس پہونچا پادشاہ اوسکو دیکھکر متبسم ہوا اور چند کلمات نصیحت آمیز کہکر خلعت دیا اور اوسکو اوسکی جگہ
بھیجدیا۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص سالہا سال سے بیمار چلا آتا تھا نہ کوئی دوا فایدہ کرتی تھی اور نہ دعا
حضرت کی شہرت سنکر ایک عریضہ خدمت شریف میں روانہ کیا اور جامہ تبرک بھی طلب کیا حضرت نے
اوس کے حال پر رحم فرماکر یہ عنایت نامہ مع جامہ تبرک بھیجا۔ مخدوما تا چند چون مادر مہربان برخود باید
لرزید۔ تا کے از غصہ و غم بلیہ پیچید خود را و ہمہ را مردہ باید انگاشت و جمادی چند بے حس و حرکت باید پنداشت
انک میت و انہم میتون نص قاطع است فکر ازالہ مرض قلبی درین فرصت یسیر بکر کہ بیشتر از اہم مہام است و
علاج علت معنوی درین مہلت قلیل بہا در جلیل از اعظم مقاصد ولی کہ گرفتار عمر است ازو چہ توقع خیر
است روحی کہ مائل بکہتر است نفس امارہ ازو بہتر است آنجا ہمہ سلامتی قلب مے طلبند و خلاصی روح میجویند
و ما کوتہ اندیشان ہمہ در فکر تحصیل اسباب گرفتاری و قلبہم ہیہات چہ توان کرد ما ظلمہم اللہ ولکن کانوا انفسہم
یظلمون دیگر از ضعف ظاہر اندیشہ نکنند انشاء اللہ تعالی بصحت و عافیت تبدیل خواہد یافت خاطر
اینجانب ازین رہگذر جمع است جامہ فقیر کہ طلب داشتہ بودند پیراہن فرستادہ شد بپوشند و مترصد نتائج
و ثمرات آن باشند کہ کثیر البرکات است۔ ہر کسے افسانہ خواند افسانہ است۔ والسلام علی من اتبع الہدی
والتزم متابعۃ المصطفی علیہ و علی آلہ من الصلوۃ اکملہا۔ جس وقت کہ اوس نے اوس پیراہن شریف
کو پہنا امراض سے رہائی پائی اور حاضر حضور ہو کر مرید ہوا بلکہ غالبا حضرت نے اوس کو اجازت تعلیم طریقہ
بھی عطا فرمائی۔ **نقل ہے** کہ عبدالرحیم خانخانان صوبہ دار بوجہ غمازی چند فتنہ انگیز مورد عتاب
سلطانی ہوا اور معزول کر کے دار السلطنت میں طلب کیا گیا اور نوبت بہ اینجا رسید کہ اوسکو اپنی جان کا
اندیشہ ہو گیا سخت پریشان ہوا اور حضرت کے خلیفہ جلیل القدر میر محمد نعمان سے طلب دعا کی میر

موصوف نے عریضہ لکہکر حضرت سے خانخانان کی سفارش کی اور جواب نیاز نامہ طلب کیا حضرت نے
بعد ملاحظہ عریضہ میر نعمان قلمدان طلب کرکے جواب لکہا کہ در وقت مطالعہ کتابت شما خانخانان در
نظر رفیع القدر در آمد خاطر شریف از معاملہ او جمع باشد میر صاحب نے وہ خط بجنسہ خانخانان کے پاس
بہیجدیا اوس کے چند ہی روز کے بعد پادشاہ خانخانان سے راضی ہوگیا اور خلعت خاصہ عطا فرماکر
اوس کو پہر بحال کردیا **نقل** ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص آیا اور عرض کی میرا بیٹا بیمار ہے اور ایک
روپیہ بہی نذر کیا حضرت نے وہ روپیہ قبول نہ فرمایا ہرچند اوس نے الحاح کی لیکن منظور نہ ہوئی حالانکہ
عادت شریف ردّ فتوح کی نہ تہی سب کو یقین ہوگیا کہ اس لڑکا کا بچنا نظر نہین آتا چنانچہ ایساہی ہوا اور
شام کو وہ مرگیا **نقل** ہے کہ ایک حضرت کا خادم سفر اصفہان سے واپس آتا تہا راستہ مین کسی
جگہ خورجی گر پڑی اس کی تلاش مین ادہر ادہر دوڑنے لگا اتنے مین قافلہ بہی نظر سے غائب ہوگیا
اور پریشانی بالائے پریشانی ہوئی روتا دہوتا پہاڑون مین ٹکرین مارتا حیران پہرتا تہا اور کہین
قافلہ کا سراغ نہ لگتا تہا اور ایسا مایوس ہوگیا کہ اپنی جان سے بہی ہاتہہ دہو بیٹہا ناچار ایک طرف
جاکر وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہی اور حضرت کی طرف متوجہہ ہوا کیا دیکہتا ہے کہ حضرت ایک گہوڑے
پر سوار چلے آتے ہین اور اوس کے پاس آئے اور اپنے پیچہے گہوڑے پر بٹہاکر گہوڑا دوڑا لیا جب
قافلہ قریب آگیا اوس کو گہوڑے سے اوتار دیا آپ نگاہ سے غائب ہوگئے **نقل** ہے کہ ایک مرتبہ
شاہجہان عالم شہزادگی مین اپنے باپ سے مخالف ہوگیا اور بمقابلہ ومقاتلہ درپیش آیا بعض اشخاص
نے حضرت کو لکہا کہ مشایخ دہلی نے اپنے مکشوفات سے نصرت وفتح شاہزادہ کے معلوم کی ہے آپ کیا
فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ مجہکو معاملہ بالعکس معلوم ہوتا ہے لیکن آخرکار مدعا شاہزادہ کرسی نشین
ہوتا معلوم ہوتا ہے چنانچہ بعد شکست شاہزادہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض مدعا سلطنت
کی حضرت نے فرمایا کہ مین نے اللہ تعالی سے دعا مانگی ہے کہ جبتک مین زندہ ہون سلطنت جہانگیر کی
ہے لیکن بعد ازان انشاء اللہ تعالے پادشاہ تو ہوگا خاطر جمع رکہہ شاہزادہ اس بشارت سے نہایت
خوش ہوا اور واقع بہی ایساہی ہوا کہ بعد جہانگیر شاہجہان تخت نشین ہوا۔ **نقل** ہے کہ ایک مرتبہ
فوجدار سرہند نے کوہستانیون پر فوج کشی کی اور بعض بعض گوشہ نشین سے جو دریافت کیا تو انہون نے
کہا کہ اس مہم مین تیری فتح ہے اور بنظر تصدیق مزید حضرت سے بہی خط بہیجکر دریافت کیا حضرت نے فرمایا

کہ اس مہم مین فوجدار کی شکست فاحش معلوم ہوتی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ چار پانچ روز مین فوجدار صاحب نقارہ وغیرہ چہنوا کر لوٹ آئے نقل ہے کہ مولینا مرتضی کے والد نے وصیت کی تہی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو نعش کو حضرت کی خدمت مین لیجانا اور عرض کرنا کہ داخل طریق کرین اور حضرت کا طریقہ تہا کہ اموات کو بہی عطا نسبت فرمایا کرتے تھے بعد وفات مولینا اپنے والد کی نعش کو حضرت کی خدمت مین لائے اور اپنے والد کی وصیت سے اگاہ کیا حضرت نے فرمایا کہ کل کو حال معلوم ہو جائیگا دوسرے دن مولینا نے حلقہ مین کیا دیکہا کہ اونکے والد حضرت سے ایک آدمی کے فاصلہ پر بیٹھے ہین اور سرگرم ذکر مین نقل ہے کہ ایک درویش کعبہ شریف کو جاتا تہا راستہ مین جب سرہند مین پہونچا تو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اوسوقت حضرت نماز سے فارغ ہوکر گوشہ مین تشریف لئے جاتے تھے یہ درویش جاکر قدمون پر گر پڑا حضرت نے خادم سے کہا کہ اگر کوئی روٹی کا ٹکڑا ہو تو گھر مین سے منگالو خادم گیا اور ایک روٹی کا ٹکڑا لے آیا حضرت نے اپنے ہاتھ سے وہ ٹکڑا اوس کی گود مین ڈالدیا اور فرمایا کہ اب وقت تنگ ہو گیا اور یہ ٹکڑا تیرا مرشد ہے اوس درویش کی زبانی ہے کہ اوس ٹکڑے کے ملتے ہی مجھکو اسقدر فیض حاصل ہوا اور ایسی انا فانا ترقی ہوئی کہ بتیس برس ریاضت کی تہی اوس کی بو بہی نہ پائی تھی ۔

نقل ہے کہ ایک شخص حضرت کے خویشون مین تہا اوس کے بیٹا زندہ نہ رہتا تہا اور جو لڑکا پیدا ہوتا وہ مرجاتا ایک دفعہ اوس کے گھر بیٹا پیدا ہوا اوس کو لیکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضرت مینے نیاز کی ہے کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو آپ کی غلامی مین دونگا حضرت نے بعد توجہ فرمایا کہ اس لڑکے کا نام عبد الحق رکہنا انشاء اللہ تعالی زندہ رہیگا لیکن ہر مہینہ پانچ بہلولے حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کی نیاز دیا کرنا چنانچہ ببرکت نفس نفیس وہ لڑکا زندہ رہا نقل ہے کہ ایک شخص جان محمد جالندہری حضرت کی خدمت مین رہا کرتا تھا اوس کو حضرت نے قادریہ طریق مین داخل کیا تہا کوئی شخص ایک روز حضرت کے مہمان آئے اونہون نے حضرت سے دریافت کیا کہ اس شخص کو اپنے کس طریقہ مین داخل کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ قادریہ مین اوس مہمان نے کہا کہ اس شخص کا باپ میرا ہی بہشتی تہا مین بہی اسکی سفارش کرتا ہون کہ آپ اسکو حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے ملا دیجئے اسی اثنا مین حضرت اوٹھے باہر تشریف لائے اوس سے فرمایا کہ جان محمد قطب تارہ کو پہچانتے ہو یہ ہے اور فرمایا کہ خوب دیکہ جان محمد نے جو خوب غور سے دیکہا تو وہین سے

ایک شخص سیاہ کمل پہنے باہر نکلا اور تیر کی طرح اوس جگہ آگیا حضرت نے فرمایا کہ اونکی قدمبوسی کرو یہ غوث الثقلین ہین چنانچہ جان محمد فی الفور قدمبوس ہوا بعد ازان حضرت غوث الثقلین رخصت ہوئے اور پھر اوسی ستارہ کی جانب متوجہ ہوئے اور اوسمین غائب ہو گئے جب حضرت وضو وغیرہ سے فارغ ہوئے اور مسجد مین تشریف لائے تو اوس مہمان نے پوچھا کہو حضرت غوث الثقلین کو دیکھا جان محمد نے کہا کہ دیکھا۔ نقل ہے کہ ایک شخص سے حضرت نے فرمایا کہ تیری اور فلانی کی ولایت ابراہیمی ہے اوس شخص نے دلمین خیال کیا ہر چند کہ فرمودہ حضرت کافی ہے لیکن اگر مجھہ کو بھی معلوم ہو جاتا تو خوب تسلی ہو جاتی اوسی روز شب کو حضرت خلیل الرحمٰن علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب مین دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ حضرت بھی موجود ہین اور وہ دونون شخص بھی کھڑے ہیں حضرت نے ان دونون شخصون کے ہاتھ پکڑ کر حضرت ابراہیم ع کے قدمون پر ڈالدیا چنانچہ اون شخصون نے حضرت خلیل کی قدمبوسی کی اور پھر اپنی جگہ کھڑے ہو گئے صبح کو جب حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ابھی واقعہ نہین سنایا تھا کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھہ کہدیا ہے اوسمین تردد کی گنجائش نہین ہے تمکو کہان معلوم ہے کہ جملہ سالکان راہ کو اپنے مشرب و استعداد کا علم پورا پورا نہین دیتی بلکہ اس قسم کا علم شاذ و نادر کسی زمانہ مین کسی شخص کو معلوم ہوتا ہے شیخ نجم الدین کبری کی نقل ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے قطب تھے لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میری کونسی ولایت ہے چنانچہ اس بات کی تحقیق کیواسطے ایک اپنے اصحاب کو ایک اور بزرگ کی خدمت مین جو کہ علم احوال رکھتے تھے بھیجا اوس بزرگ نے دیکھتے ہی کہدیا کہ تیرا یہودی کیا کرتا ہے مرید از رده خاطر ہوا اور وہ واپس ہو کر اپنے پیر کی خدمت مین آیا اور سارا قصہ کہہ سنایا شیخ بہت خوش ہوئے اور کہا یہ اونہون نے میری موسوی المشرب ہونیکی بشارت دی ہے حضرت کے صاحبزادہ کلان محمد صادق کی ولایت موسوی تھی حضرت نے اپنی تصرف سے اونکو ولایت محمدی پر پہونچایا اور یہ تصرف راقم الحروف کے نزدیک اعظم کرامات سے ہی ہر ولی کا تو کیا ذکر ہے اگر ہزار بلکہ دس ہزار اولیا مین سے ایک مین بھی یہ طاقت ہو تو آفرین بر دست و بر بازوے او۔

مقام نوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے محبوس ہونیکے بیان مین

جب حضرت مجدد الف ثانی کا سن شریف پچاس برس سے متجاوز ہوا تو آپ فرمایا کرتے کہ ترپن برس کی عمر مین قضا معلق ہے دیکھئے کیا پیش آتا ہے اور گاہ گاہ یہ بھی فرماتے کہ ابھی تک میری پرورش جمالی طور سے ہوئی اب منظور رب العالمین جلالی طور سے کرنے کی ہے خیر چنانچہ پرورشم سید صد بیر دیم اب اسکے ظہور کی یہ شکل ہوئی کہ قبل ازین عہد اکبری مین اسلام کا اسقدر ضعف اور کفر کا زور ہو گیا تہا کہ ایکادسی کے دن بازار بند رہتے اور رمضان مین علانیہ دن کو ملنور گرم رہتے اکبر خود اولو العزم بن مبٹیا تھا سجدہ کراتا تہا جبر دہ وقت تو گزر گیا جب جہانگیر جانشین ہوا تو مسلمان خوش ہوئے کہ اب دین کو تروتازگی ہوگی مگر وہ اولدسر نکلا پہلے ہنود کا زور تہا اب رافضی امیر وزیر بن بیٹھے سجدہ اوسیطرح قایم رہا اہل ہنود کے رسوم کی جگہ رفض کی بدعات جاری ہوگئین ان جملہ امور کی جب حضرت کو خبر پہونچی تو آپ فرماتے کہ جب تک مین اپنے نفس کو تکلیف نہین اوٹہا کا تجدید دین کا حقہ نہین ہوگی مگر کل امر مرہون باوقاتہا وہ وقت ابھی دور تہا و روافض مین آپ مکاتیب و رسایل تحریر فرماتے اور رافضی امیر وزیر اونکو دیکہکر جلتے مگر کچھہ کرنسکتے منتظر موقع رہتے کہ اسی اثنا مین حضرت نے اپنے خلیفہ بدیع الدین کو کہ نہایت مقرب تہا لشکر مین امر معروف کیواسطے بہیجدیا اور فرمایا کہ تمکو لشکر مین قبولیت عظیم ہوگی اگر بباعث بعض امور کے کچھہ تکلیف پہونچے تو باستقامت برداشت کرنا اور اوس جگہ ٹہرے رہنا اور جب تک مین طلب نکرون ہرگز ہرگز نہ آنا الحق کہ لشکر مین پہنچکر شیخ کو ایسی قبولیت ہوئی کہ صدہا ہزارہا آدمی صبح شام حاضر مجلس ہوا کرتے اور اکثر اوقات بڑے بڑے امیرون کو بباعث کثرت اژدہام زیارت نصیب نہوتی یہ امر روافض کو کہ نور جہان کے بہائی وغیرہ اور گویا مالک دربار بنی ہوئی تہی نہایت شاق گذرا اور ایک روز موقع پاکر سلطان سے کہا کہ سرہند مین ایک شیخ احمد نامی رہتا ہے وہ اپنے تئین حضرت ابابکر صدیق سے افضل بتلاتا ہے اور دعوی تجدید الف ثانی کرتا ہے صدہا ہزارہا سوار جرار اوس کے پاس موجود ہین تمام سلاطین وخوانین توران وماوراءالنہر اوسکے حلقہ بگوش ہین علاوہ ازین شیخ کے صدہا خلیفہ جا بجا منتشر ہین اور اون خلیفون کے صدہا مرید ہین چنانچہ ایک اس جگہ لشکر مین بھی موجود ہے تمام سپاہ دار کان سلطنت آپکے اوس کے پاس حاضر ہوتے ہین شیخ کے دلمین داعیہ سلطنت ہے کہین ایسا نہو کہ مثل شاہ اسمعیل صفوی کے یہ بھی مالک سلطنت بن بیٹھے اس لئے اس کا علاج قبل از واقعہ کرنا چاہئے اور فی الحال اسکے انسداد کی یہ شکل ہے کہ شیخ کو اس جگہ طلب کیا جاوے اور اوسکو کسی بہانہ سے قید کر دینا چاہئے کہ آیندہ کو کسیطرح کا اندیشہ فساد نرہے یہ بات بادشاہ کو بہت پسند آئی اور حضرت کو سرہند سے

طلب کیا جب حضرت تشریف لائے تو وزیر نے ایسے وقت پادشاہ سے ملاقات کرائی کہ وہ نشہ میں چور تھا پادشاہ نے دریافت کیا کہ ہمنے سنا ہے کہ تم اپنے تئین حضرت ابابکر صدیق پر ترجیح دیتے ہو حضرت نے فرمایا کہ ہم حضرت علی کو کہ خلیفہ چہارم ہیں حضرت ابابکر صدیق پر ترجیح نہیں دیتے تو اپنے تئین کسطرح دینگے کہ سراسر خلاف عقل ونقل ہے اور جس عبارت سے لوگ یہ مطلب نکالتے ہیں اوسکا یہ منشا نہیں ہے بلکہ اوسکی ایسی مثال ہے کہ مثلاً کسی شخص کو تم اپنے پاس بلاؤ اور سرگوشی کرو تو ضرور ہے کہ وہ شخص پنج ہزاری وہفت ہزاری کی جگہ گذرتا ہوا آویگا اور بعد سرگوشی پھر اپنے مقام پر واپس آجاویگا تو اس عبور مقامات پنج ہزاری وہفت ہزاری سے لازم نہیں آتا کہ وہ شخص ادن ہفت ہزاری وغیرہ سے بڑھ گیا اس بات کو سنکر پادشاہ خاموش ہوگیا کہ اتنے میں وزیر بول اوٹھا کہ یہ شخص کیسا متکبر ہے کہ آپکو سجدہ کیا سلام علیک بھی نہیں کی اسپر سلطان افروختہ خاطر ہوگیا اور کہا کہ تمنے سجدہ وسلام کیوں نہیں کیا حضرت نے فرمایا کہ سجدہ سواے خدا کے کسی کو جایز نہیں اور سلام علیک اسواسطے نہیں کی کہ تو جواب نہ دیتا اور گنہگار ہوتا پادشاہ نے کہا کہ سجدہ تمکو کرنا پڑیگا حضرت نے فرمایا کہ میں سجدہ نہیں کرونگا کہ اتنے میں مفتی عبدالرحمن نے کہ اکابر علماء وقت سے تھے کہا کہ میں فتوی دیتا ہوں کہ اسوقت سجدہ کرنا جایز ہے کہ جان کا بچانا فرض ہے حضرت نے فرمایا کہ ملاجی یہ فتوی تمہارے واسطے ہے میرے واسطے نہیں سجدہ کرنا ایسی حالت میں رخصت ہے اور عزیمت یہ ہے کہ سواے خدا کے اور کسیکو نہ کرے تب پادشاہ نے حضرت کو قید کردیا روضۃ القیومیہ میں لکھا ہے کہ شاہزادہ خرم جوکہ بعد ازان شاہجہان کے لقب سے ملقب ہوا حضرت کی قید سے نہایت پریشان ہوا اور حضرت کے پاس مع مفتی عبدالرحمن وکتاب فقہ گیا کہ اوسمیں جواز سجدہ تحیت تھا اور عرض کی کہ اگر آپ سجدہ کرلینگے تو پھر میں آپکی رہائی کا ذمہ دار ہوتا ہوں لیکن حضرت نے منظور نفرمایا اور یہ بھی روضۃ القیومیہ میں لکھا ہے کہ جب حضرت نے جہانگیر کے روبرو سجدہ سے انکار کیا تو اوسنے کہا کہ آپ صرف سر جھکا دیں مگر حضرت اسپر بھی راضی نہیں ہوئے تب کہا کہ کٹہرے کے دروازہ میں کو نکل آوین اوس سے یہ مطلب کہ اسمیں سر جھکا کر نکلیں گے تو سجدہ کی شکل ہوجائیگی اور حکم بعوضہ رہجائیگا مگر حضرت نے اوسمیں بھی پہلے پیر نکالے یہ دیکھکر بادشاہ غصہ کے جل گیا اور آپکو گوالیار کے قلعہ میں کہ جہان ایک رافضی قلعدار تھا بھیجدیا جب آپ قید ہوگئے تو مخلص وعزیز واقارب کو نہایت غم والم ہوا حضرت نے سب کی تسلی فرمائی کہ انشاء اللہ میری یہان سے خلاصی ہوگی کیونکہ میرے پاس بعض بعض کا حصہ ہے وہ اون کو پہونچانا ہے اور یہ امر بلا رہائی ممکن نہیں اور فرماتے ہیں کہ یہان مجھکو ایک کام کیواسطے بھیجا ہے جب وہ تمام ہوجائیگا انشاء اللہ تعالے رہائی ہوجائیگی اور حالت قید میں حضرت پر کمال فیوض وبرکات نازل ہوئی چنانچہ بعد رہائی بھی اوس کو یاد کرکے خط اوٹھایا

کرتے تھے چنانچہ ایک مکتوب مین تحریر فرماتے ہین درایام حبس گاہے کہ مطالعہ ناکامی وبے اختیاری خود میشود دم عجیب خطے میگرفتم وطرفہ ذوقے مے یافتم بلے ارباب فراغت ذوق ارباب بلا را چہ دریابند واز جمال بلاے او چہ درک نمایند طفلان را حظ مختصر شیرینی است وآنکہ از تلخی حظ فرا گرفتہ است شیرینی را بجوے نمیخرد ع مرغ آتشخوارہ کے لذت شناسد دانہ را * جب حضرت کو چہ مہینہ حبس مین گزر گئے اور جو مراتب ومقامات پر اللہ تعالے کو راہ جلال پہونچانا تھا پہونچگئے تو ربانی کی پردہ قدرت سے یہ تدبیر ہوئی کہ جہانگیر کی لڑکی نے خواب مین حضرت رسول صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا گویا کہ آپ حضرت مجدد الف ثانی کے بے ادبی سے نہایت ناراض ہین اور فرماتے ہین کہ فلان شخص کو جلد باعزاز واکرام بلا کر اپنا عفو تقصیر چاہو ورنہ سلطنت درہم برہم ہوجائیگی سلطان اوس وقت کشمیر مین تھا اس خواب کو سنکر دلمین بہت ہراسان ہوا اور فی الفور حضرت کو اپنے پاس طلب کیا اور نہایت عاجزی سے عفو تقصیر چاہی اور اپنی صحت کیواسطے کہ اون دنون مین بیمار تھا دعا کرائی چنانچہ بفضلہ صحت ہوگئی بعد ازان حضرت کا نہایت معتقد ہوگیا بلکہ مرید بھی ہوا اور توجہ بھی لی ہے اور برکت وہدایت حضرت جملہ احکام شرع جاری کئے سجدہ تحیت موقوف ہوا مساجد منہدم شدہ از سر نو تیار ہوئین گاے کا گوشت علانیہ طور سے بازارمین فروخت ہونے لگا غرضکہ اسلام کی تجدید ہوئی یہ سب کچھہ ہوا مگر حضرت کو اپنے ساتھہ رکھا اور لشکر سے علیحدہ ہونیکی اجازت نہ تھی اب یہ معلوم نہین ہوتا کہ یہہ رکھنا اصلاح دین کیواسطے تھا یا مصلحت سلطنت کی نظر سے بہرحال جو کچھہ ہو نہایت ادب سے پیش آتا اور بار با اپنی خاتمہ مغفرت کیواسطے عرض کرتا اور اپنی کردار سے سخت ندامت ظاہر کرتا چنانچہ اوس کی تسلی کیواسطے حضرت نے ایک روز اوس سے فرمایا کہ تو خاطر جمع رکھہ مین جنت مین جب جاونگا تب پہلے تجھکو داخل کرلونگا سچ ہے نیکی با نیکان خر خاریست ونیکی با بدان کار عبد اللہ انصاریست غرض کہ سلطان کے ہمراہ جس جگہ وہ جایا کرتا تھا تشریف لیجایا کرتے تھے خواجہ محمد ہاشم کشمی حضرت کے خلیفہ رحمۃ اللہ علیہما نے اپنے زبدۃ المقامات مین لکھا ہے کہ حضرت کے اس طرح سلطان کے ہمراہ پھرنے مین بڑی حکمت تھی یعنے بہت سے آدمی جو کسی وجہ سے حضرت کی خدمت مین نہ پہونچ سکتے تھے وہ اس ذریعہ سے سعادت اندوز ہوئے چنانچہ خواجہ مرحوم نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ مین ہمراہ سفر تھا کہ لشکر سلطانی دریاے چناب کے کنارہ فرودکش ہوا اوسی نواح مین ایک گاؤن تھا گیا دیکھتا ہون کہ حضرت اوس طرف تن تنہا پاپیادہ تشریف لیجاتے ہین آپ کو دیکھکر مین بھی دوڑا جب قریب پہونچا تو حضرت نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اس

وقت میرے دل مین یہ خیال آیا - کہ اس گانون مین کوئی مسجد ہوگی وہان چلکر تازہ وضو کرکے نماز پڑہین چنانچہ آگے تہوڑی دور چلے کہ ایک مسجد آگئی حضرت نے وضو کرکے نماز شروع کی کہ اتنے مین ایک شخص نے مجہسے پوچہا کہ یہ کون ہین مینے بتلایا کہ فلان بزرگ ہین یہ سنتے ہی وہ شخص وہان سے بہاگا اور ایک معمر آدمی کولے آیا وہ شخص حضرت کے اوصاف سنکر نہایت مشتاق دیدار تہا لیکن بوجہہ کبرسنی ودیگر موانع حاضر نہو سکتا تہا اوس نے حضرت کی قدمبوسی کی اور عرض کی کہ ہمارے اوج سعادت بدام ما افتد + اگر ترا گذرے بمقام ما افتد + چنانچہ حضرت نے اوس شب مع جمیع مریدین وخلفار اوسکے گہر دعوت نوش فرمائی اور وہ پیرمرد مع جمیع توابع ولواحق داخل طریقہ ہوا الغرض کہ اسی طرح آٹھہ سال سلطان کے ساتہہ پہرنیکا اتفاق ہوا -

مقام دسوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی وفات کے بیان مین

سنہ ۱۰۳۲ ہجریہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کو کہ اوسوقت حضرت کی عمر ترپن برس کی تہی خاص خاص اصحاب سے فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے اور الہام ہوا ہے کہ قبضنا ثمّ ترسٹھ برس کی عمر مین ہے اور اسبات سے حضرت نہایت خوش تہے کہ عمر بہی بوجہہ غایت تبعیت سید الابرار صلعم مطابق سنت نبوی ہوئی علی اربابہا الصلوٰۃ والسلام سنہ ۱۰۳۳ ہجریہ مین حضرت اجمیر شریف مین تہے کہ آثار قرب وصال ظاہر ہوئے صاحبزادونکو کہ اوسوقت سرہند شریف مین تہے لکہا کہ ایام انتقال نزدیک ہے اور فرزند دور صاحبزادہ بمجرد دیکہنے اس خط کے حاضر حضور ہوئے ایک روز حضرت نے اپنے فرزند ثالث خواجہ محمد معصوم کو خلوت مین طلب کرکے کہا کہ میرا اس جہان مین رہنے کا کوئی تعلق نہین رہا اور منصب قیومیت تمکو عطا ہوا اور اشیار تمہاری قیومیت پر بہ نسبت میرے زیادہ راضی ہین حضرت خواجہ محمد معصوم یہ سنکر باوجود حصول ایسی منصب عظیم الشان کے زار زار رونے لگے اور ضبط گریہ نکر سکے فرماتے ہین کہ اوسوقت مین ایسا بدحواس ہوگیا کہ اس بات کو کہ نہایت امر ضروری تہا نہ پوچہہ سکا کہ آیا اشیا میری قیومیت پر کیون زیادہ راضی ہین حضرت نے خواجہ محمد معصوم صاحب کے اس قدر بیقراری دیکہکر فرمایا کہ ابہی میری زندگی مین ایک سال اور تین مہینہ اور باقی ہین تمہارا قیام مجہسے ہے اور تمام اشیار کا تم سے ہے اس خبر کو سنکر حضرت صاحبزادہ کی فی الجملہ تسلی ہوئی اور اب حضرت کی مرضی یہ ہوئی کہ کسیطرح سے سلطان سے رخصت ملے تو مکان کو چلین اتفاقاً ایک روز قطب الاقطاب حضرت خواجہ

سیدین ابن شیخ کے مزار پر انوار پر تشریف لیگئے اوسجگہ تا دیر مراقبہ فرمایا بعدہ جب باہر تشریف لائے
فرمایا کہ حضرت خواجہ نے طرح طرح کے اسرار و بھید ظاہر کئے اور یہی کہا کہ اپنی خاصی کا فکر کرو
اور اس مقدمہ کو اللہ تعالی کے حوالہ کرو کہ انہی ہی مین ایک مجاور حضرت خواجہ کے مزار کا قبر پوش لایا
اور حضرت نے نذر کیا اور کہا کہ اسکا ... منکر کیواسطے رکھ چھوڑو اس کی تھوڑی مدت کے بعد حضرت نے
... کے سپرد کردیا سلطان نے رخصت کردیا اور حضرت سرہند شریف مین تشریف لائے اور
اپنے واسطے علیحدہ خلوت خانہ مقرر کرکے گوشہ گزین ہوئے اور کار و بار ارشاد حضرت خواجہ محمد معصوم
کے سپرد کردیا بلکہ جو شخص بیعت کرنے آتا اوسکو بھی اونہین کے پاس بھیجدیتے اور خود صرف جمعہ کے دن باہر
تشریف لاتے اونہین ایام کا ذکر ہے کہ شب برات کی رات حضرت نصف شب کے بعد خلوت سے گھر مین تشریف
لائے والدہ مخدوم زادگان کی اوسوقت تسبیح خوانی مین مشغول تھین بے ساختہ اونکی زبان سے نکلا خدا جانے
آج کس کس کا نام دفتر ہستی سے محو کیا ہو حضرت نے جواب دیا کہ تم بطریق شک کہتی ہو لیکن جو شخص دیکھتا
ہی اور جانتا ہے کہ میرا نام دفتر ہستی سے محو کیا ہے اوس کا کیا حال ہوگا یہ حضرت نے اپنی طرف اشارہ
کرکے فرمایا غرضکہ ماہ ذالحجہ مین حضرت کو مرض ضیق النفس عارض ہوا اونہین ایام مین حضرت نے فرمایا کہ
حضرت شیخ الجن والانس شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو معاملہ مین دیکھا اور نہایت عنایت سے
پیش آئے کہ میرے اس شعر افلت شموس الاولین وشمسنا ۔ ابداً علی افق العلی لا تغرب ۔ و قول قدمی ہذا
علی رقبۃ کل ولی اللہ سے لوگ حیران ہین تم اسکا حل لکہنا کہ اس بیماری سے تمکو صحت ہی لیکن حضرت کو
اس حالت مین شوق لقا از حد تہا اور ہر وقت بزبانہ اللھم الرفیق الاعلی مترنم رہتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ
اگر طبیب کہدین کہ تیرا یہ مرض لا دوا ہے تو اللہ تعالی کے شکر مین فقیرون کو روپیہ بانٹون اور اسی شوق
کی وجہ سے حضرت غوث الثقلین کے کلام کی شعر و کلام کی خود شرح نہ کر سکے لیکن جب فرمودہ حضرت
الثقلین ... چند روز کیواسطے صحت ہوگئی اس چند روزہ ایام صحت مین حضرت بیماری کے دنون کو یاد کیا کرتے
اور فرمایا کرتے کہ جو حلاوت اور لذت اون دنون مین تھی اب نہین ہے تصدق و خیرات بکثرت کرتے
تھے لیکن حضرت کی کہ اس قدر خیرات دفع بلیات کیواسطے ہی فرمایا نہین بلکہ شوق وصل مین اور اشتیاق
حضرت ... کرکے فرمایا ۔ آج بلاد الشبہ سو ... سب جگہ ... غرضکہ بارہوین محرم کو حضرت نے فرمایا
... کہ چالیس پچاس دن کے بیچ مین اس جہان سے اوس جہان کو جانا ہوگا اور قبر کی جگہ بھی دکھلائی ہے

ہی - اور اوس کے بعد ہر روز دن گنے جاتے تھے حتی کہ بائیسوین صفر کو حضرت نے مجمع اصحاب مین فرمایا
کہ اوس میعاد کے چالیس دن گذر گئے اب دیکھیے اس پانچ سات دن مین کیا ہوتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ ان
ایام صحت مین جو کمال کہ نوع بشر کو حاصل ہونی ممکن تھے وہ مجھکو اللہ تعالے نے بطفیل حبیب خود عطا فرمائے
مین اس کلام سے صاحبزادہ نہایت پریشان خاطر تھے کہ یہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کی آئی ہی
۲۳ تاریخ صفر کو حضرت نے تمام کپڑا تقسیم کر دیے اور تپ پھر عود کر آئے یہ بھی مطابق سنت واقعہ ہوا کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیمار ہو تپ کے بعد صحت ہو گئی تھی اور مرض موت پھر لاحق ہوا تھا اسی بیماری مین حضرت نے خادم
سے فرمایا کہ دو روپیہ کے کوئلہ انگیٹھی کیواسطے لے آ جب وہ چلا گیا پھر بلایا کہ ایک ہی روپیہ کے لانا واسطے
الہی رکھتا ہے کہ اتنی فرصت کہان ہے پھر فرمایا کہ اچھا دو ہی کے لے آ جب کوئلہ آ گئے تو نصف اپنے واسطے
رکھے اور نصف گھر بھیجدیے لکھا ہے کہ جسوقت حضرت کا انتقال ہوا اوسوقت وہ کوئلہ بھی ختم ہو چکے ان ایام مرض
مین صاحبزادون کو افاضہ علوم بیش از بیش فرمائے چنانچہ خواجہ معصوم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو یہ بھی وصیت
فرمائی کہ حضرت غوث پاک کے شعر کی شرح بھی تحریر فرمائین اور باوجود شدت مرض و کثرت ضعف اوسکو
زبان مبارک سے بیان بھی فرمایا چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت کے انتقال کے تیسرے دن
مزار شریف کے سامنے بیٹھکر بچشم پر آب اوسکو تحریر فرمایا - اوس ضعف مین بیان حقائق و دقائق جو
بکثرت فرمایا تو ایک روز خواجہ محمد سعید صاحب فرزند ثانی نے عرض کی کہ آپ کو بیان کرنے مین تکلیف
ہوتی ہے کسی اور وقت فرصت سہی فرمایا کہ وقت کہان اور فرصت کیسے پھر جانے اسقدر بھی ہو سکے یا نہ
اور تمام بیماری مین نماز تہجد فرایض بجماعت ادعیہ و اوراد ماثورہ و ذکر و مراقبہ بدستور سابق کرتے
رہے اور کوئی دقیقہ دقائق شریعت و طریقت سے فروگذاشت نکیا قریب وصال حضرت کو اکثر غیبت
ہو جاتی تھی صاحبزادون نے عرض کی کہ آیا یہ غیبت استغراق سے ہی یا ضعف سے فرمایا استغراق سے ہی بعض معاملات
جو در پیش ہین چاہتا ہون کہ وہ کما حقہ منکشوف ہو جائین اور کچھ محل محل صاحبزادون سے کبھی بھی جسوقت افاقت
ہوتی وصایا درد انگیز فرماتی اور اکثر وصایا تحریص متابعت والتزام و اجتناب از بدعت و دوام ذکر و مراقبت کے ہوتے
اور فرماتی کہ سنت نبوی کو دانتون سے پکڑنا چاہیے اور یہ وصیت بھی بحکم سنت تھی کہ جناب رسول صلعم نے بھی
بوقت انتقال وصیت فرمائی تھی اور چند وصایا مین فرمایا کہ صاحب شریعت نے علیہ الصلوۃ والتحیۃ کوئی دقیقہ
نصیحت کا فروگذاشت نکیا - چاہیے کہ کتب فقہ سے طریق کاملہ متابعت اختیار کرین اور فرمایا کہ میری

تجہیز وتکفین مین رعایت سنت کی رکھنا اور یہ بہی وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر کسی گمنام جگہ کرنا صاحبزادون نے عرض کی کہ پہلے آپنے فرمایا کہ فلان جگہ میری قبر بنانا اور اب اس طرح مرضی ہے فرمایا کہ جب اسیطرح مرضی تھی - مگر جب دیکہا کہ صاحبزادونکو قبول کرنے مین توقف ہے فرمایا کہ والد کی قبر کے پاس کہیں قبر بنانا تاکہ تھوڑہی مدت مین نیست ونابود ہوجائے مگر جب اسکے بہی قبول کرنے مین صاحبزادونکی جانب سے تردد دیکہا تو متبسم ہوکر فرمایا تمکو اختیار ہے جہان صلاح دیکہنا وہین رکہدینا رات کیوقت کہ اوسکی صبح کو انتقال ہوگا- خادمون سے جوکہ بیمار داری مین حاضر تھے فرمایا کہ تمنے بڑہی تکلیف اوٹہائی خیر آجکی رات کی اور ہے وبس ثلث شب کو اوٹہے وضوکر کے تہجد پڑہا اور فرمایا یہ آخیری تہجد ہے صبح کو اشراق کیوقت بول کیواسطے طشت حاضر کیا اوسمین ریت نہ تہا فرمایا کہ اسمین ریگ ڈال لاؤ کہ بلا ریگ چھینٹین اوڑنے کا اندیشہ ہے سبحان اللہ یہ وقت اور یہ احتیاط بعد اوسکے فرمایا کہ لٹا دو شاید کہ حضرت کو معلوم ہوگیا تہا کہ اب وضوکرنیکی فرصت نہین ملیگی اسواسطے نقض وضو نفرمایا اور ترک بول کیا کہ بطہارت اس جہان سے تشریف لیجاوین الغرض بطریق مسنونہ داہنا ہاتہہ داہنے رخسار مبارک کے نیچے رکہکر حضرت لیٹ گئے اور ذکر مین مشغول ہوگئے اور سرعت نفس شروع ہوگئی صاحبزادہ نے دریافت کیا کہ حال کیسا ہے فرمایا کہ جو دو رکعت پڑہین وہ ہی کافی ہین یہ کلام بہی بمتابعت انبیا سرزد ہوا کیونکہ آخرین کلام اکثر انبیا کا حرف نماز تہا اور اسکے بعد کوئی کلام نکیا سوائے ذکر اسم ذات کے اور ایک لمحہ کے بعد جان بجانان تسلیم کے رحمۃ اللہ سبحانہ رحمۃ واسعۃ ابدیۃ انا للہ وانا الیہ راجعون جسوقت حضرت کو نہلانیکے واسطے تختہ پر لٹایا دیکہا کہ مسکراتے ہین اور دونون ہاتہہ جس طرح کہ نماز باندہتے تہے باندہے ہوئے ہین حالانکہ صاحبزادہ صاحب نے بوقت انتقال سیدہے کر دئے تہے چنانچہ پہر سیدہے کر دیئے تہوڑی دیر مین پہر دیکہا تو پہر اوسیطرح باندہے ہوئے تہے پہر سیدہے کر دیئے لیکن پہر اوسیطرح ہوگئے جب حاضرین نے یہ متواتر معاملہ دیکہا تو دست کش ہوگئے اور خیال کیا کہ اوسمین کچہہ بہید ہے اور اوسیطرح رہنے دیا حضرت کو تین جامون سفید لفافہ قمیص وازار سے حسب وصیت کفن دیا عمامہ باپکہ باتفاق فقہا ومحدثین ہے کہ حضرت رسول صلعم وحضرت ابوبکر صدیق کو ندیا تہا اور نماز جنازہ حضرت کی خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرزند ثانی نے پڑہائی اور حضرت خواجہ محمد صادق حضرت کے فرزند اکبر کے محاذی مین دفن کیا کہ ایک دفعہ اسجگہ دفن ہونیکے واسطے حضرت نے اشارہ فرمایا تہا اور یہی جگہ ہے کہ جسکی شرافت مین تحریر فرمایا ہے الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی بعنایت اللہ تعالے وسبحانہ وبصدقہ

حبیبہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والبرکہ بلدہ سرہند گویا زمین اجابت است کہ برائے من چاہ عمیق تاریک را پر کردہ صفہ بلند ساختہ اند و بر اکثر بلاد ارتفاع دادہ و نورے دران زمین ودیعت گشتہ است کہ مقتبس از نور بے صفتی و بے کیفی ست ورنگ نوری کہ از زمین مقدسہ بیت اللہ ساطع ولامع است پیش از ارتحال فرزندی اعظمی مرحومی بچند ماہ این نور را برین درویش ظاہر ساختہ بودند و در زاویہ زمین سکنائے فقیر از انشان دادہ نوری بودند ساطع کہ گردی از صفت و نشان بوے راہ نیافتہ بود و از کیفیات منزہ و مبرہ آرزوے آنشد کہ آن زمین مدفن من شود و آن نور بر سر قبر من لامع بود و این معنے را بفرزندی اعظم کہ صاحب سر بود ظاہر ساختم و آن نور و اشان آرزوے مطلع گردانیدم اتفاقاً فرزندے مرحومی باین دولت سبقت کرد و در پردہ خاک در دریائے نور مستغرق گشت ؎ ھنیئاً لارباب النعیم نعیمہا ✤ وللعاشق المسکین ما یتجرع ✤ از شرافت این بلدہ معظم است کہ شل فرزندی اعظمی کہ از اکابر اولیا اللہ است درانجا آسودہ است و بعد از مدتے ظاہر شد کہ آن نور مودع لمعہ ایست از انوار قلبیہ این فقیر کہ از ینجا اقتباس نمودہ دران زمین افروختہ اند در رنگ آنکہ چراغے از مشعلہ برافروزند قل کل من عند اللّٰہ اللّٰہ نور السموٰت والارض سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للّٰہ رب العالمین۔ حضرت خواجہ محمد معصوم فرزند ثالث مجدد الف ثانی نے لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی فرمایا کرتے تھے کہ جیسے زمین روضہ منورہ خاتم الرسل صلعم زمین جنت سے ہے چنانچہ حدیث بین القبر والمنبر روضۃ من ریاض الجنۃ اسپر دال ہے اسیطرح حق تعالےٰ نے بکمال فضل بباعث غایت اتباع حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے روضہ کی زمین کو بھی جنت کیا ہے چنانچہ اگر میری قبر سے کوئی ایک مشت خاک لیکر اپنی قبر مین ڈالے تو اوسکے نجات کیواسطے امید عظیم ہے نکیعت من دفن فیہ چنانچہ شاہ اورنگ زیب نے یہ بشارت سنکر ایک گھڑا اس خاک کا بھر کر اپنے خزانہ مین رکھا تھا۔ حضرت کا وصال بروز سہ شنبہ بوقت قرب چاشت بتاریخ ۲۸ صفر المظفر سنہ ۱۰۳۴ھ سرہند مین ہوا ہے نقل ہے کہ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ نے حضرت کو بعد انتقال کے خواب مین دیکھا پوچھا کہ سوال منکر نکیر کے کیونکر گذرے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بکمال رحمت اول الہام کیا کہ اگر تو کہے تو یہ دو فرشتہ یعنے منکر نکیر تیرے پاس آئین مینے عرض کی کہ اس بندہ مسکین کے پاس نہ آئین اللہ تعالیٰ نے بکمال رحمت میرے پاس نہ بھیجا پھر حضرت خواجہ محمد معصوم نے دریافت کیا کہ ضغطہ قبر کے کسطرح ہوئے فرمایا کہ ہوا مگر اقل قلیل واقعہ مین یہی معلوم ہوا کہ گیا کوئی شخص کہتا ہے کہ اقل قلیل بسبیل تواضع فرماتے ہین ورنہ کچھ نہین ہوا ✤

مقام گیارہواں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے بشارات کے بیان میں

اللہ تعالےٰ نے حضرت کے وجود مسعود کو اپنی عجائبات قدرت کا ایک نمونہ بنایا تھا کہ جسکے ظہور کی حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہزار برس پہلے بشارت دی تھی کہ یکون رجل فی امتی یقال لہ صلہ یدخل الجنۃ بشفاعتہ کذا کذا چنانچہ اسکی تصدیق میں حضرت کے مکتوب ششم جلد دویم میں فرمایا ہے الحمد للہ الذی جعلنی صلۃ البحرین الخ مکتوب شریف شروع سے اسطرح چلتا ہے الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفے الکرام کہ مقصود از آفرینش من آنست کہ ولایت محمدی بولایت ابراہیمی علیہما الصلوٰۃ والتحیات منصبغ گردد و حسن ملاحت این ولایت با جمال صباحت آن ولایت ممتزج شود ورد فی الحدیث اخی یوسف اصبح وانا املح وبابین الصباغ وامتزاج مقام محبوبیت محمدیہ بدرجہ علیا رسد مانا کہ مقصود از امر باتباع ملت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام حصول این دولت عظمی بودہ است وطلب صلوٰۃ وبرکات مماثل صلوٰۃ وبرکات حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام برای این غرض بودہ ملاحت وصباحت ہر دو مبنی از حسن ذات اند تعالےٰ لیے مرج صفات لیکن حسن صفات وافعال واثار ہمہ مستفاد از حسن صباحت است کہ کثیر البرکت است حسن ملاحت بحضرت اجمال مناسب است گویا ملاحت مرکزیت مر حسن را وصباحت دائرہ آن مرکز و در حضرت ذات تعالیٰ وتقدس چنانچہ بساطت است وسعت است نیز نہ آن بساطت ووسعت کہ در فہم ما در آید ونہ آن اجمال وتفصیل کہ مدرک ما گردد۔ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر ٭ بساطت ووسعت کہ در حضرت ذات تعالیٰ اثبات مے نمائیم از یک دیگر جدا اند نہ آنکہ عین یک دگر اند چنانچہ بعضے گمان بردہ اند اما تمیزے کہ درمیان انبیا در آنمرتبہ ثابت است خارج از حیط ادراک ما است وبیرون از دایرہ افہام ما پس ملاحت وصباحت نیز در آنمرتبہ متمیز باشند واحکام یکدیگر از ہمدیگر جدا بوند وکمالاتے کہ باینہا متعلق شوند از ہمدیگر جدا باشند وآنچہ مقصود از آفرینش خود مے دانستم معلوم شد کہ بحصول پیوست ومسئول ہزار سالہ باجابت قرین گشت الحمد للہ الذی جعلنی صلۃ البحرین ومصلحا بین الفئتین اکمل الحمد علی کل حال والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام وعلی اخوانہ الکرام من الانبیاء والملائکۃ العظام — وچون صباحت نیز برنگ ملاحت متلون گشتہ است لاجرم مقام

خلت ابراہیمی نیز وسعتے پیدا کردہ است و محیط حکم مرکز نیز یافتہ باید دانست کہ مقام محبت بمرتبہ ملاحت مناسبت دارد
و مقام خلت بمرتبہ صباحت و محبت محبوبیت صرف نصیب خاتم الرسل است علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام و محبیت
خالص بحضرت کلیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام و حضرت خلیل علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نسبت یاری و ندیمی
دارد و محب و محبوب دیگر است و یار و ندیم دیگر و ہر کدام نسبت علیحدہ است و این فقیر چون مربائے ولایت محمدی
و ولایت موسویہ است علی صاحبہا الصلوۃ والسلام والتحیۃ موطن و مسکن در مقام ملاحت دارد بواسطہ غلبۂ
ولایت محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام والتحیۃ نسبت محبوبیت غالب است و نسبت محبیت مغلوب و مستور
اے فرزند باوجود این معاملہ کہ بخلقت من مربوط بودہ است کارخانہ عظیم دیگر بمن حوالہ فرمودہ اند و برائے پیری و مریدی
مرا نیاوردہ اند و مقصود از خلقت من تکمیل و ارشاد خلق نیست معاملہ دیگر است و کارخانہ دیگر درین ضمن ہر کہ مناسبت
دارد فیض خواہد گرفت والا لا معاملہ تکمیل و ارشاد نسبت بآن کارخانہ امریست ہیچو مطروح فی الطریق دعوت انبیا
علیہم الصلوۃ والتسلیمات نسبت معاملہ باطنیہ ایشان ہمین حکم دارد و ہر چند منصب نبوت ختم یافتہ است اما از کمالات
و خصایص آن بطریق تبعیت و وراثت کمل تابعان انبیا را نصیب است علیہم الصلوۃ والتحیات حدیث میں آیا ہے
کہ بعد ہر صدی کے ایک شخص پیدا ہوتا ہے کہ وہ تجدید دین محمدی کرتا ہے اور اسیطرح یہ بھی سنت اللہ جاری ہے
کہ بعد ہزار سال کے ایک پیغمبر اولو العزم پیدا ہوتا ہے اور وہ تقویت دین کرتا ہے کیونکہ ہر فرد بشر خواہ نبی ہو یا غیر نبی
عالم خلق و عالم امر سے مرکب ہے اور قول حق سبحانہ تعالی قل انما انا بشر مثلکم الخ اسپر دال ہے پیغمبر چونکہ اس جہان
مین واسطے مناسبت خلق کے کہ افادہ اسی پر موقوف ہے بشریت روحانیت پر یعنی عالم خلق عالم امر پر غالب
ہوتا ہے لیکن بعد ارتحال جانب روحانیت غالب آتا جاتا ہے اور بشریت نقص پذیر ہوتی جاتی ہے اور
خلق سے مناسبت کم ہوتی جاتی ہے چنانچہ بعض اصحاب کرام سے نقل ہے کہ ابھی آنسرور علیہ الصلوۃ
والسلام کو دفن کر کے فارغ نہین ہوئے تھے کہ دلون مین تفاوت پیدا ہوگئی تھی اوسکی یہی وجہ تھی کہ ایمان
شہودی بدل بایمان غیبی ہوگیا تھا اور جب ہزار سال گذر گئے تو پلہ روحانیت اس قدر غالب ہو جاتا ہے
کہ جانب بشریت کو تمام اپنے ہمرنگ کر لیتا ہے اور مناسبت بشری جو خلق سے تھی وہ جاتی رہتی ہے۔
الاجرم امت مین بہا اور ہی احکام شرع مین فرق عظیم ہوتا ہے پس اسکے تجدید کیواسطے ایک پیغمبر اولو العزم مبعوث ہوتا ہے
کہ تقویت دین و شرع کرے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارتحال کو ہزار سال گذرے اور مطابق
قاعدہ کے دین میں سستی و شیوع بدعت و ظلمت ہوگئی اور چونکہ آپ خاتم النبیین ہین اور نبی اولو العزم

کا پیدا ہونا ممنوع و خلاف شرع لہذا ضرور تہا کہ کوئی شخص اون کمالات کا پیدا ہوتا کہ وہ قایم مقام الوالعزم ہوتا اور تجدید دین کرتا لہذا اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے وہ کمالات حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی اور مجدد الف ثانی کیا سے فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ✣ دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد ✣ واللہ یختص برحمۃ من یشاء - چنانچہ حضرت نے مکتوب چہارم جلد دوم مین بعد ترجیح علم الیقین بفحواے واما بنعمۃ ربک فحدث اپنے تجدید کا اسطرح اظہار کیا ہے از عین الیقین و حق الیقین چہ گوید واگر گوید کہ فہم کند وکہ دریابد این معارف از محیط ولایت نیست ارباب ولایت در رنگ علماء ظواہر در ادراک آن عاجزند و در درک آن قاصر این علوم مقتبس از مشکوٰۃ انوار نبوت اند علی اربابہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ کہ بعد از تجدید الف ثانی بتبعیت و وراثت تازہ گشتہ اند و بطراوت ظہور یافتہ صاحب این علوم و معارف مجدد این الف است کما لایخفی علی الناظرین فی علومہ و معارفہ التی متعلق بالذات والصفات والافعال و بتلبس بالاحوال والمواجید والتجلیات والظہورات فیعلمون ان ہولاء المعارف والعلوم وراء علوم العلماء و وراء معارف الاولیاء بل علوم ہولاء بالنسبت الی تلک العلوم قشر و تلک المعارف لب ذلک القشر واللہ سبحان الہادی و بداند کہ بر سر مایہ مجددی گذشتہ است اما مجدد مایہ دیگر است و مجدد الف دیگر چنانچہ در میان مایہ والف فرق است در مجددین اینہا نیز ہمان قدر فرق است بلکہ زیادہ از آن و مجدد آنست کہ ہرچہ دران مدت فیوض بامتان برسد بتوسط او برسد اگرچہ اقطاب اوتاد آنوقت بوند و بدلا و نجبا باشند خاص کند بندہ مصلحت عام را والسلام علی من اتبع الہدی والتزم متابعت المصطفےٰ علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیمات العلی و جمیع اخوانہ من الانبیاء والمرسلین و الملائکۃ المقربین و عباد اللہ الصالحین - اسکے علاوہ اور بہی چند جا اشارتاً و صراحتاً اسیطرح تحریر فرمایا کہ انکی نقل موجب طوالت ہے غرضکہ اللہ تعالے نے حضرت کی شان کچھہ نرالی بنائی تھی ✣

نقل ہے کہ خواجہ حسام الدین حضرت خواجہ باقی باللہ علیہم الرحمۃ اللہ کے خلیفہ نے خواب مین دیکھا کہ گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑھتے ہین اور بفقرات دلپذیر حضرت کی تعریف فرماتے ہین بلکہ مباہات و مفاخرت کر کے ارشاد کرتے ہین کہ مین ناز کرتا ہون کہ ایسا شخص میری امت مین پیدا ہوا اور تجدید دین کی **نقل ہے** کہ ایک شخص میر نصیر احمد نامی مشایخ روم سے تہے ایک روز روضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر بیٹھے تہے کہ حضرت خاتمیت صلعم ظاہر ہوئے اور میر موصوف سے کہا کہ ہندمین

بتبعیت و وراثت حضرت خاتم الرسل علیہم السلام کے پیدا ہوا

ایک شخص کمل اولیاء امت سے ہی اگر آپ نے سعادت چاہئے تو اوس کی خدمت میں جا۔ حافظ چنانچہ میر ممدوح حضرت کی خدمت میں مقام لاہور حاضر ہوئے نقل ہے کہ شیخ طاہر بدخشی تقرب ملازمان بدخشان نے خواب میں دیکھا کہ گویا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مع خلفاء راشدین بیٹھے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تجھ کو لائق نہیں کہ ہمراہ سلطان رہے بہتر یہی کہ سرہند میں مجدد الف ثانی کی خدمت میں رحمۃ اللہ علیہ چنانچہ صبح اٹھ کر نوکری سے استعفا دیا اور بسمت ہندوستان ہوکر حاضر حضور ہوا۔ نقل ہے کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک جنازہ با عظمت وجلالت لائے ہیں اور تمام اولیاء سلف وخلف مشائخ طریقۂ مجددیہ وخواجہ نقشبند علیہم الرحمۃ موجود ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے منتظر ہیں اوس شخص نے دریافت کیا کہ یہ جنازہ کس کا ہے اور انتظار کس کا ہے کسی شخص نے جواب دیا کہ اس ملک کے قطب کا جنازہ ہے قطب الاقطاب کی انتظار ہے کہ وہ نماز پڑھائیں اتنے میں ایک شخص یکبارگی آن وارد ہوا اور سب نے اوس کی تعظیم کی اور اوس نے امامت کی بعد جنازہ اٹھا کر لے گئے اور اوس شخص نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں کسی نے جواب دیا کہ یہ شیخ احمد مجدد الف ثانی ہیں چنانچہ صبح اٹھ کر وہ شخص حضرت کا نہایت مشتاق ہوکر سرہند آیا جب یہاں آکر قدمبوس ہوا تو بعینہ وہی حلیہ پایا۔ نقل ہے کہ میر نعمان نے ایک روز خواب میں دیکھا کہ گویا جناب رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ جو مقبول شیخ احمد ہی وہ مقبول میرا ہے اور جو میرا مقبول ہے وہ مقبول خدا ہے نقل ہے ایک شخص نے جناب رسول صلعم کو خواب میں پوچھا کہ حضرت آپ حضرت شیخ احمد سرہندی کی نسبت کیا فرماتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ وہ میرا خلیفہ عظیم ہے نقل ہے کہ ایک شب حضرت میرزا جانجانان رحمۃ اللہ علیہ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ یا رسول اللہ حضرت مجدد الف ثانی کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایسا اور کون میری امت میں ہے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان کے مکتوبات آپکی نظر مبارک سے گذرے ہیں فرمایا۔ اگر کہیں کچھ یاد ہو تو پڑھو حضرت میرزا صاحب نے یہ عبارت کسی مکتوب کی پڑھی اللہ تعالی وراء الوراء ثم وراء الوراء حضرت خاتمیت صلعم نے نہایت پسند فرمایا اور بہت محفوظ ہوئے اور فرمایا کہ پھر پڑھو جناب مرزا صاحب نے پھر پڑھا۔ اللہ تعالے وراء الوراء ثم وراء الوراء پھر آپ نہایت محفوظ ہوئے اور اس طرح کی بہت سی حکایتیں ہیں۔ مگر اس جگہ مشتے نمونہ از خروارے نقل کیں ۔

مقام بارہوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فرزند اکبر خواجہ محمد صادق علیہ الرحمۃ کے حالات مین

حضرت کی اولاد کا کیا بیان ہے کہ ایک جواہر نفیسہ تھے چنانچہ حضرت خواجہ نے ابتدا حال مین کسی اپنے دوست کو خط لکہا ہے اوسمین حضرت کا حال تحریر کرتے کرتے ارقام فرماتے ہین فرزندان آن شیخ کہ اطفال اند اسرار الٰہی اند حضرت کے فرزند اکبر خواجہ محمد صادق تھے اونکی ولادت باسعادت سنہ ہجری نبوی مین واقعہ ہوئی لڑکپن ہی سے آثار رشد و ہدایت ناصیہ مبارک سے ہویدا تھے طفولیت مین آپنے جد امجد کے پاس پڑہا کرتے تہی حضرت فرماتے تہی کہ مجہسی والد بزرگوار کہا کرتے تہی کہ تمہارا لڑکا اشیا کی حقیقت و کیفیت مین ایسے ایسے سوالات کرتا ہے کہ اونکا جواب دینا دشوار ہوتا ہے جب حضرت سنہ ھ مین دہلی تشریف لیگئے اور حضرت خواجہ بیرنگ سے اخذ طریقہ کیا تو یہ صاحبزادہ بہی ہمراہ تہے یہ بہی بشرف مقبولیت نظر خواجہ و اخذ طریقہ و مراقبہ و جذبہ مشرف ہوئے انکی علو استعداد اور بلندی فطرت سے حضرت خواجہ اپر نہایت مہربان تھے اور باوجود انہہ جذبات تحصیل علم ظاہری سے فارغ نہ تھے ہان کبہی کبہی غورستی و استیلاء واردات مین کتاب کو بہی طاق پر رکہدیتے تھے ایک روز اپنے ہمجولیون مین سروپا برہنہ کہیلتے تہے کہ حضرت خواجہ کا اوسطرف سے گذر ہوا حضرت خواجہ دیکہکر فرمانے لگے کہ دیکہو کہ ہمارا استانہ کیا کرتا ہے حضرت خواجہ فرمایا کرتے تھے کہ محمد صادق کو طعام بازاری کہلایا کرو کہ غلبہ احوال سے خفت حاصل ہو ایک مرتبہ ایک شخص ایک بزرگ کی خدمت مین سلوک تمام کر کے اپنے مکان کو جاتے تھے راستہ مین حضرت خواجہ کی خدمت مین زیارت کرنیکو آئے اور اپنے حالات بلند بیان کئے اوس بیان کرنے سے یہ مطلب تہا کہ اگر یہان بہی اسیقدر ہون تو خیر اور اگر زیادہ حاصل ہون تو استفادہ کرون حضرت خواجہ نے صاحبزادہ صاحب کو بلایا اور فرمایا کہ اپنا حال بیان کرو کہ یہ درویش مہمان سنے جو اونہون نے جو حالات بیان کئے تو بعینہ اوس درویش مہمان کے مطابق تھے وہ بیچارہ ہشت سالہ بچہ کا یہ بیان سنکر حیران رہگیا اور اپنے علو حال کا جو غرہ تہا سارا سر سے دور ہو گیا ایک دفعہ حضرت خواجہ کو تپ محرقہ ہو گئی حضرت مخدوم زادہ کو بہی تپ آنے لگی اور مرض کو طول ہو گیا آخر کار حضرت خواجہ نے فرمایا کہ

یہ تپ انعکاسی ہے جب تک محمد صادق اسجگہ ہے تب تک دفع نہین ہوگی چنانچہ حضرت نے صاحبزادہ صاحب کو سرہند روانہ کردیا پہلی ہی منزل مین خبر ہوگئی کہ حضرت کی تپ زائل ہوگئی اور مخدوم زادہ کی بھی علالت رفع ہوگئی اللہ تعالے نے صاحبزادہ صاحب کو نظر کشفی ایسی صحیح عطا فرمائی تھی کہ اکثر حضرت خواجہ ان سے حالات پوچھا کرتے بلکہ اپنے ہمراہ قبرون پر لیجایا کرتے اور اموات کے استفسار کیا کرتے اور وہ بلا توقف جو کچھہ معلوم ہوتا بتلادیا کرتے انہین دنون کا ذکر ہے کہ حضرت کے بھائی تجارت کیواسطے جاتے تھے اون کے رخصت کرنیکو شہر سے باہر سب گئے یہہ بھی گئے صاحبزادہ اپنے دادا کی قبر پر جاکر مراقب ہوئے تھوڑی دیر مین سر اوٹھا کر فرمانے لگے کہ دادا صاحب چچا صاحب کو سفر سے منع فرماتے ہین لیکن چونکہ بچہ تھے انکے کشف پر اعتماد نکرکے وہ چلدیئے آخر کار یہ ہوا کہ مال اسباب سب غارت ہوگیا اور خود بھی ہلاک ہوگئے ایام طفولیت کا ذکر ہے کہ ایک مرتبہ ایکدرویش صاحب وجد وحال حضرت صاحبزادہ کے ملنے کو آیا حضرت بھی اوس جگہ موجود تھے چلتے وقت کہنے لگا کہ یہ سر کی ٹوپی مجھے عنایت کیجیئے آپ مراقب ہوئے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ منع فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین دیدو صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ حضرت خواجہ نقشبند حاضر ہین اور بمبالغہ منع کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ مین کہتا ہون اوسوقت بلا چاری دیدی جب حضرت خواجہ نے اپنے اصحاب تربیت کیواسطے حضرت کے سپرد کئے تو اوسوقت صاجزادہ صاحب کو بھی حوالہ کیا چنانچہ وہ اپنے والد کی تربیت سے مرتبہ کمال وتکمیل پہونچے ابتدا کے خط مین ایکدفعہ حضرت نے اونکے حالات مین اسطرح تحریر کیا ہے۔ محمد صادق از خردی خود را ضبط نمیتوان کرد اگر در سفرے ہمراہ مے باشد ترقیات بسیار میکند در سیر دامن کوہ ہمراہ بود ترقی بسیار نمود و در مقام حیرت غوطہ خوردہ است در حیرت مناسبت بما دارد غرضکہ اکیس برس کی عمر مین ظاہر وباطن کے کمال کو پہونچ گئے اور حضرت نے خلعت خلافت عطا فرمایا حضرات القدس مین لکھا ہے کہ جسوقت خلعت عطا ہوا ایک نور اونکی پیشانی مبارک سے ایسا چمکتا تھا کہ گویا آفتاب اوس کے سامنے شرمندہ تھا لوگ کہا کرتے تھے کہ جسوقت اسجوان کو دیکھتے ہین دنیا دل مین سرد ہوجاتی ہے ایک دفعہ کسی شخص نے اونکے سامنے کسی دنیادار کی شکایت کی اور اوس سے یہ مطلب تھا کہ کسیطرح اوسکو تنبیہ کرین حضرت صاحبزادہ نے دل سے ایک آہ سرد کھینچی اور فرمایا کہ اگر ہم بھی خصوصیت کرین تو ہم مین اور اونمین فرق کیا ہو کہنے والا کہتا ہے کہ اس کلمہ کو اس طرح ادا کیا کہ مین کہکر شرمندہ ہوا غرض کہ اللہ تعالے نے اونکو ایک مجموعہ اخلاق بنایا تھا کہ جسکی تعریف نہین

ہوسکتی حضرت بھی اونکی نہایت مداح رہا کرتے تہے چنانچہ ایک مکتوب مین تحریر فرماتے ہین فرزندی اعزی مجموعہ معارف فقیر است و نسخہ مقامات جذبہ و سلوک اور تحریر فرماتے ہین فرزندی از سحر تا اسرار است و از خطا و غلط مسئون اور ارقام فرماتے ہین کہ این مقام را بفرزند ارشدی عنایت فرمودہ اند و داخل ولایت الیشان ساختہ فقیر اینجا درنگ مسافران در ولایت نشستہ است اور ایک جگہ فرماتے ہین استفادہ کہ این فقیر از ولایت موسوی نمودہ از راہ اجمال آن ولایت است و استفادہ فرزندی اعظمی علیہ الرحمۃ از راہ تفصیل آن ولایت - ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی نہایت علیل ہوئے اور ضعف بدرجہ غایت ہوا اس بیماری مین موت و حیات حضرت کے اختیار پر چھوڑی گئے تہی خاطر مبارک مین خیال آیا شاید ارتحال اختیار کرنا پڑے تو امانت حضرت خواجگان کسی کے سپرد کرنا چاہئے اور وقت بجز میر نعمان و خواجہ محمد صادق صاحبزادہ کلان اور کوئی اس قابل نہ تہا چنانچہ وہ امانت اونکے سپرد کی بعد ازان صاحبزادون و بعض مخلصون کے کہنے سے آپنے حیات اختیار کی چنانچہ اللہ تعالے نے بفضل خود صحت کلی عطا فرمائی حضرت نے فرمایا کہ اس نسبت کے سپرد کرنے مین یہ بہید تہا کہ بعض مقامات و معاملات کا حاصل ہونا اس نسبت کے عطا کرنے پر منحصر اسکے چند سال کے بعد ایک دفعہ سرہند شریف مین ایسی وبا پڑی کہ ہر روز صدہا آدمی لقمہ اجل ہوتے اور کسیطرح وبا کم ہوتی نہتی بلکہ روز بروز بڑھتی جاتی لوگ حضرت کیخدمت مین دفع بلیہ کے واسطے عرض کرتے تو آپ فرماتے کہ ابہی دعا کا موقعہ نہین بلکہ ہاتہہ اوٹھانا بہی گستاخی ہے کہ او سبحانہ تعالے جلال مین ہے آخر کار ایک روز حضرت نے فرمایا کہ اب دعا کا وقت آگیا اور بعد دوگانہ نماز دعا مانگی بعد دعا فرمایا کہ بارہ روز کے بعد وبا دور ہو جائیگی یہ بات کسی نے خواجہ محمد صادق سے بہی اونہون نے کہا کہ بارہ دن سے اونکا یہ مطلب ہے کہ بارہ دنمین ہمارے گہر سے جائیگی اوس کے دوسرے تیسرے روز صاحبزادہ محمد فرخ کا کہ اوسوقت گیارہ برس کے تھے انتقال ہوا بعد ازان صاحبزادہ محمد عیسیٰ کا انتقال ہوا اونکو دفن کر کے آتے تھے کہ خواجہ محمد صادق پر آثار طاعون ظاہر ہوئے لکھا ہے کہ قبل ازین حضرت خواجہ محمد صادق نے فرمایا تھا کہ وبا لقمہ چرب چاہتی ہے جب تک مین نہین کا جانے کا تسکین نہیں پائیگی غرضکہ آپ پر بیماری کا غلبہ شروع ہوا چونکہ آپ حجرہ خانقاہ مین تھے اور آپکی والدہ شریفہ کو کمال شوق دیدار تہا اور ادہیونکے مونڈہون پر ہاتہہ رکہکر محلسرا مین تشریف لیگئے اور والدہ و دیگر اہل حقوق سے حق بخشوا کر پہر حجرہ مین تشریف لائے اور بچہونے پر آرام کیا اور فرمایا کہ نم کنوم العروس

چنانچہ دوسرے دن بکمال حضور داغ فراق رحلت فرمائے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ بعد تجہیز وتکفین حضرت مجدد الف ثانی نے حضرت خواجہ محمد صادق کو اوس زمین مین دفن کیا جسکا ذکر حضرت کے مقام بقا مین آچکا ہے اور جہان حضرت بعد ازان خود مدفون ہوئے ہر وقت دفن کرتے۔ حضرت خواجہ محمد صادق کے حضرت نے فرمایا تھا اس قبر کے محاذی مین مجھکو دفن کرنا کہ اس زمین کو زمین روضہ جنت کے پاتا ہون حضرت خواجہ محمد صادق کا انتقال ہونا تھا کہ وبا کو تسکین ہوئے چنانچہ انہین دنون مین ایک خط حضرت مجدد الف ثانی نے کسی اپنے مخلص کو لکہا ہے کہ بتاریخ ۹ ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ فرزند مرحوم خواجہ محمد صادق بجوار رحمت حق پیوستند وخود را فدائے عموم خلائق ساختند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فوت ایشان وتسکین وبا محسوس گشت ومردم شہر در واقعات دیدند کہ میان محمد صادق میفرمایند کہ این بلیہ را من برخود گرفتم و دور روز است کہ در شہر تسکین است مردم اَلْقَدْر بر قبر ایشان غلو دارند کہ روزانہ فاتحہ خواندن تعسر میسر میگردد و مریضانیکہ شفائے یابند نیازہا مے آرند۔ نقل ہے کسی نے خواب میں دیکھا کہ جو کوئی حضرت خواجہ کا نام لکھکر اپنے پاس رکھے وہ وبا سے محفوظ رہے چنانچہ اوس وقت بھی ہزارون آدمیون نے یہ عمل آزمایا اور فایدہ پایا اور اسوقت تک جاری ہے چنانچہ حضرت مرشدنا و مولینا حضرت مولانا حافظ غلام نبی صاحب مجددی للّٰہی سلمہم اللّٰہ تعالے کی معمولات سے ہے حضرت خواجہ محمد صادق کے انتقال سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کو نہایت افسوس ہوا چنانچہ اس واقعہ اور اور اس افسوس کو خواجہ حسام الدین کے خط مین اسطرح ظاہر کیا ہے مخدوما مفارقت فرزندی اعزی قدس سرہ از اعظم مصائب است معلوم نیست کہ کسے تحمل این مصیبت شدہ باشد اما صبرے وشکرے کہ حضرت حق سبحانہ وتعالے درین مصیبت این ضعیف قلب را کرامت فرمودہ از اجل نعم واعظم النعامات است از حضرت حق سبحانہ وتعالے مسالت مینماید کہ جزا این مصیبت سعد بآخرت باشد و در دنیا ہیچ از ان جزا ظاہر نشود و ہر چند میدانند کہ این مسالتہ از تنگی سینہ است واللّٰہ تعالے واسع الرحمت فللّٰہ الاخرۃ والاولی اور ایک جگہ تحریر فرماتے ہین اخوی مولینا محمد صالح واقعات اہل سرہند را شنیدہ باشد فرزندے اعظمی رضی اللّٰہ عنہ بیرادو برادر خود محمد فرخ و محمد عیسی سفر آخرت اختیار فرمودند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حمد اللّٰہ سبحانہ کہ اولی باقیماندگان را قوت صبر عطا فرمودند ثانیہ بلیہ را سر دادند وخوش گفت سے من از تو روئے نپیچم گرم بیازاری * کہ خوش بود عزیزان تحمل وخواری * فرزند مرحوم آیتے

بود از آیات حق جل وعلا ورحمتے بود از رحمتہائے رب العالمین درین نسبت وچہا سالگے آن یافت کہ کم کسے یافت پایہ مولویت وتدریس علوم نقلیہ وعقلیہ را بحد کمال رسانیدہ بود حتیٰ کہ تلامیذہ ایشان بیضاوی وشرح مواقف وامثال اینہا را بقدرت تام درس دارند وحکایات معرفت وعرفان وقصص شہود وکشوف ایشان مستغنی است ازانکہ دربیان آرد وبعلوم شما است کہ درین ہشت سالگی بر نہجے مغلوب حال شدہ بودند کہ حضرت خواجہ ما قدس سرہ معالجہ تسکین حال ایشان را بطعامہائے بازار کہ مشکوک ومشتبہ است میفرمودند سیفرمودند کہ محبتے کہ مرا بمحمد صادق است باہیچکس نیست ازین سخن بزرگی باید دریافت ولایت موسوی را بنقطۂ آخر رسانیدہ بود وعجائب وغرائب آن ولایت علیہ را بیان ہمے فرمودند وہموارہ خاضع وخاشع وملتجی ومتضرع ومتذلل ومنکسر بودہ میفرمودند کہ ہر یکے از اولیا از حضرت حق سبحانہ وتعالےٰ چیزے خواستہ است ومن التجا وتضرع خواستہ ام - بعد انتقال حضرت خواجہ محمد صادق رح حضرت محمد سعید فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی ایسے بیمار ہوئے کہ سبکو یاس ہوگئی حضرت مجدد الف ثانی کو کمال نگرانی خاطر ہوئی کہ اسی اثناء مین ایک شب تجلی خاص الخاص وظہور مخصوص بارگاہ الہی ہوا اور معلوم ہوا کہ یہ نزول اجلال واسطے تسلی وتشفی کے ہے حضرت فرماتے ہین کہ اسی عنایت کے ضمن مین حکم اقدس اعلی صادر ہوا کہ محمد سعید ومحمد معصوم کو لاؤ چنانچہ دونون کو لائے اور میرے زانون پہ بٹہلایا نہایت معمر اور سفید ریش تہے حکم ہوا کہ یہ دونون فرزند سینے تجھکو بخشے حضرت اس عنایت وبشارت سے نہایت فرخندہ دل ہوئے اور یہ مژدہ سبکو سنایا ؛؛

مقام تیرہوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فرزند ثانی خواجہ محمد سعید ملقب بہ خازن الرحمۃ علیہ الرحمۃ کے حالات مین

فرزند ثانی حضرت کے شیخ محمد سعید مین اپکی ولادت سنہ ۱۰۰۵ ہجری مین ہوئی بچپن ہی سے آثار سعادت ونجابت پائی جاتی تہی ایام طفولیت مین کہ ابہی خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ بہی زندہ تہے حضرت صاحبزادہ بیمار ہوگئے نہایت ضعف تہا حضرت مجدد الف ثانی نے اوسی حالت مین دریافت کیا کہ کسی شی کو دل چاہتا ہے

بیساختہ دل سے نکلا کہ حضرت خواجہ کو دل چاہتا ہے حضرت مجدد الف ثانی کہتے ہین کہ مینے یہ نقل حضرت خواجہ کے سامنے بیان کی حضرت خواجہ سنکر فرمانے لگے کہ محمد سعید نے ظریفی و رندی کی اور ہم سے غائبانہ نسبت لیگیا چنانچہ حضرت خواجہ گاہ گاہ حضرت کے خط مین انکو دعا بھی یاد فرمایا کرتے تھے علم ظاہری قدسے اپنے بھائی خواجہ محمد صادق اور قدرے اپنے والد بزرگوار اور کچھ مولانا طاہر لاہوری سے تحصیل کیا تھا قران شریف کو تجوید عالی پڑھا تھا حدیث مین سند جید رکھتے تھے فقاہت مین ایسا ید بیضا رکھتے کہ اگر خود حضرت مجدد الف ثانی کو کسی مسئلہ غامضہ مین تحقیق کی ضرورت ہوتی تو انسے دریافت کیا کرتے تھے بہ اس خوبی سے بیان کرتے کہ حضرت مجدد بہایت خوش ہوا کرتے معرکہ علماء مین اگر کسی مسئلہ کی بحث کا اتفاق ہوتا تو بدلائل ساطع و براہین قاطع مخالف کو خاموش کر دیا کرتے تھے غرض کہ سترہ برس کی عمر مین حضرت علوم ظاہری سے کما حقہ فارغ ہوگئے اخذ طریقہ و مراقبہ اپنے والد بزرگوار سے کیا تھا اور نسبتہا سے اصل ممتاز ہوئے حضرت مثل اپنے والد بزرگوار بکمال تشرع و تقوی و متابعت سنت اراستہ و پیراستہ تھے انکی بشارت مین حضرت نے فرمایا ہے کہ خلعت قیومیت جب خواجہ محمد معصوم کو عطا ہوا اور بجائے اوس کے خلعت جدید ہ مجھکو عطا ہوا تو معلوم ہوا کہ امید ہے کہ اوسکو بکمال کرم فرزندی محمد سعید کو عطا کریں حضرت فرمایا کرتے تھے کہ محمد سعید علماء راسخین سے ہے محمد سعید زمرہ سابقین سے ہے محمد سعید خلیل خدا کا ہے خلعت خلت جو مجھسے اوترلگیا وہ اوسکو عطا ہوگا محمد سعید خازن رحمت الہی ہے قیامت کے دن تقسیم خزاین رحمت اوسکی سپرد ہوگا محمد سعید کو مقام شفاعت سے حظ وافر ہے محمد سعید نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کیطرح علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام دائرہ نفی قطع کیا اور داب اثبات مین میرا شریک ہے حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ ایک روز منصہ قیامت مجھپر ظاہر کیا گیا دیکھتا ہون کہ محمد سعید میرے آگے آگے ہاتھ مین کتاب پا صراط سے چلے جاتے ہین حتی کہ بہشت مین پہونچے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ ہر قطب کو دو امام چاہئے تم دونون (ایک خواجہ محمد سعید دوسرے خواجہ محمد معصوم میرے امام ہوا ایک روز حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ محمد سعید تو میرا ضمنی ہے اوراس بات سے تنگدل نہونا کہ حضرت ابابکر صدیق جناب رسول صلعم کے ضمنی تھے حضرت فرماتے ہین کہ جن ایام مین کہ حضرت مجدد الف ثانی علیل تھے تو مجھکو امامت خلوت خانہ تفویض فرماتے تھے چونکہ ان دنون مین کمالات عظیمہ و مقامات مخنیہ بجہت نماز حضرت پر از قسم اسرار واجب الاستتار وارد ہوئے تو حضرت

مجدد علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے کہ محمد سعید یہ حلیہ نتائج نماز ہین جسکا کہ تو امام ہے اسواسطے تجھکو بھی انہین نصیب وافر ہے حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا ہے کہ مین کسی ایسے مقام عروج ونزدل مین نہین گیا جہان کہ محمد سعید میرے ہمراہ نہو فرمایا کہ نزول مین جب مین مقام شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ پر آیا دیکھا کہ محمد سعید میرے ہمراہ ہین فرمایا کہ محمد سعید ولایت تیری احمدی ہے فرمایا کہ تیری دنیا کو حکم آخرت ہوگیا ہے ولقد آتینا آخرہ فی الدنیا کے مصداق ہو فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین ظاہر محمد سعید سے ملتجی رہینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اورنگ زیب عالمگیر شاہزادگی مین داراشکوہ سے لڑتا تہا کہ حضرت کا بتقریب حج اوسطرف گذر ہوا اورنگ زیب نے دعا فتح کی واسطے عرض کی آپنے فرمایا کہ جو اظہار شریعت کرے اوس کی فتح ہے اورنگ زیب نے عرض کی کہ اسی طرح ارادہ ہے فرمایا تو انشاء اللہ فتح ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ تعالے نے لکہا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانی نے مجھسے فرمایا کہ عمر کا کچھہ اعتبار نہین اور موت قریب معلوم ہوتی ہے یہ دل چاہتا ہے کہ محمد سعید مسند نشینی کے قابل ہو جاتا اس بات کو مینے حضرت خواجہ محمد سعید کے سامنے بیان کیا وہ آبدیدہ ہو کر بکمال افتقار وانکسار فرمانے لگے کہ مین ناقابل کسطرح اپنے تئین شایان اس امر کا نہین دیکہتا حضرت جہان تشریف لیجائین برادرم محمد معصوم کو اپنی جگہ بٹھلاجایا کرین اور اگر یہ امر حضرت قبول نفرمادین تو مجھکو اجازت دین کہ بیرون شہر حضرت جد امجد کی مزار شریف پر گوشہ اختیار کرلون اور مسند داری حوالہ قرۃ العین محمد معصوم کے فرمائین اسکو مینے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا وہ سنکر آنکھون مین آنسو بہر لائے اور کہنے لگے کہ بہائی صاحب مجھکو اپنی خدمت کے لائق نہین سمجھتے ہین مین جو اپنے تئین خیال کرتا ہون تو اون کے ادنے شاگرد کے برابر نہین پاتا خواجہ ممدوح کہتے ہین کہ یہ معاملہ مین نے حضرت مجدد الف ثانی سے عرض کیا وہ سنکر نہایت خوش ہوے بعرض کہ صاحبزادہ ایک عجائبات قدرت سے تھے ایکدفعہ مراقبہ مین دیکہا کہ رسول صلعم واصحاب کرام جمع ہین یہ بھی مع اپنے چند یاران کے وہان حاضر ہین اصحاب کرام نے اس مضمون کی عرض کی کہ ہم اور یہ عنایات الٰہی جلشانہ مین برابر ہین۔ حالانکہ ہمنے بڑی بڑی مشقتین اور تکلیفین اوٹھائی ہین بخلاف اسکے کہ انہون نے کچھہ بھی نہین کیا۔ اس کا کیا سبب ہے حضرت رسول صلعم نے اوسکے جواب مین یہ الفاظ قرآنی تحریر کئے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ حضرت خازن الرحمۃ حرمین شریفین گئے فرمایا کہ جب مینے حجاز

کا ارادہ کیا تو بحکم وشارہم فی الامر بزرگون کے مزار پر گیا چنانچہ سب نے بہ بشاشت تمام ملاقات کی اور بشارت سفر خیر کی فرمایا کہ رستہ مین جس شہر مین گذر ہوتا وہان کے اولیاؤن کے مزار پر جاتا اور وہ بزرگ مجھکو بخوشی وداع کرتے فرمایا کہ دہلی مین جب متوجہ مزار پر انوار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ہوا راستہ مین سورہ فاتحہ پڑھکر ہدیہ ثواب حضرت خواجہ کے روح مبارک پر بھیجا گیا دیکھتا ہون کہ حضرت خواجہ بصد اہتمام استقبال کو تشریف لائے ہین فرمایا کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور شیخ شرف الدین بوعلی شاہ قلندر اپنے مقامات مین مثل شیرون کے ہین فرمایا کہ شیخ صلاح الدین سہروردی کی زیارت کو گیا اونکی نسبت انوار متابعت سنت نبوی سے منور پائے اور مشابہ نسبت نقشبندیہ تھے فرمایا کہ جب حضرت چراغ دہلی کی زیارتکو گیا۔ اونکی نسبت کو بین الاصل والظل مندرج پایا اور معلوم ہوتا تہا کہ تجلی ذات سے بہی اونکو نصیب ہے فرمایا کہ اسکے بعد حضرت سلطان المشایخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا قدس سرہ کے مزار پر گیا نسبت عالی ومحبوبیت رکھتے ہین۔ فرمایا کہ ماجرائے صحبت طویل الذیل ہے فرمایا کہ اوسجگہ میری ملاقات کو حضرت امیر خسرو تشریف لائے اونکی نسبت کو اونکے پیر کی نسبت سے ایسی قوت تہی کہ کم دیکھنے مین آئے فرمایا کہ جب آگرہ مین نعمان قدس سرہ کی زیارت کو گیا وہان انوار عجیبہ وآثار غریبہ دیکھنے مین آئے منجملہ اون ایک یہ ہے کہ جو شخص صدق دل سے اونکی مزار پر کسی مطلب کیواسطے دعا مانگے باذن اللہ وہ دعا قبول ہو جاتی ہے الغرض جب آپ حرمین شریفین تشریف لیگئے تو بانواع عنایات وانعامات جناب رسول صلعم مشرف ہوئے منقول ہی کہ جب آپ حرم نبوی مین تحیۃ المسجد پڑہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آواز دی العجل العجل فانا منتظرون الیک یعنے جلدی کر جلدی مین تیرا منتظر ہون اور وہان حضرت پر کمال علیہ نسبت بروز وکمون ہوا۔ ایک روز فرمایا کہ الیوم نسبتی کنسبت المجدد یعنے آج میری نسبت مانند نسبت مجدد الف صاحب کے ہے کہتے ہین کہ آٹھ مرتبہ حضرت خازن الرحمۃ نے رسول صلعم کو بچشم ظاہرہ دیکھا تہا کشف وکرامات وغیرہ آپ بہت پوشیدہ فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک بڑھیا حضرت خازن الرحمۃ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ آپ کی ولادت مشہور ہے بطور خرق وعادت مجھکو بیٹا عطا ہو حضرت نے فرمایا کہ تیرے بیٹا پیدا ہوگا چنانچہ بیٹا پیدا ہوا۔ نقل ہے کہ ایک شخص کا بیٹا حالت نزع مین تہا وہ حضرت کے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت عیسی ؑ مردہ کو زندہ کرتے تھے آپ ہی وارث بیٹا ہین۔

میرے بیٹے کے حال پر توجہ فرمایئے حضرت نے فرمایا کہ تیرا بیٹا اچھا ہو جائے گا چنانچہ آپکی دعا کی برکت سے بفضلہ اُسکے لڑکے کو آرام ہو گیا **نقل ہے** ایک شخص کو حضرت نے چادر عطا فرمائی وہ شخص اتفاقاً کسی عورت پر عاشق ہو گیا اور چاہتا تھا کہ مرتکب کبیرہ ہو کہ ناگاہ چادر آکر درمیان میں حایل ہو گئی اور وہ گناہ سے بچ گیا **نقل ہے** ایک حضرت کا خادم کسی عورت پر مبتلا ہو کر مرتکب زنا کا ہوا چاہتا تھا کہ ناگاہ حضرت کی شکل حاضر ہوئی اور اُسکے منہ پر ایک طمانچہ مارا کہ وہ فی الفور اپنے ارادہ سے باز آیا لکھا ہے کہ ایک مدت تک اُس کے رخساروں پر انگلیوں کا نشان بنا رہا روضۃ القیومیہ میں حضرت زبیر سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک جوان امیر آدمی حضرت خازن الرحمۃ کے پاس بیٹھا تھا کہنے لگا کہ سیر باغ کا ارادہ ہے حضرت نے فرمایا کہ بیٹھے رہو اسجگہ تمکو سیر باغ کرا دینگے یہ فرما کر اپنا کپڑا اوسپر ڈالدیا کیا دیکھا کہ ایک عجیب و غریب باغ ہے اور تا دیر اُسکی سیر کرتا رہا بعد ازان حضرت جی نے وہ کپڑا اوٹھا لیا دیکھا تو وہی وقت تھا **نقل ہے** کہ جسوقت حضرت جی نے وہ کپڑا اوٹھا لیا دیکھا تو وہی وقت تھا **نقل ہے** کہ جسوقت حضرت درس پڑھایا کرتے تھے ایک فاختہ سامنے آکر بیٹھ جاتی اور جب تک پڑھایا کرتے تھے بیٹھی رہتی حضرت فرماتے کہ یہ جانور ہے ورنہ ایسی استعداد تھی کہ اگر کسی آدمی کی ہوتی تو ولی کامل ہوتا **نقل ہے** کہ ایک شخص اکثر اہل باطن کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن مقصد براری کہیں نہیں ہوئی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ کل کو حلقہ میں با وضو حاضر ہونا چنانچہ دوسرے دن وہ حاضر حلقہ ہوا حضرت نے اُس پر توجہ فرمائی اُسقدر موثر ہوا کہ تمام اسباب راہ خدا میں صرف کر کے آستانہ عالیہ پر بیٹھ گیا اور کمالات باطنی کو پہونچکر مشرف بہ اجازت طریقہ ہوا تحریر فرماتے ہیں آدمی تا زمانیکہ گرفتار ما دون اوست تعالی و ساحت سینہ او منقوش ما سوا منقش بمرض باطن گرفتار است واز قرب او تعالی دور و مہجور نکر ازالہ این مرض درین فرصت لیسر از مہام است علاج وفضہ این علت معنوی در مہلت قلیل از اعظم مقاصد ازالہ این مرض مربوط بذکر کثیر داشتہ اند وہا تا این باطن را از لوث ما سوی منوطی با د او تعالی گردانیدہ یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا و سبحوہ بکرۃ و اصیلا ذکر کثیر وقتے متحقق گردد کہ غفلت در قفاے آن نبود کہ درین راہ سم قاتل است و مد مرض باطن عزیزے میفرماید لو اقبل مقبل علی اللہ من تو عمرہ ثم عرض لحظۃ کان خاتہ اکثر ما نالہ کمال این ذکر آنست کہ ماسوائے مذکور از ساحت سینہ رخت بربندد و کوس رحلت زنند و از جمیع بالیستہا پاک و مصفا شود نہ از شادی دنیا شادمان گردد و نہ از غم آن غمگین بجدیکہ اگر تکلیف اخطار ما

نماید میسر نباید بواسطہ انیکہ دل راز ما سوائے حاصل گشتہ ہست وہرچہ دران شرکت غیر است۔ شایان جناب قدس او تعالے نیست الا للہ الدین الخالص وقال تعالیٰ واذکر ربک اذا نسیت ای ما سوا تعالیٰ این حالت معتبر بقا وقدم اول ہست درین راہ سیر الی اللہ اینجا بانجام رسید لیاز ان شروع در سیر فی اللہ و سیر در کمالات اسماء و صفات او تعالے انتہی سلطان عالمگیر نے کہ اس خاندان عالیشان سے کمال خصوصیت رکھتا تھا حضرت خازن الرحمۃ کو بالتجا تمام آپ کی آخری عمر مین دہلی مین بلایا حضرت بھی بلحاظ اس اُسکے اخلاص کے تشریف لیگئے اور بہت دنون تک اوسجگہ مقیم رہے کہ آپ کو علالت عارض ہوئی ہرچند حکماء شاہی علاج کرتے تھے لیکن نفع نہوتا تھا آپ فرماتے کہ کیون اسقدر تکلیف کرتے ہو آخر کار جب آپکو معلوم ہوگیا کہ ایام وصال قریب ہین تو بادشاہ سے رخصت ہوکر حضرت سرہند چلے راہ مین جب مقام سنبہالکہ پہونچے تو بتاریخ ۲۷ جمادی الثانی ۱۰۷۲ ہجری کو انتقال فرمایا۔ ان للہ وانا الیہ راجعون آپ کو تجہیز تکفین کرکے ایک پالکی مین سرہند لیچلے شیخ سعد الدین حضرت کے فرزند چہارم سے منقول ہے کہ حالات بیقراری مین مین رانکو اوٹھا اوٹھا کر دیکھ کرتا تھا ایک بار کیا دیکھتا ہون کہ صرف چادر ہی چادر ہے اور جسم مبارک نہین ہے کمال اضطراب و سراسیمگی ہوئی حضرت کیجانب متوجہ ہوکر کہا کہ مجھکو یقین ہے کہ اپکا جسم بھی بہشت مین گیا لیکن اسی امر سے مجھکو کمال ندامت و خجالت ہوگی پھر جو چادر مین دیکھتا ہون تو جسم شریف موجود تھا جب سرہند مین جنازہ پونہچا تو حضرت خواجہ محمد معصوم کو نہایت غم ہوا فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی کے مقبرہ مین دفن ہون جب آپکو قبر مین رکھا تو آنکھین کھولدین اور حضرت محمد معصوم کو دیکھتے رہے کہ حضرت خواجہ محمد معصوم نے باشارہ چشم فرمایا کہ آپ آنکھین بند کرلیجیے چنانچہ آپنے آنکھین بند کرلین اور آپ کو دفن کردیا ستر اسی سال کے آپ کی قبر کثرت بارش سے بیٹھ گئی پس تقریب سے جو قبر کو درست کرنیکا اتفاق ہوا تو جسم شریف مع کفن بجنسہ اس طرح رکھا تھا گویا کہ ابھی دفن کیا ہے اور اسمین سے خوشبو نکلتی ہے۔

مقام چودھوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فرزند ثالث خواجہ محمد معصوم ملقب بہ عروۃ الوثقیٰ کے حالات مین

فرزند ثالث حضرت کے عروۃ الوثقےٰ محی الدین خواجہ محمد معصوم ہین آپ کی ولادت باسعادت ۱۰۰۷ھ ہجری

مین ہوئی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ولادت محمد معصوم مجھپر نہایت مبارک ہوئی -
کہ جس سال مین یہ پیدا ہوئے اوس سال مین حضرت خواجہ کی خدمت مین مشرف ہوا آپ تین برس کے
تھے جو کلمات توحید زبان مبارک سے نکلے فرمایا کہ مین زمین آسمان دیوار حق و اشجار حق مین مہینہ مین قرآن
حفظ کیا گیارہوین برس اخذ طریقہ و مراقبہ کیا چودہوین برس حضرت سے بیان کیا کہ مینے خواب مین دیکھا
ہے کہ ایک نور میرے بدن سے نکلتا ہے کہ تمام عالم اوس سے منور ہے اور ہر ذرہ ذرہ مین جاری ہے
اگر مثل آفتاب غروب ہو جائے تو تمام جہان اوس سے تاریک ہو جاوے حضرت نے سنکر فرمایا کہ تو قطب
ہوگا اور اس بشارت کو یاد رکھنا الحق کہ وجود حضرت عروۃ الوثقےٰ ایسا ہی ہو کہ آخر کار قطب الاقطاب
ہوئے حضرت ان کی استعداد کی کمال تعریف فرمایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد معصوم باالذات
ولایت محمدی رکھتا ہے اور محمدی المشرب ہے سولہ برس کی عمر مین حضرت عروۃ الوثقےٰ علم ظاہر
سے کماحقہ فارغ ہو گئے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ محمد معصوم محبوب خدا ہے اور قیاس محبوبیت
اس پر کرنا چاہیئے کہ حضرت کو ان کی شادی کرنے کی منجانب اللہ اجازت نہوتی تھی ہر چند استخارہ التجا
کرتے تھے لیکن قبول نہوتی تھی آخر کار بعد مدت اجازت ہوئی اور ظاہر کیا کہ یہ منع بوجہہ غایت غیرت
الہی جلشانہ تھا حضرت فرمایا کرتے تھے کہ محمد معصوم کا حال میری نسبت حاصل کرنے مین مثل حال صاحب
شرح وقایہ کا ہے کہ جسقدر اسکا دادا تصنیف کرتا جاتا جس روز اس کا تصنیف کرنا ختم ہوا اُسی روز
اُس کا حفظ کرنا ختم ہوا چنانچہ حضرت شیخ عبدالاحد وحدت نے اپنی نظم مین اشارۃ اُسی
مضمون کو بکمال لطافت و نزاکت ادا کیا ہے **نظم** مجدد نے بوصیف اولب کشاد ؛ بفرسود کاے
پور عرفان نژاد ؛ ز عرفان نوشتم ورق در ورق ؛ ہمہ خواندی از من سبق در سبق ؛
تو یک نقطہ زین لوح نگذاشتی ؛ ہر انچہ نہادم تو بر داشتی ؛ تو آخر چو من قطب دوران
شوی ؛ ز من بشارت بہا وآوری ؛ ایک روز فرمایا کہ محمد معصوم تجھکو اصالت
سے بھی بہرہ ہے اور تیری خمیر طینت مین بقیہ حبیب رب العالمین بھی مندمج ہے محبوبیت
ذاتیہ جو تجھہ مین پائی جاتی اسیکے اثار سے ہے اور تجھکو زمرہ شائقین ثلۃ من الاولین وقلیل من
الآخرین سے پاتا ہون اور اسی طرح سے اسرار متشابہات قرانی و مقطعات فرقانی سے
تجھہ کو حظ وافر حاصل ہوگا - **نقل** ہے کہ جب حضرت امام ربانی پر متشابہات و مقطعات

قرانی کھلے تو حضرت خواجہ محمد معصوم نے عرض کی کہ یہ اسرار مجھ پر بھی ظاہر فرمایئے لیکن حضرت مجدد رحمت اللہ علیہ اس بات پر بھی راضی نہوتے تھے آخر کار جب صاحبزادہ صاحب نے بہت اصرار کیا تو حضرت نے اسرار حرف ق ظاہر کیے رمز شناس کہتے ہین کہ خصوصیت حرف قؔ کی اس وجہ سے کہ ق کو قیومیت سے مناسبت ہے اور حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب کو بھی قومیت سے مناسبت تھی حضرت نے فرمایا کہ محمد معصوم خلعت قیومیت تجھہ کو عطا ہوا الحق کہ یہ صاحبزادہ مثل اپنے والد بزرگوار ایک آیت آیات عظیم الہی سے تھی جہان ظلمانی اُن کی برکات سے منور ہوا لعہد حضرت مجدد الف ثانی زینت بخش سند ارشاد ہوئے لکھا ہے کہ نو لاکھ ادمیون نے اُن کے ہاتھ پر توبہ کی اور سات ہزار خلیفہ صاحب ارشاد ہوئے ایک ہفتہ مین اُن کی صحبت مین طالب کو فناء حاصل ہو جاتے اور ایک مہینہ مین کمالات ولایت کو پہونچ جاتا اور کبھی کبھی ایک توجہ مین طالب کو جمیع مقامات سے گذار دینے کشف مقامات الہیہ نہایت صیح تہا اپنے مریدون کو جاے دور دراز سے فرمایا کرتے تھے کہ تیری ولایت محمدی یا موسوی یا ابراہیمی ہے شاہ اورنگ زیب اُن کی خدمت مین حاضر ہوا کرتا تھا اور مثل عوام الناس کے حلقہ مین اگر پس و پیش کا کچھ خیال نکرکے جہان جگہ ملتی تھی او سجگہ بیٹھ جاتا رعب اسقدر غالب تھا۔ کہ زبانی گفتگو نہ کر سکتا تھا۔ جو عرض معروض کرنی ہوتی تحریری پیش کرتا حضرت کے تین جلد مکتوبات یہ تحقیق غوامض و دقایق و معلقات حضرت مجدد الف ثانی وپند لضایح ہین ایک جگہ تحریر فرمایا ہے

اما بعد این تذکار یست ازین خستہ دل افگار برائے احیائے ہوشیار فاعتبروا یا اولی الابصار بدانکہ مقصود از آفرینش انسان تحصیل معرفت حق است جل و علا و در معرفت متفاوت اقدام در معرفت ہست باعتبار استعداد بعضہا فوق بعض ہر کس در معرفت بقدر عرفان خود سخن کردہ ہست اما آنچہ مجمع علیہ این طایفہ علیہ است و قدر مشترک ہست و لابدہست در مدارج قرب آنست کہ معرفت بے فناء در معرفت صورت نہ بندد ؎ ہیچکس را نگردد او فناء ۔۔ نیست راہ در بارگاہ او کبریا ؎ از تست حجاب تو یقین است شرط ہمہ رہ تو ان ہمین است ۔۔ لیس بر یاران ہوشمند ناگزیر ہست کہ در حاصل کار و نقد روزگار خود نیک تامل فرمایند ہر گرا معرفت مسطورہ حاصل است فطوبی او بشری باید کہ این حاصل صرف امور غیر حاصلہ نہ نماید ہمت بران گمارد کہ اصل را در رنگ ظل واگذار د ہر کرا راہ بمعرفت نکشودند و در طلب و تقید این دولت سرندادند فالویل لہ کل الویل آنچہ مقصود از خلقت او بود او اشنود وامرے را

که درین اندوه طلب و داشتند بجا نیاورده و بامور دیگر پرداخت و تعمیر چیزیکه تخریب او خواستند نمود و بقیه
عمر گرامی را در هوا و لا یعنی مصروف بساخت و زین استعداد خود را باوجود حصول اسباب معطل گذاشت
کمال انفعال است که مطلوب را درین مهلت قلیله باوجود دعوت بآن در آغوش نکشیده ازین دعوت
گارخت بر نهد و فردا بکام روز حضرت صمدیتش در آید و بکلام حیلت زبان عار بکشاید که عذاب بعد
حرمان بدتر از عذاب جحیم است چنانچه لذت قرب وصال زیاده از لذت حیات نعیم است فیا ویلتا علی من
اعرض عن الله و یا حسرتنا علی من فی جنب الله دوباره در دنیا آمدن نیست من کان فی هذه اعمی فهو فی
الآخرة اعمی و اضل سبیلا ع ترسم که یار با ما آشنا نماند :: تا دامن قیامت ما را بماند :: باخد با اشرف
عمر که ایام جوانیست و هنگام درستی قوی و جوارح گذشته میرود و ارذل عمر رسیده می آید افسوس که اشرف
اشیا را که معرفت الهیه است بارذل عمر که موهوم محض است حواله نموده آید و اشرف عمر را در هوا و هوس که ارذل
اشیا است صرف باید نمود لمسوفون مقصود از خلقت ثقلین تحصیل این معرفت است درین نشاء فانیه و
کسب رضاء مولای حقیقی است درین مهلت یسیره و امثال ما ابوالهوسان در پی آرزوهای بیهوده تا
کی ازین دولت مطلوبه محجوب باشیم و چند برضای نفس و شیطان از رضای خداوندی جل شانه دور و
مهجور گردیم الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله وما نزل من الحق حاجز حصین مانع قوی از معرفت
کام آوای و هوا پروریست و آرزوهای لاطائل و امانی بیهوده هر چه مقصود تست معبود تست شنیده
باشند افرأیت من اتخذ الهه هواه :: بیت نفس ترا ابنیست ع عشوه ابلیس تست :: در تو یک ابلیس نیست ::
چون کنی یک آرزوی خود تمام :: در تو صد ابلیس زاید والسلام :: ایضاً ای برادر از صحبت ناجنس
و مخالف احتراز نماید و از مجالست مبتدعه بگریزید یحیی معاذ رازی قدس سره میگوید اجتنب من صحبة ثلثة
اصناف العلماء الغافلین والفقراء المداهنین والمتصوفة الجاهلین و کسیکه خود را بسند شیخی گرفته است عمل
بر وفق سنت رسول الله است صلی الله علیه وسلم و بحلیه شریعت محلی نیست زینهار از دور باش بلکه در آن شهر
که اوست مباش مباد که بمرور ایام دل را بادی میلانی پیدا آید و خلل عظیم در کارخانه اندازد و او دزد لیست پنهانی
وادی است از برای شیطان هر چند از انواع خوارق عادت بینی و از دنیا بظاهر بی
تعلقش یابی فرّ من صحبة الکرما من الاسد سید الطایفه جنید بغدادی قدس
سره میفرماید الطرق کلها مسدودة الا علی من اقتفی اثر رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله

وسلم نیز فرموده من لم یحفظ القرآن ولم یکتب الحدیث لا یقتدی به فی هذا الشان لان علمنا مقید با
الکتاب والسنة وهم گفته ان طریق السادات المقربین المصادقین السابقین مقید بالکتاب والسنة فهم
الصوفیه علی الحقیقة والعلماء العاملون بالشریعة والطریقة وهم وارث النبی علیه وعلی آله الصلوٰة
والسلام والمتبعون فی اقواله واخلاقه وافعاله وافاض الله سبحانه علینا من برکاتهم مکرر مینویسد
که تهاون آداب نبوی وتارک سنن مصطفوی را علی مصدرها الصلوٰة والسلام زینهار عارف
خیال نکنید و فریفته تبتل وانقطاع وخوارق عادات او نشوید و شیفته زهد و توکل و معارف توحید
او نگردید که فرق مبطله مثل یهود و نصاری و جوگیه و براهمه درین امور با فرق محقه شرکت دارند ابو عمر
نجید رضی الله تعالی عنه گفته است کل حال لا تکون عن نتیجه علم وان جل فان ضرره علی صاحبه اکثر من
نفعه سئل عنه با التصوف قال الصبر تحت الامر والنهی مدار کار بر اتباع شریعت است و معامله نجات
مربوط باقتضای اثر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم زهد و توکل و تبتل بلا تبعیت او علیه السلام
نامقبول است واذکار واشواق واذواق بی توسل او علیه الصلوٰة والسلام غیر ماسول مدار خوارق
عادات بر جوع و ریاضت است بمعرفت کاری ندارد و عبد الله ابن مبارک رضی الله تعالی عنه
فرمود من تهاون بالآداب عوقب بحرمان السنن ومن تهاون بالسنن عوقب بحرمان الفرائض ومن
تهاون بالفرائض عوقب بحرمان المعرفت ولهذا قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم المعاصی برید الکفر
سلطان وقت شیخ ابو سعید ابو الخیر را گفتند فلان کس در هوا میپرد گفت زغن و مگس نیز در هوا میپرد
گفتند فلان کس در یک لحظه از شهری بشهری میرود گفت شیطان در یک نفس از مشرق بمغرب میرود این
چنین چیزها را بس قیمت نیست مرد آن بود که در میان خلق بنشیند و داد و ستد کند و زن خواهد با خلق در
آمیزد و یک لحظه از خدا عزوجل غافل نباشد از قدوه اہل الله در بارے پرسیدند از کسیکه لاهی میشنود
ومیگوید که این مرا حلال است چرا که من بدرجه رسیده ام که اختلاف احوال درین تاثیر نمیکند او جواب داد
ای تحقیق رسیده است ولیکن بجهنم رسیده ابو سلیمان دارانی قدس سره میگوید ربما وقعت فی
قلبی نکتة من نکت ایاما فلا اقبل منه الا بشاهدین من الکتاب والسنة و در حدیث آمده است
اصحاب البدعة کلاب النار و نیز آمده است من عمل ببدعة هو لاه الشیاطین فی العبادة والقاء
علیه الخشوع والبکاء واگر گناهی بوقوع آید زود تدارک آن بتوبه واستغفار نماید گناه پوشیده

را توبہ پوشیدہ وگناہ آشکار و توبہ آشکار و توبہ را بر وقت دیگر نیندازی منقول است کہ کرام الکاتبین تا سہ ساعت در نوشتن گناہ توقف میکنند اگر صاحب گناہ درین میان توبہ کرد آنرا ہیچ نویسند الا در دیوان اعمال او را ثبت بینمایند وجعفر بن شبان قدس سرہ گوید غفلت عن توبہ ذنب وکثہ شر من ارتکابہ و اگر باین زودی توبہ میسر نشود وہر گاہ توبہ نماید پیش آزانکہ معاملہ بغرغرہ رسد مقبول است و در حدیث آمدہ است کہ ان اللہ یبسط یدہ بالیل لیتوب مسی النھار ویبسط یدہ بالنھار لیتوب مسی اللیل باید کہ ورع وتقوی اشعار خود کند و در منہیات وشبہات قدم ننھند کہ درین راہ انتہا از نواہی بیش از اتیان وامتثال او ترقی بخش وسود مند است ودر ہر امر کہ دل تو باآن نیند آشنا بگذارد ومرتکب آن بر فتوی نفس مرو ودر امر متردد دل را متقی ساز الحلال بین والحرام بین فدع ما یریبک الی ما لا یریبک ازین حدیث مفہوم میشود کہ جائیکہ شک در دل ایستادہ آنرا باید گذاشت واگر شک نیا یدار تکاب معفو است فارق دیگر برائے کیکہ با امور مشتبہ مبتلا گردد آنست کہ دست خود را بر سینہ یا بر دل خود بگذارد اگر ساکن یابد دران اقدام نماید واگر مضطرب یابد خود را یکسو کشد جمیع طاعات وعبادات خود را متہم دارد وخود را از اداے حق آن مقصر داند و دیگر از برائے قوت خود وعیال خود کسبے اختیار کند مثل تجارت ومانند آن مانع نیست بلکہ مستحسن است کہ سلف اختیار آن کردہ اند ودر حدیث فضائل کسب بسیار است واگر بر قدم توکل بنشیند ہم زیبا است لیکن بشرطیکہ از کسے طمع ندہشتہ باشد از محمد بن سالم پرسیدا نحن متعاجون بالکسب ام بالتوکل فقال التوکل حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والکسب سنۃ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم وانما ستن الکسب لمن ضعف عن حال التوکل وسقط من درجۃ الکمال التی ھی حالہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فمن اطاق التوکل فالکسب غیر مباح لہ الا کسب اعتماد ومن ضعف عن حال توکل التی ھی حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیح لہ طلب المعاش والکسب مثلاً کیسقط عن درجہ حال علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام ابو محمد بن منازل قدس سرہ گوید التفویض مع الکسب خیر من خلوۃ عنہ ودر خوردن طعام اعتدال نماید نہ انقدر خورد کہ کسل در طاعت پیدا آید وبیمیرہ ساز دونہ آنقدر قلت نماید کہ از ذکار واطاعت باز ماند حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند لقمہ را چرب بخور د وکار خوب بکن بالجملہ مدار کار طاعت است ہر قدر کہ مدد آنست مبارک است وآنچہ کہ مخل این کارخانہ است ممنوع است ودر جمیع افعال وحرکات مقصد کند کہ نیت

مرعی بدارد و در ہیچ عمل تا نیت صالح درست نشود دست ندہد مہما امکن اقدام او نماید و بعزلت و خاموشی راغب بود و در حدیث آمده است الحکمة عشرة اجزاء تسعة فیها فی العزلة وواحد منها فی الصمت و اختلاط با مردم بقدر ضرورت بکند و سایر اوقات را بمراقبه و اذکار بسر برد وقت کار است ہنگام صحبت داشتن درویش است مگر صحبت که برائے افاده و استفاده بود که محمود بلکه لابد است و ہمچنین صحبت داشتن با اہل الطریق بشرط فانی بودن با یکدیگر و سخن لایعنی درمیان نیاوردن نیز مستحسن بلکه در بعضے اوقات از عزلت راجح است و بمخالف طریق خود صحبت نباید داشت و بہر نیک و بد کشاده پیشانی باید پیش آمد باطن خواه منبسط بود خواه منقبض و ہر که بعذر پیش آید عذر او را قبول نماید و خلق نیکو داشته باشد و اعتراض بر کسے کم کند و سخن نرم و ملایم گوید ہیچکس را بعنف پیش نیاید مگر از برائے خدائے عزوجل شیخ عبدالله قدس سره گفته است که درویشی نه نماز و روزه است و نه احیائے شب است اینجمله اسباب بندگی است درویشے نه رنجیدن است و نه رنجانیدن اگر این حاصل کنی واصل گردی از محمد بن سالم پرسیدند بما اذا یعرف الاولیاء فی الخلق قال بلطف لسانهم وحسن اخلاقهم وبشاشة وجوههم وسخاوة انفسهم وقلة اعتراض وقبول عذر من اعتذر الیهم وتمام الشفقة علی جمیع الخلق ط و در سخن گفتن رعایت قلت باید کرد و خواب بسیار نباید نمود که دل اسیر نشود و جمیع امور خود را بحق تعالے سپارد و خود در خدمت حضرت حق باش تا از تدابیر امور فارغ باشی و چون دل تو یکجانب باشد جمیع امور ترا کفایت خواہد کرد نیز بنده ہا خود را بر تو آسان سازد که بامور تو قیام نماید بالجمله در باش و الا مباش بتدبیر نفس خود مشغول مشو بہیچکس اعتماد جز بر فضل پروردگار منمائی با عیال و فرزندان سلوک نیک باید کرد و اختلاط بقدر ضرورت باید نمود که حق ایشان بر ذمه واجب است و موانست با ایشان نباید پیدا کرد تا سبب اعراض از جناب مقدس نشود احوال باطن به نااہل وانمود و با اہل دنیا صحبت نباید داشت و در جمیع احوال سنت را باید گزید و از بدعت مہما امکن احتراز باید نمود و در زمان بسط حدود شرعیه را نیک رعایت باید کرد و از جانب آمد و رفت و ہنگام قبض امیدوار باید بود و دل تنگ و مایوس نباید شد ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا در شدن در رضا قصد کند که یکسان باشد و در وجود و عدم بیک نمط بود بلکه در عدم مستریح باشد و در وجود مضطر انا بوسعید اعرابی قدس سره از اخلاق فقرا پرسیدند گفت اخلاق فقرا سکون است نزد فقد و اضطراب نزد وجود و انس است بہموم و وحشت نزد فرحہا و در حوادث مذبذب نشود و بر عیوب مردم نظر نکند و محبوب خدا ہمواره نظر دارد و خود را

از ہیچ مسلمانی افضل ندیده و ہمه را افضل از خود انگارد و بہر کدام از مسلمانان چنان اعتقاد داشته باشد که گشایش
کار من از برکت نفس بود و ہمای او توانند که شود و اسیر اہل حقوق بود و سیر سلف را ہمه وقت ملحوظ داشته باشد و
بصحبت اہل غربت و فقر و مسکنت راغب بود و غیبت ہیچکس نکند بلکه غیبت کننده را ہم الکن مانع آید و امر
معروف و نہی منکر را شیوۂ خود گیرد و بر انفاق مال حریص بود و از اتیان حسنات خوشوقت بود و از ارتکاب سیئات
دور باشد و از فقر ترسیده تنگدل نه نماید و از قلت معیشت در بار نبود که ہنگام عیش در پیش است
ان العیش الا عیش الآخرة - تنگی اینجا ہیچ وسعت آنجاست و در خدمت فقرا و اخوان دینی خود را معاف
نباید داشت ابو عبد الله خفیف رضی الله تعالی عنه گوید یاری از یاران مہمان من شد اتفاقاً او را علت
شکم در گرفت من خدمت او را بخود گرفتم و خدمت او میکردم و تمام شب طشت از پیش بر میداشتم یکبار
مرا پینکی ربود مرا گفت نمت لعنک الله - یعنی بخواب رفتی لعنت کناد ترا خدا تعالی از من پرسیدند
که نفس خود را چگونه یافتی ہنگامیکه او ترا لعنک الله گفت گفتم چنان یافتم که مرا رحمت الله گفت و بجائیکه
نرسیده بی تقریب دران تکلم مکن و خدمت صوفیه را باداب کن تا از برکات شان بہره ور گردی - الطریق کلہا
ادب ہیچ بی ادبی بخدا نرسیده شنیده باشند بالجمله خاک بے وجود شده بخدمت اینہا بالکلی اقدام نمایند و الله
ہوس مصاحبت این بزرگواران نکند که درین صورت احتمال ضرر غالب است نفع موقوف ابوبکر بن سعدان
رضی الله تعالی عنه گفته است ہر که صحبت صوفیه را گزیند پس صحبت با ایشان دارد بی نفس و بی دل و بے
ملک و ہر گاه بچیزی از اشیاء خود نظر کند او را از رسیدن مطلوب باز دارد و سوز طلب حق جل علا خود را
آرام مده و مضطرب باش ابوبکر طمستانی رضی الله تعالی عنه گوید تصوف اضطراب است چون سکون آمد تصوف
نماند محب را بے محبوب آرام نیست و بما سواء و انس و الفت نه ہمواره از سر او این ندا میرسد شعر ہیچ مشغول
کنم دیده و دل را که مدام ❊ دل ترا میطلبد دیده ترا میخواہد ❊ مرید را بدین صفت باید شد که درین آیة کریمه است
حتی اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم وظنوا ان لا ملجا من الله الا الیه
چون تعطش او بدین مرتبه رسید و تمام روی زمین باین فراخی بر وی تنگ و تاریک شود تحیل که بحر رحمت
در جوش آید و آن شیفته خانمان برباد داده را از روی بہاند و در خلوتخانه وحدتش جا دہد بیت
دادیم ترا از گنج مقصود نشان ❊ گر ما نرسیدیم تو شاید برسی ❊ التماس این مسکین از امثال شما دوستان آنست
که این مہجور عاصی را از دعای مرجوه خویش فراموش نکند و از کرم عمیم او تعالی درخواہند که این گناه

گار تباہ کار ندرواے قیامت در قفائے عاصیان مرحوم داخل باشد شعر کجا با وکجا زنجیر زلفش دو عجب
دیوانگیہا در سر افتاد و سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ
رب العالمین **ایضاً** این درویش در وقتے از اوقات از موجودات عالم امکان مثل زمین وسحاب
وایمان وشمس ونبات وحیوان استفسار نمودہ کہ آنکہ ارباب وحدت وجود در سراپائے ما شہود
مشاہدہ مطلوب اثبات مینماید راست ہست ومطلوب در شما جلوہ گر ہست ہمہ جدا جدا تقدیس وتنزیہ
او تعالیٰ کردند و وانمودند کہ بر ما این تہمت منہید ما را چہ یارائے آنکہ دعوی مظہریت ومرائیت او نمایم
وسجادہ آن علوشان تنزیہ چگونہ بر در ما ظہور فرمودہ باشد منہ تہمت سایہ بر آفتاب خود را خالی محض
وساذج صرف وانمودند حقیقت آسمان بیش از حقایق دیگران ازین دعوی تبری نمودہ بکمال اظہار عجز
وزاری وذل پیش آمد وچون جماعت بان بیچارہ سرگردان امور عجیبہ واقع منتسب میدارند وارجاع
حوادث کونے وامثال آن باو مینمایند ازین جہت القدر استیلا ہیبت خداوندی جل سلطانہ فرو گرفتہ
بود کہ بیان آن نمیتوان نمود از ترس وخجالت گداختہ وآب شدہ میرفت درین اثناء آفتاب از عابدان
خود نیز تبری کردہ نمود کہ این جماعت مرا شرمندہ ورسوا ساختہ اند من باین نامرادی وسرگردانی واینہا
درین مقام **ایضاً** قیوم درین عالم خلیفہ حق ہست جل وعلا ونائب مناسب او واقطاب وابدال در
دایرہ ظلال وے مندرج اند وافراد اوتاد در محیط کمال او مندرج ہمہ افراد عالم بوے روے ملند
وقبلہ توجہ جہانیان اوست دانند یا ندانند بلکہ قیام عالمیان بذات اوست چہ افراد عالم چونکہ مظاہر اسماء
وصفات اند ذاتے درمیان نشان کائن نیست ہمگی اوصاف واعراض واوصاف لا بد ذات چارہ
نیست تا قیام شان بآن بود وعادت اللہ جاری ہست کہ بعد از قرون متطاولہ عارفے را نصیبے از
ذات ارزانی داشتہ ویرا ذاتے عطا میفرمایند کہ بحکم نیابت وخلافت قیوم اشیاء میگردد واشیا
بوے قایم باشد **حضرت** حرمین شریفین بھی تشریف لیگئے اور وہان بانواع انعامات حضرت
حق سبحانہ تعالےٰ ورسول صلعم مستعد ہوئے جب حضرت جہاز سے اُترے اور خشکی کا سفر اختیار کیا
ایک روز فرمایا کہ آج کعبہ اپنی جگہ سے منتقل ہوا اور میری جانب تبسم کنان ببشاشت تمام اگر بغلگیر ہوا
جب تک شریف مین مقیم تھے فرمایا کہ امورات عجیبہ وغریبہ ظاہر ہوتے ہین اکثر اوقات یہ دیکھتا ہون
کہ کعبہ جسنا مجھ سے گلے لگ کر ملتا ہے اور باشتیاق تمام ہاتھ چومتا ہے بلکہ ایک روز ایسا معلوم ہوا

کہ مجھ سے بغل گیر ہو کر سخت دبوچا فرمایا انہین ایام مین ایک روز معلوم ہوا کہ مجھ سے انوار و برکات نکلنے شروع ہوئے اور اسقدر پھیلے کہ تمام اشیاء پر مسلط ہو گئے اور تمام صحرا و دشت بھر گئے چنانچہ اس امر کے دریافت سے معلوم ہوا کہ مجھکو اپنے سے انخلاع اور کچھ حصنا و سے تحقیق ہو گیا ایک روز حضرت اہل معلے کی زیارت کو تشریف لیگئے جب حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر کی قبر پر تشریف لیگئے فرمایا کہ بحر النور موجزن ہے اور کمالات صحبت خیر البشر صلعم تابان و درخشان ہین اسکے بعد حضرت ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ کے مزار پر گئے اور بعد مراقبہ طویلہ فرمایا کہ حضرت امہات المومنین اسقدر عنایات پیش آئین کہ ایسی عنایات کسی نے نہین کی تھی بلکہ بکمال نوازش پردہ سے باہر تشریف لاکر فرمایا کہ فلان شخص کو یہ عطیہ دو اور یہ نعمت بخشو جب حضرت حج سے فارغ ہوئے معلوم ہوا کہ فرشتہ نے کاغذ اجرد قبولیت حج و بخلی و مہری مجھکو عنایت کیا ایام اقامت مکہ معظمہ مین حضرت کے بڑے بھائی خواجہ محمد سعید صاحب کی طبیعت سخت علیل ہوئی حضرت نے انکی شفا کیواسطے دعا مانگنے کو ہاتھ اٹھائے کیا دیکھا کہ ہزار ہا اقسام مخلوقات بلکہ جمیع خلایق اسماء و اطفات اصول و ظلال نے بہ تبعیت میرے اٹھائے تھے کہ دعا قبول ہوئی اور انکو صحت حاصل ہوئی ایک روز حضرت نے واسطے حصول بعض کمالات کے کمال تضرع و التجا کی اور بعد دعا فرمایا کہ ما للعبد الا اراداتِ بمجرد اس خطرہ کے شرح صدر بکمال بسط ہوا اور معلوم ہوا کہ خلعت عبودیت عطا ہوا ایک روز بیٹھے ہوئے تھے کہ خلعت ارشاد بکمال علو شان عطا ہوا اور اپنے تئین مقام ارشاد سے کمال مناسب پایا اور یہ بھی دیکھا کہ دوات قلم لاکر سامنے رکھا گویا کہ منصب وزارت عطا ہوا اور معلوم ہوا کہ یہ خلعت وداع ہے ایک روز حضرت ملتجی ہوئے کہ معاملہ ارشاد قایم رہے یا ترک کر دیا جاوے کس امر مین مرضی ہے معلوم ہوا کہ قایم رہے اور ترک ہرگز مرضی نہین ہے حضرت مکہ مشرفہ مین بعد معاودت طایف مبارک ایک روز معلائے مان کے پر حلقہ فرماتے تھے کیا دیکھا کہ گویا ایک خلعت جلیل القدر کہ کثرت ضیا و شعشان سے ایک نور صرف معلوم ہوتا تھا عطا فرمایا اور آواز آئی کہ حق سبحانہ تعالے ایسی لباس یا اسکے مناسب پہننا ہے چنانچہ حدیث قدسی مین آیا ہے الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری بعد ازان حضرت مدینہ منورہ مین روانہ ہوئے جس عزم وہان پہونچنا تھا اوس روز شب کو کثرت شوق سے نیند نہ آئی صبح کو مدینہ منورہ مین داخل ہوئے اور کمال عنایت حضرت صاحب معاینہ کیئے جب مواجہہ شریف مین پہونچے حضرت رسالت صلعم حجرہ سے

باہر تشریف لائے اور اکثر متفکر ہوئے فرمایا محسوس ہوتا ہے کہ وجود شریف حضرت رسالت صلعم
عرش سے فرش تک مرکز جمیع عالمیان ہے ہرچند کہ وہاب مطلق اللہ تعالی ہے لیکن جس کسیکو فیض
پہونچتا ہے وہ حضرت کے توسل سے پہونچتا ہے اور مہمات ملک و ملکوت حضرت کے اہتمام سے انصرام پاتی ہین
اور معلوم ہوتا ہے کہ شب و روز انعامات کافہ مخلوقات پر روضہ مطہرہ پہ پہنچتے ہین اور اگرچہ حضرت
خاتمیت - ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ہین مگر استغنا و عظمت بھی کہ لازمہ محبوبیت ہے بوجہ
اتم پائی جاتی ہے اور اسیواسطے حضرت کی خدمت مین عرض احتیاج کو توسل کی ضرورت ہوئی ہے ایک
روز فرمایا کہ آج عجیب اسرار درمیان آیا کہ اُسکو باشارہ بھی بیان نہین کرسکتا اور اگر کچھ بیان کرون
قطع البلعوم و ذبح الحلقوم ہو اور یہ کمون و بروز کی طرف اشارہ ہے فرمایا کہ اگر شیخ کامل چاہتا ہے
کہ اپنے جملہ کمالات کسی اپنے مرید صادق مین افاضہ کرے تو اپنے سے غایب ہوکر نفس مرید مین ظاہر ہوتا ہے
اُسوقت جملہ کمالات پیر کے اس مرید مین ذرہ ذرہ آجاتے ہین اس حالت کو کمون و بروز کہتے ہین فرمایا کہ
ایک روز خواجہ کریم مین کھڑا تھا کہ ایک خلعت سرخ رنگ عطا ہوا معلوم ہوا کہ یہ عطیہ حضرت صدیق اکبر
سے ہے پھر ایک اور خلعت زرد عطا ہوا کہ عطیہ حضرت فاروق اکبر ہے اور وہان سے آتے وقت ایک خلعت
سبز رنگ عطا ہوا کہ یہ مرحمت خیر البریہ علیہ وعلی آلہ الف الف صلوٰۃ والسلام و تحیت ہے ایک روز حضرت جنۃ البقیع
تشریف لیگئے جب وہان سے واپس مراجعت فرمائی فرمانے لگے کہ جس قبر پہ جاکر بیٹھتا تھا صاحب قبر کمال
عنایت سے پیش آتا اور جس قبر پہ جانیکا ارادہ ہوتا اون کو منتظر پاتا تھا اور اہل قبور میری ملاقات کو اس طرح جمع
ہوتے تھے جیسے کہ مہمان عزیز کیواسطے ہوا کرتے ہین جب حضرت عثمان کی زیارت سے فارغ ہوا ایک خلعت تازہ
پایا معلوم ہوا کہ یہ عطیہ حضرت عثمان سے ہے اسکے بعد مین حضرت ابراہیم علی ابیہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پر گیا
دیکھکر میری طرف چلے اور لپٹ گئے اور گود مین بیٹھ گئے اور کمال مہربانی سے معانقہ کرتے ایک صرف نوری
نور دیکھنے مین آئے اور کیون نہوتے کہ وہ جگر گوشہ رسول صلعم ہین جنکے واسطے فرمایا لو عاش لکان نبیا
حضرت نے فرمایا کہ ان کے ظہور نسبت اور عنایت سے اس قدر انس آئی کہ امید نہین کہ جائے اور اسی طرح سے
اور جو اصحابہ مثل عبداللہ بن مسعود اسجگہ مدفون ہین سب عنایات بیشمار باشفاق بیشمار پیش آئے بعدہ ان
امام اجل مالک بن انس کے مرقد پہ پہونچا کیا دیکھتا ہون کہ شتابی تمام میری طرف آتے ہین اور بکمال انبساط
ملاقات کی بعد ازان مہربانی و عنایات ازواج مطہرات خصوصاً حضرت صدیقہ بدرجہ کمال پائے گئے

گئی اور علی ہذا القیاس شفقت حضرت زہرا بتول علی ابیہا وعلیہ الصلوٰۃ مفہوم ہوئے اور شفقت اہل بیت وبنات مطہرات امیر المومنین حضرت عباس وحضرت حسن اور ایمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم خارج از تعداد پائی گئی بعد ازان فرمایا کہ وہان میری نسبت نے عجیب ظہور پیدا کیا محسوس ہوا کہ تمام فرش سے عرش تک نور نسبت سے بھر گیا اور مکونات عالم صف بصف گرد میرے کھڑے ہین اور انواع فیوض وبرکات خلائق بطفیل اس درویش کے پہونچتا ہے اور تمام مخلوقات کیا اولیا کیا غیر اولیا اس ضعیف سے منتظر حصول برکات وترقیات ہین جسقدر ظہور نسبت بڑھتا جاتا تھا مین شرمندہ ہوتا تہا کہ حضور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین اور نسبت کے ظہور کرنے کا کیا موقع ہے لیکن چونکہ یہ حالت بھی انہین کی عنایت اور اثر وبرکت سے تھی اسواسطے خوشی بھی ہوتا تھا جب مدینہ منورہ سے چلنے لگا تو رخصت کے واسطے مسجد مین گیا اور حزن فراق وداع سے رونے لگا کہ اسی اندوہ مین حضرت رسالت خاتمیت بکمال عظمت وحشمت حجرہ کریمہ سے تشریف لائے اور ایک تاج شاہانہ کہ اوپر طرہ شبیہ لگا ہوا تہا میرے سر پر رکھا اور معلوم ہوا کہ یہ خلعت خاصہ ہے کہ حضرت کے بدن مبارک سے جدا ہوتا ہے غرض کہ بانواع سرفرازی مشرف ہوکر واپس تشریف لائے حضرت کے تصرفات زاید از حد ہین مگر اس جگہ بمقتضاے ما کان ید رک کلہ لا یترک کلہ زیر قلم آتے ہین اعظم تصرفات سے تو یہ ہے کہ حضرت نے اپنے فرزند کو ایک توجہ مین ابتدا سے قلب سے تا لاتعین پہونچا دیا نقل ہے کہ ایک جوگی جادو سے اگ باندھ دیتا تھا اور لوگون کو اس شعبدہ سے فریفتہ کرتا حضرت کو یہ سنکر غیرت آئی اور بہت سے اگ جلوا کر اوسپر یار کو جی بردہ اوسلاما علی ابراہیم دم کیا اور ایک شخص کو فرمایا کہ اسمین بیٹھکے ذکر کر چنانچہ وہ بیٹھک مشغول ذکر ہوا اور اگ اوسپر گلزار ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوگئی نقل ہے ایک شخص نے کابل مین خواب دیکھا گویا حضرت نے مجھکو تبرک عطا فرمایا ہے بیدار ہوا تو تبرک موجود تہا۔

نقل ہے کہ چند شخص حضرت کی خدمت مین راہ دور دراز سے حاضر ہوئے حضرت نے ہر ایک کو ملبوس خاص عطا فرمایا لیکن ایک شخص محروم رہا جب وہ اپنے مکان پر مع رفیقان پہونچا اُس کو اپنی محرومی کا نہایت افسوس ہوا اور اسی حسرت مین تہا کہ ناگاہ غل وشور حضرت کی تشریف آوری حضرت کا بلند ہوا اور آدمی استقبال کیواسطے چلے وہ شخص بھی بخوشی تمام روانہ ہوا جب بیرون شہر پہونچا کیا دیکھتا ہے کہ حضرت اپنے گھوڑے پر سوار ہین اُسکو دیکھ کر فرمانے لگے تو کیون ازردہ ہوتا تہا۔ یہہ تبرک

سے اور کلاہ شریف ہاتھ مین دیدی بمجرد کلاہ دینے کے حضرت نگاہ سے غایب ہوگئے اور کلاہ شریف
اُس کے ہاتھ مین رہی ایک روز حضرت فرماتے تھے کہ ناگاہ خادم سے لوٹہ لیکر دیوار سے مارا چنانچہ وہ
لوٹا گیا اور ٹونٹی سے وضو کیا حاضرین نے اِس امر کو ذہن نشین رکھا مدت کے بعد ایک سوداگر آیا اوس نے بیان
کیا کہ ایک دفعہ مین بنگالہ کیطرف ایک صحرا مین تھا کیا دیکھتا ہون کہ ایک شیر میری طرف غراتا چلا آتا ہے
دیکھکر نہایت خوف ہوا کہ ناگاہ حضرت کو دیکھا کہ لوٹا لئے آتے اور اُس شیر کے پھینک کر زور سے مارا
بارہ ہزار روپیہ نذرانہ حاضر ہوا اور نہایت اخلاص سے پیش آیا حضرت نے اُس بشارت سلطنت کی
اوس نے عرض کی کہ آپ مجھکو لکھ بھی دین چنانچہ حضرت نے اُس کو لکھدیا۔ فوقع کما قال گوہر آرا اُسکی
ہمشیرہ کہا کرتے تھے کہ میرے بھائی اورنگ زیب نے بارہ ہزار روپیہ کو سلطنت خریدی ہے۔

نقل ہے ایک شخص اپنے بیٹے کو حضرت کی خدمت مین لایا اور عرض کی کہ یہ کسی عورت پر عاشق
ہوگیا ہے ہمارے ہاتھون سے بالکل جاتا رہا نہ کام دنیا کرتا ہے نہ عاقبت حضرت اُس کو سمجھانے لگے
اوس نے کہا۔ در کوئے نیکنامی مارا گذر ندادند۔ گر تو نمی پسندی تبدیل کن قضارا حضرت نے فرمایا کہ
ہمنے تیری قضا تبدیل کی چنانچہ وہ فی الفور تائب ہوا اور خیال عشق جاتا رہا **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ حضرت
کی سواری مین ایک سید براہ ادب آگے آگے پا پیادہ چلے جاتے تھے ازدحام خلائق سے کسی جگہ ایک
گلی مین گرپڑے دل مین خطرہ گزرا کہ مین سید اور ایسا ذلیل سواری مین جا رہا ہون بمجرد اس خطرہ کے حضرت
نے فرمایا کہ سید صاحب بیٹھے آپ سے کب کہا کہ آپ سواری پا پیادہ چلکر ذلیل ہون وہ بیچارہ اس خطرہ
سے تائب ہوا **نقل ہے** کہ ایک شخص بیمار تھا اور ہرچند علاج معالجہ کیا لیکن نفع نہوا حضرت سے رجوع کیا۔
اور عرض کیا کہ حکما ظاہر کے علاج سے امید شفا نہین آپ دعا فرمایئے کہ صحت ہو فرمایا کہ خاطر جمع رکھو۔
انشاء اللہ تعالے آرام ہوگا اور پس ماندہ وضو کا پانی پلایا چنانچہ بفضلہ تعالے آرام ہوگیا۔

نقل ہے کہ ایک شخص کی آنکھین دکھنی آئین ہر قسم کا علاج کیا لیکن فایدہ نہوتا تھا ایک شخص نے
اُس سے اپنی ایک مجرب دوا کی تعریف کی اس بیچارہ نے اُس کا استعمال کیا بمجرد لگانیکے اُسکی
آنکھین بالکل جاتی رہین کہ اسی اثناء مین حضرت حج سے واپس تشریف لائے یہ بھی کسیکا ہاتھ پکڑ
کر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے حضرت نے اُس کو دیکھ کر بہت افسوس کیا اور لعاب دہن

اُس کی آنکھوں پر لگا کر فرمایا کہ اسی طرح گھر چلا جا وہان جا کر آنکھین کھولنا چنانچہ اُس شخص نے ایسا ہی کیا آنکھین جو کھولین تو بینائی موجود تھی **نقل ہے** کہ ابتدا ناصر علی شاعر کی طبیعت شاعری مین مناسب نہ تھی اور میلان دل اس جانب تھا ایک روز حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض مافی الضمیر کیا آپ اُسوقت وضو فرماتے تھے وہی پانی پلایا بمجرد پینے کے طبیعت مین وہ موزونی و شوخی پیدا ہوئی کہ سبحان اللہ چنانچہ کہتے ہین ؎ باین شوخی غزل گفتن علے از کس نمے آید ✲ بایران سیفر لیسم تا کہ میگوید جوالش را ✲ **نقل ہے** کہ ایک حضرت کا داماد ایک اور عورت کی جانب متوجہ ہوا صاحبزادیون نے اس امر کی حضرت سے شکایت کی آپ کی زبان سے بیساختہ نکلا کہ مرجائیگا صاحبزادیون نے عرض کی کہ جیتا رہے فرمایا کہ بس اب جو کچھ ہونا تھا ہوگیا اب ایمان کی دعا کرو چنانچہ اُس کے تیسرے چوتھے دن اُن کا انتقال ہوگیا۔ **نقل ہے** کہ حضرت کے خادمون مین سے ایک شخص نے ایک دوا کسی امیر کو دی تھا تھا وہ دوا ناموافق آئی امیر نے چاہا کہ اس کو ایذا پہونچائے یہ شخص حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ مین طبیب ہون فلان امیر کو دوا دی تھی اسکو نقصان ہوا وہ مجھ کو تکلیف دیا چاہتا ہے آپ نے تبسم کر کے فرمایا کہ پہلے تو طبیب نہ تھے لیکن اب تو طبیب ہو گئے جاؤ اس کو دوا دو فایدہ کرے گی اور آیندہ سے جو دوا دو گے آرام ہو جایا کرے گا چنانچہ بازار سے کچھ دوا لیکر اس کو دی فی الفور آرام ہو گیا **نقل ہے** کہ حضرت کے خادم کے چھ مہمان آئے اُس کے پاس کچھ موجود نہ تھا وہ شخص حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور خاموش بیٹھا رہا کہ اتنے مین آنب آئے اور حضرت کے ہان کا معمول تھا کہ حاضرین کو دس دس آنب دیئے جاتے تھے چنانچہ حضرت نے اُس شخص کو بلا کر اپنے ہاتھ سے دس آنب دیئے اور فرمایا کہ یہ تمہارا حصہ ہے پھر دس اور دیئے اور فرمایا کہ یہ تمہارے ایک مہمان کا حصہ ہے دس اور دیئے اور فرمایا کہ یہ تمہارے دوسرے مہمان کا حصہ ہے غرض کچھون کا حصہ اسطرح دیا اور بعد ازان چھ اشرفیان جیب سے دیکر فرمایا کہ تم بجائے فرزند کے ہو جس وقت ضرورت ہوا کرے بے تکلف خانقاہ سے لیا کرو اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ تنگی مبدل بفراغت ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اُس شخص کو کمال فراغت ہوئی۔

حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے وضع و عبادات و عادات

حضرت تمام قد۔ میانہ اندام گندم رنگ کشادہ ابرو بلند بینی تھی آنکھیں بڑی بڑی ڈاڑھی سفید تھی تمام اعضا متناسب
خوبصورت اور خوش شکل تھے لباس مین جبہ بطور نورانیون کے پہنا کرتے تھے اور کبھی ہندوستانی لباس
جامہ بھی پہنا کرتے تھے عمامہ سر پہ باندھتے تھے لباس عمدہ پہنتے تھے ثلث یا ربع شب باقی رہتے نماز
تہجد کو اٹھتے تھے اور بکمال احتیاط و آداب استنجا و وضو سے فارغ ہوکر نماز تہجد ادا کرتے اور آٹھ رکعت
سے کم نہ پڑھتے اور اوس مین تین تین پارے یا کم تلاوت قرآن مجید کرتے اور دس شب مین ختم
کرتے شب اول مین سورہ فاتحہ سے سورہ آل عمران کی آیت ولله ما فی السموات وما فی الارض و
الی الله ترجع الامور تک پڑھتے دوسری شب کو وہان سے لیکر سورہ مائدہ کو ختم کرتے تیسری شب مین
سورہ انعام سے سورہ توبہ کی اس آیت تک من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیة عن ید وهم صاغرون
چوتھی شب کو وہان سے لیکر سورہ ختم فرماتے پانچوین شبکو سورہ ابراہیم سے سورہ طٰہٰ ختم فرماتے چھٹی
کو سورہ نمل ختم فرماتے ساتوین کو سورہ قصص سے سورہ یٰسین ختم فرماتے آٹھوین کو صافات سے حم ختم
فرماتے نوین کو سورہ محمد سے سورہ تحریم ختم فرماتے دسوین کو سورہ تبارک سے والناس تک پڑھکر
پھر اول رکوع مین الم پڑھتے اور جس جگہ آیت سجدہ آتی اوسجگہ سجدہ فرماتے اور بعد سر دوگانہ مراقبہ بخضوع
تمام فرماتے و استغفار و کلمات تسبیح و تحمید و تمجید بھی پڑھتے اور بعض صاحبزادون کو جو حرم سرا مین
ہوتے توجہ فرماتے بعد ازان آرام فرماتے کہ تہجد بین النومین واقع ہو۔ پھر جسوقت صبح کی اذان ہوتی اٹھتے
اور استنجا و وضو بکمال احتیاط کرکے دو رکعت سنت پڑھکر متوجہ مسجد ہوتے اور وہان خود امامت کرکے
فرض پڑھتے بعد ازان دعوات ماثورہ پڑھکر متوجہ قوم ہوتے اور دعا مانگتے بعدہ مراقبہ فرماتے اور
حاضرین پر القاء فیض کرتے اسوقت حافظ قرآن پڑھا کرتے جسوقت کہ آفتاب بقدر نیزہ بلند ہوجاتا
تب نماز اشراق چہار رکعت دو سلام سے ادا کرتے اور استخارہ یومی دلیلی بھی پڑھتے بعد ازان صحبت قہوہ
ہوتی اوسوقت حاضرین سے بات چیت بھی ہوا کرتی تھی۔ اور دعوات ماثورہ صبح بھی اسوقت پڑھی جایا
کرتی تھین اسکے بعد خاص خاص خدام کو توجہ سے مشرف فرماتے و بشارات مقامات ارجمند دیتے
بعد ازان تلاوت قرآن شریف مین مشغول ہوتے ہر روز موافق منزل تہجد پڑھتے بعد تلاوت قرآن شریف
دعا فرماکے متوجہ دولتخانہ ہوتے اور محلسرا مین پہونچکر تجدید وضو فرماتے اور آٹھ رکعت نماز ضحی پڑھتے
اور گاہ گاہ یہ نماز باہر ادا کرکے گھر مین تشریف لیجاتے اور یہ نماز قریب دوپہر ادا کرتے بعد ازان طعام تناول

فرماتے بعد تناول ادعیہ ماثورہ پڑھکر ہاتھ دہوتے پھر قیلولہ فرماتے پھر جسوقت موذن اذان دیتا بسرعت تمام
بچھونے سے اوٹھتے اور استنجا و وضو باحتیاط تمام کرکے متوجہ مسجد ہوتے اول دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے بعد ازان
چار رکعت فی نماز زوال پڑھتے پھر سنت پڑھتے اور جیسی ہی سنتون سے فراغت ہوتے مکبر تکبیر کہتا اور بنفس
نفیس امامت کرتے البتہ ایام مرض مین اور کوبہی امام کردیتے اور اس نماز مین طوال مفصل پڑھتے اور کبہی غیر
طوال مفصل بہی پڑھتے اور بعد سلام تین مرتبہ استغفار پڑھکر ایک مرتبہ اللہم انت السلام ومنک
السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام پڑھکر بلا توقف اوٹھہ کہڑے ہوتے اور دو رکعت سنت پسینہ
ظہر ادا کرتے بعد ازان آیۃ الکرسی پڑھتے پھر دو رکعت یا چار رکعت پڑھکر دعا مین مصروف ہوتے
اور بکمال خضوع دعا مانگتے اور پھر دعوات ماثورہ پڑھتے بعد نماز ظہر یا درس فرماتے یا نماز بطول
قرأت ایسی پڑھتے کہ عصر کا وقت آجاتا یا کبہی گہر مین جاکر مستورات کو واعظ ونصیحت فرماتے یا مریدین
کو خط تحریر فرماتے پھر جسوقت موذن اذان عصر کہتا نماز کے واسطے تیاری کرتے اور طہارت سے فارغ ہوکر
مسجد مین تشریف لاتے اول دو رکعت تحیۃ المسجد پہر چار رکعت سنت پڑھکر فرض عصر پڑھتے بعد ازان
دعوات ماثورہ سے فارغ ہوکر درس کتب احادیث مثل مشکوۃ شریف وصحیح بخاری ومسلم فرماتے یا مکتوبات شریف
کا درس فرماتے یا تلاوت قرآن شریف فرماتے اور مکتوبات کا درس اسپر موقوف نہ تہا بلکہ صبح وظہر
کوبہی گاہ گاہ ہوتا تہا کہ اتنے مین شام ہوجاتی تہی اور حضرت سو مرتبہ استغفار پڑھتے اور پہر
وضو فرماتے کہ اتنے مین موذن اذان کہتا اور فرض مغرب پڑھتے اور بعد سلام تین مرتبہ استغفار
پڑھکر اللہم انت السلام الخ پڑھکر فی الفور اوٹھہ کہڑے ہوتے اور دو رکعت سنت پڑھتے اور پہر
ادعیہ ماثورہ پڑھتے بعد ازان چھ رکعت اوابین پڑھتے اور اوابین مین تکرار وغیرہ کرتے پہر خاص خاص
مریدین کو توجہ کرتے چونکہ حضرت کے ہان طالبان خدا کا کثرت سے ہجوم ہوتا تہا اس سبب سے انکو وقت
اور نوبت مقرر تہی اور حاجی محمد عاشور بخاری کہ جامع مکتوبات جلد ثالث مین اس خدمت سے سرفراز تہے
کہ مریدین کو نوبت بہ نوبت توجہ کیواسطے حاضر کرین اور بلا نوبت کوئی نہ آنے پائے لیکن صاحبزادہ و خلفا خاص
اس حکم سے مستثنے تہے انکو جسوقت چاہتے بلا توسط حاجی محمد عاشور صاحب طلب کرلیتے اور اسی
طرح محلسرائے مین عورتونکی توجہ کی نسبت بہی قاعدہ تہا اور وہان بہی صاحبزادیان ودیگر اقارب اس
دستور مین داخل نہ تہین بعد نماز اوابین جسوقت حضرت توجہ فرماتے تو جن لوگون کی نوبت

نہ ہوتی وہ قدرے فاصلہ پر ختم خواجگان پڑھتے اور آخر ختم میں حضرت بھی شریک ہوا کرتے یا صرف فاتحہ ہی پر اکتفا فرماتے۔ اور اسیوقت داخل طریق بھی کیا کرتے اس کے علاوہ ہر وقت داخل طریق کر لیتے غرض کہ انہیں اشغال میں وقت عشا ہو جاتا اور بعد عیوبت بیا ض موذن اذان اور حضرت تجدید وضو کرکے اکثر چار رکعت اور گاہے دو رکعت پڑھکر فرضوں کی نیت باندھتے اور اسمیں مثل عصر کے اوساط مفصل پڑھتے اور بعد سلام تین مرتبہ استغفار پڑھکر اللہم انت السلام الخ پڑھتے پھر دوگانہ سنت پڑھتے بعد سنت آیت الکرسی پڑھکر چار سنت زائدہ پڑھتے بعد ازاں تین وتر پڑھتے تعالیا اول رکعت میں سبح اسم دوسری میں قل یاایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھتے مگر وتر کا یہ دستور تھا کہ ایک شب اول میں پڑھ لیا کرتے اور ایک شب تہجد کے وقت پڑھتے اور وتر میں قنوت حنفی کو شافعی سے جمع کرتے وتروں سے فارغ ہو کر تین مرتبہ سبحان الملک القدوس پڑھتے قدوس کو تیسری دفع بلند پڑھتے اس کے آخر میں رب الملائکۃ والروح بصوت خفی پڑھتے بعد ازاں دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے اول رکعت میں اذا زلزلت الارض دوسری میں قل یاایہا الکافرون پڑھتے پھر دعا بکمال تضرع مانگتے اور بعد دعا متوجہ دولتخانہ ہوتے راستے میں اگر کوئی عرض معروض کرتا اس کا جواب موافق ذہن مخاطب دیتے دولتخانہ میں پہونچکر سورہ الم سجدہ و تبارک الذی پڑھتے بعد ازاں طعام تناول فرمانے بیٹھتے اور بسم اللہ کہکر ہاتھ بڑھاتے اور جو ساتھ کھانا کھانیوالا ہوتا اس کی طرف کھانا اگر کم ہوتا بڑھاتے جایا کرتے اور جو خود تناول فرماتے وہی تابعین کو بھی دیتے اور بہت سے صالحات جو توجہ وغیرہ کو آتیں ان کی ہمراہ عمدہ کھانا بعزت تمام کر دیتے تاکہ اپنی اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ بفراغت کھالیں بعد فراغ طعام چند قدم ٹہلتے اور پھر بیٹھکر کوئی بات چیت کرتے اور مستورات کو توجہ فرماتے بعد ازاں وضو کرکے چار رکعت قیام اللیل پڑھتے اور پھر استغفار و تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر میں مشغول ہوتے اور قریب نصف شب بچھونے پر آرام کو تشریف لاتے اور پہلوے راست پر آرام فرماتے اور دعوات ماثورہ پڑھتے ہوئے سو جاتے حضرت ہر جمعہ کو غسل فرماتے اور کپڑا عمدہ پہنکر مسجد کلاں میں تشریف لیجاتے حضرت کا غسل صحت پر موقوف تھا اور تجامت بھی غالب اسی بعد ہوا کرتے نماز عیدین کو باہر عیدگاہ پر تشریف لیجاتے اور دعا ان کے آنے جانے میں تخالف طریق فرماتے ایام رمضان میں تین قرآن شریف سنتے اور عشرہ اخیرہ میں اعتکاف کرتے

ماہ مبارک رمضان مین عبادت اضعاف مضاعف کردیا کرتے تھے اور روزہ مین کلام کم کیا
کرتے تھے اور کمال احتیاط وادب سے روزہ رکھتے اور ان ایام کی گرسنگی وتشنگی سے بہت خوش ہوتے
تھے اور بشرط یقین روزہ جلد افطار کیا کرتے تھے البتہ روزہ ابو فعبار مین تاخیر فرمایا کرتے اور ہمیشہ اہل شہر
خاص وعام کی دعوت انطار کیا کرتے خدام ومخلصین کو کمال تاکید استقامت شریعت ومحبت
مشایخ کی فرماتے اور اہل وحدت الوجود کی تقلید سے منع فرماتے شیخ محی الدین ابن العربی کو بزرگ جانتے
اور ان کی خطاء کشفی کو معذور رکھتے اور شطحیات شیخ کی توجیہ وتاویل فرماتے اور کسی مسلمان کی
غیبت نفرماتے اور طالبان خدا کی نہایت خاطر کرتے اور جسوقت وہ مراتب ولایت عظمی مشرف
ہوتے خلافت وقطبیت عطا فرماکر رخصت کرتے طرق صوفیہ مین طریقہ نقشبندیہ کو اکمل وافضل جانتے
اگرچہ طریقہ چشتیہ وقادریہ مین بھی مرید کرتے تھے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا پڑھنا جایز
رکھتے دعوات خاصہ مین تشریف لیجاتے اور دعوت عام مین نہ جاتے شادی یا عرس مین اگر بدعت
نہ ہوتی تو تشریف لیجایا کرتے اور خود بھی سال مین دو عرس کیا کرتے ایک عرس حضرت پیغمبر خدا
صلعم دوسرا حضرت مجدد الف ثانی کا ان عرسون مین حفاظ قرآن پڑھتے اور قسم قسم کا طعام شیرینی
وسیوہ ادمیون کو تقسیم ہوا کرتے ایام بیض کے روزہ متصل رکھا کرتے عشرہ ذی حج کو سوائے روز
عید وایام تشریق روزہ رکھتے یوم عاشورہ کا وہ ایک روز پہلے سی روزہ رکھتے اور کبھی تمام عشرہ
کا روزہ رکھتے یتیم کے کنوئے سے پانی نہ پیتے تھے حضرت خازن الرحمت کا نہایت ادب کرتے چنانچہ
ایام گرما مین جب حضرت کوٹھی پر تلاوت قران کیا کرتے تو شام کے وقت حضرت خازن الرحمت
پالکی مین سوار ایک تیر کے فاصلہ سے اپنے محلسرا کو تشریف لیجاتے گذرتے تو حضرت باوجود اس قدر
بُعد کے جسوقت اُن کی پالکی پر نظر پڑتی اوٹھہ کھڑے ہوتے اور جبتک نظرون سے نہ غایب ہوتے
کھڑے رہتے ایک مرتبہ کسی خادم نے عرض بھی کی کہ حضرت وہ تو دور ہوتے ہین اگر نہ کھڑے ہون تو بھی
آپ کیون کھڑے رہتے ہین فرمایا کہ ان کو دکھانا مقصود نہین ہے آپکے مکان مین ایک بیری
کا درخت کھڑا تھا اس کے بیر پہلے جبتک خازن الرحمت کو نہ بھیجتے خود نہ تناول فرمایا کرتے حضرت کو
مرض وجع مفاصل اکثر رہا کرتا تھا اور اس قدر اس کی شدت ہوئی کہ ہرچند معالجہ کیا کچھہ فایدہ نہ کیا بلکہ
حضرت فرمایا کرتے تھے کہ اب دوا فایدہ نہ کریگی حق تعالے نے ادویہ سے اثر زایل کردیا ہے اور یہ مرض

ہے عنقریب یہاں سے کوچ ہے اور فرمایا کہ مجھکو اللہ تعالیٰ نے الہام کیا ہے کہ معاملہ ارشاد اب انتہا کو پہونچ گیا ہے گویا
کہ جو آفرینش سے مقصود تھا۔ وہ حاصل ہوگیا ہے اب مجھکو مختار کیا کہ چاہو یہاں آؤ یا دنیا میں رہو فرمایا کہ میں نے
لقاء پروردگار اختیار کیا اس بات سے تمام آدمی نہایت پریشان ہوئے تھوڑا ان بعد حضرت نے اپنا کتب خانہ جملہ صاحبزادوں
پر تقسیم کیا حضرت کو جب درد زانو نہایت ہوا اورنگ زیب نے فرنگی ڈاکٹر کو علاج کیواسطے بھیجا چند مدت اس نے
علاج کیا اور زخم کو شگاف بھی دیا دوا بھی لگائی لیکن کچھ فائدہ نہوا تب حضرت محمد عبید اللہ المعروف بہ
مروج الشریعت حضرت کے فرزند ثالث نے انگریزی ڈاکٹر کو علاج سے منع کر دیا چنانچہ یہ امر عنایت
نہایت رضامندی حضرت کا ہوا لکھا ہے کہ جس وقت ڈاکٹر نے شگاف وغیرہ کیا اور مقراض سے گوشت
وغیرہ کاٹا آپ کی پیشانی پر سر مو چین نہوتی اور مقامات معصومیہ میں لکھا ہے کہ قرآن شریف پڑھنے
گئے دسوین محرم ۱۰۷۹ھ کو حضرت نے تمام وضیع شریف کو بلا کر وصیت کی کہ میں نے تم سے پہلے بھی کہا ہے
اور اب بھی کہتا ہوں کہ قرآن و حدیث و اجماع و اقوال مجتہدین پر عمل کرنا اور فقرا خلاف شرع سے
پرہیز کرنا اور جو سر مو مخالف شریعت کرے اوسکو نہ قبول کرنا۔ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ
علیہ کے کمالات مثل قیومیت و طینت و اصالت کے معتقد رہنا دوسرے روز حضرت اپنے اجداد
مثل حضرت مخدوم و حضرت امام رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تشریف لیگئے فرمایا کہ ان
دونوں حضرت مجدد الف ثانی بہت ظاہر ہوتے ہیں اور گویا مجھکو طلب کرتے ہیں ان ایام میں حضرت نے
اپنی قرب جوار کے بزرگواروں کو رقعہ متضمن استدعاء سلامتی خاتمہ بھیجا چنانچہ ایک رقعہ کو صاحب مقامات
معصومیہ نے حضرت خواجہ محمد زبیر رح کی زبانی اس طرح نقل کیا ہے کہ فقیر محمد معصوم از دنیا میرود درباید
کہ بدعای خیریت خاتمہ ممد و معاون باشند چنانچہ سید مرزا نامی ایک بزرگ نے اوس کے جواب میں
یہ دو شعر لکھے تھے ؎ در ہر پیرزن میرد چہ پیر ٭ کہ اے زن ورد عا یادم آورد ٭ یقین میدان کہ شیران
شکارے ٭ درین راہ خواستند از مور یارے ٭ آخر ماہ صفر میں جب حضرت مجدد الف ثانی کا عرس ہوا تو حضرت
نے عین ہنگامہ میں فرمایا کہ بے اختیار یہی دل چاہتا ہے کہ ماہ ربیع الاول میں میں بھی حضرت رسول صلعم کی خدمت
میں حاضر ہوں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس دعا کو قبول فرما وے بعد عرس حضرت مجدد الف ثانی
حضرت پر غلبہ مرض شروع ہوا لیکن حضرت کے اوقات و اوراد میں مطلق فرق نہوا تہا یہانتک کہ آٹھوین تاریخ
ربیع الاول کو کہ اوس کے اگلے دن آپ کا انتقال ہوگا جمعہ کا دن تھا حضرت جمعہ کی نماز کو مسجد میں تشریف

لائی اور بعد نماز فرمایا کہ امید نہین کہ کل اسوقت دنیا مین ہون اور سبکو پند و نصایح فرماکر خلوت خانہ مین
تشریف لیگئے شام کیوقت نہایت زلزلہ آیا اور قریب غروب آفتاب کوئی شخص ندا کرتا تہا کہ ای آدمیون
ہشیار ہوجاؤ کہ قطب وقت کا انتقال ہوتا ہے جسکو دیکہنا ہو دیکہ لو۔ صبح کو حضرت نے نماز بکمال تعدیل ارکان
ادا کی نماز کے بعد مراقبہ معمولہ کرکے نماز اشراق پڑہی پہر آپ پر سکرات موت شروع ہوئی لکہا ہے کہ اسوقت
آپ کی زبان جلد جلد چلتی تہی صاحبزادون مین سے ایک نے کان لگاکر سنا تو معلوم ہوا کہ آپ سورۃ
یٰسین شریف پڑہتے ہین غرض کہ دوپہر کے وقت شنبہ کو بتاریخ ۹ ربیع الاول ۱۰۸۰ھ کو جان بجانان
تسلیم کی انا للہ وانا الیہ راجعون ؁

مقام پندرہوان حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے فرزند اصغر شاہ محمد یحییٰ کے حالات مین

سب سے چہوٹے فرزند حضرت مجدد الف ثانی کے حضرت شاہ محمد یحییٰ ہین انکی ولادت باسعادت ۱۰۳۴ھ
مین ہوئی اور وفات ۱۰۹۶ھ مین انکی تولد سے پہلے حضرت مجدد الف ثانی کو الہام ہوا تہا انا نبشرک بغلام اسمہ
یحییٰ اور اسی رعایت سے ان کا نام محمد یحییٰ رکہا اور شاہ کے لقب سے ملقب ہونیکی وجہ یہ ہے کہ ایک روز حضرت
شاہ اسکندر نبیرہ شاہ کمال کیتہلی حضرت مجدد الف ثانی کے پاس آئے اور فرمایا کہ میان شیخ احمد ایک بیٹا
ہمکو دو کہ ہماری طرح دلدادہ دیوانہ ہو حضرت نے فی الفور حضرت محمد یحییٰ طلب کرکے حوالہ کیا حضرت شاہ اسکندر
نے ان کو گود مین بیٹھاکر اپنی نسبت خاصہ عنایت فرمائی حضرت شاہ اسکندر نے حضرت مجدد الف ثانی
سے مخاطب ہوکر کہا کہ یہہ ہمارا ہے اور آج سے اسی شاہ کہا کرنا چنانچہ اس روز سے ان کو شاہ
محمد یحییٰ کہتے ہین جب وہ مجلس موقوف ہوگئی حضرت فرمانے لگے سبحان اللہ وبحمدہ کہ صغیر
سنی مین محمد یحییٰ مقبول اولیاء اللہ ہوا حضرت کو ان کے حال پر کمال شفقت تہی بعض مقامات
اور کمالات کی بشارت دی اور ان کے علو استعداد کی تعریف فرمایا کرتے تہے حضرت
اجمیر مین تہے کہ آبدیدہ ہوکر فرمانے لگے کہ میرا ارادہ تہا کہ محمد یحییٰ بہی مثل اپنے
بہائیون کے اس نسبت سے بہرہ ور ہوتا مگر وہ ابہی کم سن ہے اور میری اجل قریب

ابیس سال کی عمر میں تمام علوم عقلی و نقلی اپنے برادران خواجہ محمد سعید محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہما سے حاصل کرکے
بعد فراغ تحصیل علم ظاہری اخذ طریقہ حضرت شیخ محمد سعید صاحب سے کیا اور تمام حضرت
عروۃ الوثقی سے حضرت عروۃ الوثقی ان پر کمال مہربانی فرمایا کرتے اور بشارت حصول مقامات
مبشرہ مجدد الف ثانی اور بعض دیگر مقامات فرماتے دو مرتبہ حرمین شریفین تشریف لیگئے اور جناب
رسالت مآب صلعم سے انواع عنایت مشاہدہ کیں حضرت شاہ کمال متبع سنت و صاحب ملت
وزیب بخش مسند ارشاد تھے شاہ اورنگ زیب ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور بہت سے
دیہات ان کی نیاز کئے۔ ربنا لاتواخذنا ان نسینا او اخطانا سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

٭ تمت تمام شد ٭

تتمہ

چونکہ اس کتاب مین اول مرتبہ چند جا غلطیان وبعض ضروری حال رہگئے تھے اس باعث سے طبع ثانی پر اسکی نظر ثانی ضرور ہوئی چنانچہ چند مدت سے یہ شغل مبارک درپیش تہا بارے الحمد للہ کہ آج بتاریخ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۱۳ ہجری بمقام للہ شریف اس سے بفضلہ تعالے فراغت پائی مگر آج اس امر کو یاد کر کے نہایت افسوس وملال ہوتا ہے کہ اول دفعہ مین حضرت مرشدنا ومولینا قطب جہان غوث دوران واقف علوم جلی وخفی حضرت مولینا غلام نبی صاحب مجددی الہی موجود تہے اور اسوقت ان کے وصال کو جو کہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۰۶ ہجری واقع ہوا ہے چھ سال اور چھ مہینہ اور آٹھ روز گذر چکے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت کی پیدایش سنہ ۱۲۳۰ مین جنام للہ شریف ہوئی ۱۲ سال کی عمر تک آپنے تحصیل علم ظاہری پشاور وغیرہ جاکر کیا بعد ازان آپ واپس تشریف لاے سات آٹھ برس درس تدریس ظاہری مین مشغول رہے اوس کے بعد آپ بخدمت جامع الکمالات منبع الفیوضات امام الطریقہ بدرالملۃ صاحب دوام الحضوری حضرت غلام محی الدین قصوری رحمہ سے مشرف بیعت ہوے اور سات سال تک کسب کمالات باطنی کیے بعد ازان ۳۶ سال تک مشغول درس ظاہری وارشاد باطنی رہے اس مدت مین ہزار ہا لوگ آپکے ہاتھ پر توبہ کی قریب چالیس یا پچاس کے ایسے شخص ہین جنہون نے آپ کی خدمت مین تمام وکمال نسبت مجددیہ حاصل کی ہے منجملہ ازان سب سے اعلی واجل وارث ظاہری باطنی حضرت کی صاحبزادی جامع الکمالات مجددیہ وحاوی مقامات احمدیہ مقبول الصمد حضرت مولینا حافظ دوست محمد صاحب ہین صاحبزادہ عالیقدر والاشان نے بعد حفظ کلام اللہ علم ظاہری حضرت کے خلیفہ اعظم مولوی محمد اللہ جوایا صاحب سے اور چند کتب جناب حضرت صاحب علیہ الرحمۃ سے پڑہی ہین بعد تحصیل علم ظاہری آنحضرت نے توجہ فرمایا اور کسب نسبت شروع کی ان کے احوال باطنی سنکر حضرت فرمایا کرتے تہے کہ یہہ حالت فقیر کی کسی منتسب مین نہین پائی جاتی اور بعض اپنے اہل راز سے یہہ بہی فرمایا کہ مین متردد تہا کہ دیکہیے نسبت خاصہ فقیر کس کی جانب منتقل ہوتی ہے مگر الحمد للہ کہ برخوردار دوست محمد کی جانب مائل ہے اور فی الواقع بعد انتقال حضرت علیہ الرحمۃ اوس بشارت کے

آثار پائے جاتے ہیں کما لا یخفی اہل الفراست حضرت صاحبزادہ کو بعد القای حصول جمیع مقامات مجددیہ دستار خلافت بمقام سرہند مسجد کلان میں بتاریخ ۱۵ رجب ۱۲۹۹ھ بایمائے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ عطا فرمائے بعد انتقال اپنے والد علیہ الرحمۃ کے صاحبزادہ صاحب زیب بخش مسند ارشاد ہیں اور شغل حلقہ و مراقبہ طالبان خدا پر القا فیض جاری بفضلہ تعالیٰ ہے و برکت پیران کبار معاملہ نزول و عروج سے تکمیل جمیع مقامات مجددیہ لکان راہ کراتے ہیں اور انکو تجلی و مناسبت دامتیاز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ بایں فیض رسانی سلامت باکرامت رکھے آمین یارب العالمین خلفا میں حضرت کی سب سے قدیم مولینا غلام مرتضے صاحب ساکن بیربل متصل شاہ پور ہیں مولینا ممدوح ایک روز مجھ سے فرماتے تھے کہ ایک روز دوپہر کے وقت حسن اتفاق سے ہمارے یہان مسجد میں جناب حضرت قبلہ گاہ کا گزر ہوا۔ اسوقت گو میری عمر تخمیناً آٹھ ہی سال کی تھی مگر بمجرد زیارت کے دل کو ایک مناسبت و تعلق پیدا ہو گیا تھا۔ اور اوسی مناسبت و انجذاب کی وجہ سے تیرہ برس کی عمر میں اپنے والد کے انتقال کے بعد کہ ہنوز حضرت مرشدنا علیہ الرحمۃ کو داخل طریق ہوئے چند ماہ گذرے تھے کہ بارادہ حصول علم ظاہری لعل شریف میں حاضر ہوئے مولینا جناب حضرت صاحب قبلہ کی خدمت میں پانچ برس رہے اور اس مدت میں جمیع علوم معقول و منقول بکوشش تمام پڑھے ایام طالبعلمی میں انکو اسقدر شوق پڑھنیکا تھا کہ رات و دن مطالعہ کتب میں مشغول رہتے جسوقت جناب حضرت صاحب علیہ الرحمۃ تہجد کے وقت تشریف لاتے اور ان کے پڑھانیکے واسطے مطالعہ کتب کرتے اوسوقت تھوڑی دیر کے واسطے سو رہتے۔ بعد حصول علم ظاہری مولینا اپنے مکان پر چلے گئے ان کو پڑھانیکا نہایت شوق تھا لیکن طالب علم میسر نہوتے تھے ایک مرتبہ اس امر کی شکایت جناب حضرت صاحب سے کی آپ نے پانچ سات طالب علم تبرکاً حوالے کئے بعد ازان اس قدر ہجوم طلبا ہوا کہ قیام کو جگہہ نہ ملتی تھی مولانا ممدوح حضرت صاحب قصوری والونکی داخل طریق ہوئے تھے کیونکہ جناب حضرت صاحب قبلہ کا قاعدہ تھا کہ براہ ادب خود داخل طریق نہ کرتے تھے بلکہ بڑے حضرت کے پاس بمقام قصور بھیجدیا کرتے تھے حتے کہ تا قیام حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ قصوری یہی قاعدہ جاری تہا کہ جہان تک ممکن ہوتا داخل طریق قصور میں کراتے اور خود توجہ فرمایا کرتے غرضکہ بعد حصول علم ظاہری مولینا ممدوح کا یہ دستور رہا کہ چندماہ لعل شریف میں حاضر ہوتے اور پندرہ روز تک اس جگہہ قیام رکہکر کسب نسبت کرتے اور حضرت اون پر بوجہہ شفقت و مناسبت اوستادی و شاگردی نہایت عنایت فرماتے اور اون کے واسطے ایک

ایک خاص وقت فرمایا کرتا دہر توجہات قویہ کو کام فرماتے حتیٰ کہ چند سال کے بعد جمیع مقامات پر بکوشش
وتقید تمام توجہہ فرکر دستار خلافت عطا فرمائی۔ تہذیب اخلاق وتبتل وانزوا مین مولینا بے نظیر ہین فراست
باطنی خوب رکہتے ہین حضرت ان کو مثل اپنے فرزند کے جانتے تہے اور بکمال شفقت کہ دوسری
اوس مین ہمسری کم رکہتے ہین پیش آتے مگر بایہمہ شفقت پر واشش جلالی بہی ان کی ایسی ہوئی ہے
کہ دوسرے کی تاب وتحمل اوس کی نہ تہی ولہذا جامع النورین ومجمع البحرین اللہ تعالیٰ سلامت
رکہے کہ اون کا وجود نہایت غنیمت ہے مولوی غلام حسن صاحب ساکن ڈنڈیان
متصل للہ شریف جامع ظاہر وباطن ہین ابتدا سے اخیر تک جمیع کتب معقول ومنقول جناب حضرت
صاحب علیہ الرحمۃ سے پڑہے ہین ونسبت مجددیہ تمام وکمال جناب حضرت صاحب سے نہایت حاصل
کی ہے نہایت اصحاب خواص وراز دار تہے ان کی افضلیت اس سے معلوم کرنا چاہیے کہ ایک مرتبہ
حضرت کو اپنی حیات مین کچہہ تردد تہا تو آپ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو وصیت فرمائی تہی کہ اگر
تمکو مجہہ سے مقالات حاصل کرنیکا اتفاق نہو تو مولوی غلام حسن ڈنڈیان والون سے حاصل کرنا فافہم۔
مولانا محمد اللہ جوایا صاحب ساکن جہوریان ضلع شاہ پور مین علم ظاہری مین اگر انکو بحر بہام
وتمقام کہا جاوے تو بیجا نہین واس تدریس مین ایسی قوت قویہ رکہتے ہین کہ ان کے شاگرد دوسرے اوستاد
کو گودہ سمجہاسے خود کیساہی علامہ کیون نہو پسند نہین کرتے اور اس خوبی وفصاحت سے مغلقات کتاب
بیان کرتے ہین کہ طالب کے ذہن مین کنقش الحجر ہو جاتا ہے حضرت صاحبزادہ صاحب کا اوستاد ہین
سلوک مجددیہ بہ تقید تمام جناب حضرت صاحب قبلہ سے حاصل کیا ہے اور اس قدر تفصیل سے مقامات
ہوئے کہ دوسرے کو نصیب نہوئی ہو حسن اخلاق وآداب طریقت مین ان کے ساتہہ کسیکو شریک کرنا
ظلم عظیم ہے جناب حضرت صاحب قبلہ کے محرم اسرار ہین حضرت کی مراضی مین جسقدر ان کو فنا تہی
اوسقدر اور کو معلوم نہین۔ کہ ہر حقائق ودقائق صوفیہ سے بدرجہ غایت واقف ہے وعظ ایسا
پُرتاثیر ودلچسپ کہ سامعین محو ہو جاتے ہین ترک وطن کرکے معہ اہل وعیال للہ شریف مین بودباش
اختیار کی اور نہایت خاک بے وجود ہو کر خدمتگذاری مین مصروف ہین اللہ تعالیٰ سلامت رکہے
کہ نہایت عزیز الوجود ومغتنمات سے ہین شیخ جمال الدین جہنڈیوال ضلع گجرات کے رہنیوالے
ہین پہلے کسی اور بزرگ کے بیعت تہے بعدہ اس جگہ داخل طریق ہوئے جمیع مقامات مجددیہ حاصل

سکئے اداب طریقت جو ان سے ظاہر ہوتے ہین دوسرے سے نہین نہایت قوی النسبت ہین مولوی ابراہیم صاحب ساکن موضعہ سیتل ضلع گجرات جامع معقول ومنقول ہین ۔ سلوک مجددیہ تمام وکمال جناب حضرت صاحب قبلہ سے حاصل کیا ہے ایام سلوک مین ایک روز واقعہ مین دیکہا کہ گویا حضرت خواجہ نقشبند تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ تو خلیفہ ماستی ۔ نسبت رنگین وباکیف رکہتے ہین ۔ اون کے مریدین کو دوسرے کے حلقہ مین کیفیت نہین آتی ان مسترشد نہایت مودب ومہذب ہوتے ہین وہ

مولوی احمد الدین صاحب ساکن بنن ضلع گجرات عالم علوم ظاہری وباطنی ہین ۔ جمیع مقامات مجددیہ طے کئے ہین عجیب تہذیب اخلاق کے آدمی ہین نہایت توکل وقناعت سے بسر کرتے ہین اور کمال پابند شریعت وطریقت ہین جناب حضرت صاحب قبلہ کو ان سے نہایت خصوصیت ہے

مولوی امام الدین صاحب ساکن رتہ ضلع جہلم علوم معقول ومنقول کے جامع ہین جمیع مقامات مجددیہ حاصل کئے ہین ۔ وعظ مین نہایت تاثیر ہے اور خوب روانی سے کہتے ہین ان کے سوا بہت سے حضرت کے خلفا ہین ۔ کہ جن کا حال بالتشریح اس جگہ لکہنا خالی از تکلف نہین ہے لیے بفضلہ انشاء اللہ تعالی فی مقام آخر ان وفقی اللہ تعالی ۔ علاوہ ازین آپ کے بہت سے خلفا تہے کہ صاحب مقامات علیہ وکشف کرامات تہے انتقال ہو گیا اور نہ یہہ رسالہ اوس کا موضوع ہے پیر غلام شاہ ساکن بہرہ ضلع شاہپور ہین حضرت کے شاگردان خاص وخادمان باخلاص سے ہین علوم عقلیہ ونقلیہ کو جناب حضرت صاحب قبلہ سے بکوشش تمام پڑہا ہے فقاہت مین خوب دستگاہ رکہتے ہین سالہا سال حضرت کے ساتہہ سفر وحضر مین رہے ہین تا کمالات نبوت حاصل کیا ہے نہایت مخصوصان بارگاہ سے ہین اور نہایت خیر خواہ اس خاندان کے ہین شریعت کا بدرجہ غایت لحاظ وادب رکہتے ہین اور ادنی اہمال شریعت گوارا نہین کرتے اللہ تعالے خوش رکہے کہ عجب آدمی ہین میان بہولا صاحب ساکن ضلع گجرات ترک علایق کر کے حاضری علیہ اختیار کی اور ہمہ تن شب وروز سفر وحضر مین خدمتگذاری مین مصروف رہے حضرت صاحب قبلہ کے معتمدان خاص مین ہین اور جمیع اسباب خانہ داری بہی ان کے سپرد ہی بارگاہ عالی مین ہمیشہ ساٹہہ ستر آدمی مقیم رہتے ہین اون کا تقسیم طعام بہی ان کے سپرد ہی اب بہی جناب حضرت صاحبزادہ صاحب کے وقت مین مثل سابق کے دخیل کار ہین تا بحقیقت الحقائق حاصل کیا بارک اللہ فیہا اعطاہم وجعلنی محشورہم فی زمرتہم بحرمت سید المرسلین وخاتم النبیین وصلی اللہ تعالی وعلی آلہ واصحابہ واولیاءہ اجمعین ۔

علاوہ کتب مندرجہ ذیل کے جملہ اقسام کتب کتب خانہ رائے بہوانی پرشاد و گردھاری لال واقعہ دہلی دریبہ کلان سے قیمت نقد پر بصیغہ ویلو ملسکتی ہین

سنے دیئے ہین واقعی دریائے دہرم شاستر کو کوزے مین بند کیا ہے کوئی معاملہ متعلق دہرم ایسا نہین ہے اس خلاصہ سے مع حوالہ نظایر کے باہر ہو قیمت ؏

گلستان ناگری مترجمہ پنڈت مہرچند صاحب نے لفظی بامحاورہ اور نثر کیجگہ نثر اور نظم کی جگہ نظم کے ترجمہ کرنے مین وہ کوشش بلیغ فرمائی ہے جسکے عام شائقین حسب قدرشناسی اور قدردانی کرین وہ تہوڑی ہے اس اڈیشن مین بغرض اظہار عمدگی ترجمہ اور واسطے آسانی امتحان ترجمہ ایک کالم مین اصل مضمون فارسی اور دوسرے کالم مین ترجمہ بخط دیوناگری لکہا گیا ہے اس کتاب کی کمیابی اور ضرورت سے عام لوگ واقف ہین کہ بچون اور عورتون کی تعلیم کے لیے باستثناے باب پنجم نہایت عمدہ کتاب ہی۔ قیمت ۱۲؍

شرح سبعہ معلقہ جس کو سید ابوالحسن صاحب لکہنوی نے واسطے فایدہ امیدواران امتحان یونیورسٹی پنجاب و کلکتہ تیار کیا ہے یہ شرح جس درجہ کی ہے اور شرحون سے مقابلہ کرنے پر اس کی عمدگی معلوم ہوگی قیمت ایک روپیہ چار آنہ ؏۴

خلاصۃ الرمل - یہ رسالہ نہایت ہی پورانے اور عمدہ نسخہ سے ترجمہ کیا ہی جسمین اصول اور عمل اور طریق دریافت حال کو اس عمدگی سے بیان کیا ہے - جیسا کہ ہوسکتا ہے قیمت ۳؍

کتب اردو دینیات وغیرہ

بشن بھگتی - مصنفہ منشی منالال صاحب کایستھ دہلی ڈپٹی انسپکٹر پنشن یافتہ جو بیان جوگ ابھیاس - کرم - کانڈ - گیان - اپاسنا سی لبالب ہی جس کا دل چاہے اس سے سیری حاصل کرے قیمت ۳؍

بھگت لیلا - اردو یہ ان لیلاؤن اور بہت بھگتون کی بھگتی سے پر ہین جو وقتاً فوقتاً بھگتون نے اپنی بھگتی سے نتایج حاصل کرنیکے لیے ان کی رفع تکلیف کے لیے لیلائین ظاہر ہوئی ہین اور وہ وہ سنتت درج ہین جو شایان وقت ہوئے ہین قیمت ۱؍

تذکرۃ الفقرا - اسمین ہفت گروہ اور چودہ خانوادہ ہین اور جو گروہ ان سے ہین سلسلہ وار مع سنہ وفات اور جای مزار اور ہر ایک بزرگ کی نہایت تشریح سے لکھے گئے ہین - مع ہفت رقعہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قیمت ۳؍

مجموعہ تصوف - اس ذخیرہ مین پانچ رسالہ ہین اول رسالہ مین اصطلاحات صوفیہ درج ہین دوسرے نکات فقرا ہین اور تیسرا آداب فقرا ہین اور چوتھا سوالات ہائیہ ہین پانچوان بیان انفاس مین ہے قیمت ۲؍

سلاسل فخریہ - حضرت مولانا فخر الدین کے پانچ سلسلون کا بیان ہے یعنے قادریہ - نقشبندیہ - سہروردیہ - فخریہ چشتیہ وغیرہ ؍

جمال العارفین - شرح رسالہ حق نما - قیمت ۱؍

مرقات - یعنے ترجمہ مفتاح الجنان اردو ہر سہ حصہ جو مجموعہ احادیث و مسائل ضروریہ اور اعمال مجربہ کا ہے - قیمت ۹؍

نقش آسمانی - اسمین قرآن مجید کی سورتون کے خواص اور دعا خوان کے طریقہ اور بیان حروف تہجی اور نقوش نونام و کیفیت سیارگان اور ترکیب حاضرات اور ہر مرض کے تعویذ درج ہین قیمت ۲؍

(کتب طب) تحفہ بیدک - یہ کتاب بیدک کی معتبر کتابون سے ترتیب دی گئی ہے - اور دیگر نسخہ جات مولف سے پر ہے قیمت ۴؍

کلید حکمت - یعنے رسالہ نبض جو معلومات بیدک اور یونانی سے ترتیب دیا گیا ہے اور دوسرے طریقون سے ترکیب تشخیص امراض دکھائی گئی ہے قیمت ۲؍

قرابادین سلطانی اسمین حکیم [illegible] صاحب کے وہ نسخہ درج ہین جو اپنے قلعہ کے شہزادون کے لیے تجویز کیے تھے - مولفہ شہزادہ احمد اختر صاحب قیمت ۲؍

رسالہ کبوتر بازی - مع کھیل بلبل اسمین کبوترون کا دانہ پانی دینے کا طریق اور ان کے امراض کا علاج اور طریق کھیل درج ہے مصنفہ مرزا احمد اختر صاحب ۳؍

علاوہ ان کتب کے ہر قسم کی کتب کتب خانہ سے انجمن پنجاب وغیرہ لاہور و دہلی و لکھنؤ کلاں قیمت بعد مقرر بقیمت مناسب مل سکتی ہیں

رسالہ کیمیکل اس کے دو حصہ ہیں ان رسالوں میں جو جو ترکیب عمل و تیاری نسخجات لکھی ہیں وہ نہایت تجربہ اور تحقیق کے ساتھ درج ہیں جنکی کیفیت لاحظہ اور عمل سے بخوبی واضح ہوگی اس کے اول حصہ میں جملہ اقسام کے کلٹ کرنیکا بیان ہے اور دوسرے میں تیاری بڑی اور ادویات اور سامان متعلقہ کلٹ قیمت ۸/

نقشہ مقامات متبرکہ - جس کے متن میں پورا نقشہ کعبہ شریف کا ہے اور اگرد اسکے نقشہ جات مقامات متبرکہ مثل مدینہ منورہ بیت المقدس جنت المعلی نجف اشرف جنت البقیع طایف شریف - کربلا سے معلے حجر اسود بیر زمزم جا شق القمر جبل نور حرا اول تیرہ واسطے عید کے - شیخ نزول قرآن و نقشہ مسجد دالی طیبہ - مقامات ولادت - اور مقام ابراہیم و مسکن فاطمہ مسجد جن شہداء احد جبل احد مسجد قبلتین مسجد قوت الاسلام مسجد قبا جائے شہادت و مدفن شریف ان سب مقامات کے نقشہ اس خوبی سے بنائے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں قیمت ۸/

ناول مرقع حصہ دوم ۲/ ناول ناوک الفت ۲/

رسالہ فوٹوگراف ۸/

تفسیر موضح القرآن ۱۲/ جواہر الایقان ۱۲/ سعادت الکونین ۱۲/

تفریح الاحباب ۳/ کشت زار ۴/ تفسیر الم نشرح ۶/ مولود لطیف ۳/

گلستان خواجہ یعنی سوانح عمری خواجہ معین الدین چشتی ۳/

سفرنامہ مولوی شبلی صاحب ۱۲/ نالہ محزون ۲/ کلیات طیبات ۱۲/

مجربات مسیح ۲/ رسالہ فن صنعت ۳/ میرزاہد رسالہ مع بدر الدجی ۸/

منظومات بکری ۸/ کلیات جرأت ۲/ پھول بلبلیان ۲/ انوار النجوم ۸/

مفتاح الطب ۸/

مجموعہ مشارق النجوم ۸/

تسہیل العلاج ۱۲/

مجموعہ دلکی ۲/

بزار اعظم طب ۸/

بزار اعظم نجوم ۸/

نالہ دلشکن یعنے واسوخت عاصی ۴/

فتوحات اسلام ۶/

موطا امام مالک اردو ۶/

حیات طیبہ ۶/

منصب امامت ۲/

قرابادین ویدک - اول ۱۲/ دوم ۸/ سوم جنکو حصہ اول و دوم کی کلید کہنا چاہیے -

اکسیر الصبیان جو بچوں کے علاج میں لاجواب کتاب ہے - سوم حصہ ۳/ چہارم حصہ ۳/

اذکار محمدی ۳/

رقعات عنایت علی ۸/

ریاض لطافت ۱۲/

عقاید الاسلام ۱۲/

مجموعہ مترجم پر قلم تختی کلاں ۱۰/

کوکب دری ۲/

یادگار صغیر ۸/

شرح یاقوت رقاق ۱۰/

تذکرۃ الشہادتین ۶/

تذکرۃ الموتے ۲/

جامع الحسنات ۱۲/ دیوان حضرت علی مترجم ۸/

تاریخ مکہ ۲/ اشرف اللغات ۱۲/